

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 15, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty three minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضیٰ
نحبہ و منهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا ۝ لیجزی الله الصديقین
بصدقهم ویعذب المتفکین ان شاء او یتوب علیهم ان الله کان غفورا
رحیما۔

(ترجمہ) مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے
کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ
ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو)
ذرا بھی نہیں بدلا۔ تاکہ خدا سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو
چاہے تو عذاب دے یا (چاہے) تو ان پر مہربانی کرے۔ بے شک خدا بخشنے

والا مہربان ہے۔ (سورہ الاحزاب - آیت ۲۳-۲۴)

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ

محمد۔

We will take the leave applications.

جناب محمد اسحاق ڈار ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے گزشتہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد امین دادا بھائی ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ 12 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Today we will start consideration on the motion moved by Mr. Shaukat Aziz, Minister for Finance and Revenue on 12th June, 2004.

POINT OF ORDER RE: IMPLEMENTATION ON RULE (153)

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! Point of order. جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ شاید ہم points of order نہیں لے رہے ہیں۔
سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! میں قواعد کے حوالے سے ہی عرض کرنا چاہتا ہوں۔
جناب چیئرمین: جی۔

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Sir, I will divert

your attention towards Rule (153). It states, I read it with your permission.

" A member shall not be a member of more than three standing committees at the same time"

Sir, I have taken a print out of the standing committees list and three gentlemen are standing on four standing committees.

جناب چیئرمین ! اس سلسلے میں، میں عرض کرنا چاہوں گا کہ شروع میں جس دن standing committees کا اعلان ہو گیا تھا، اس دن یہ بات point out کی گئی تھی لیکن یہ بتایا گیا کہ کوئی بھی ممبر تین سے زیادہ committees کا ممبر نہیں ہے تاہم آج بھی یہ سینیٹ کی web page پر موجود ہے۔

دوسری بات یہ بتائی گئی تھی کہ Treasury Benches کے 30 جب کہ اپوزیشن کے 9 اراکین سینیٹ، سینیٹ کی تین تین standing committees کے ممبر ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ اپوزیشن کے 9 یا 10 سے زیادہ سینیٹ کی standing committees کے ممبر نہیں ہیں جو تین standing committees کے ممبر ہیں - Treasury Benches کے 49 یا 50 اراکین ایسے ہیں جو تین تین standing committees کے ممبر ہیں بلکہ ان میں تین اراکین ایسے ہیں جو چار چار standing committees کے ممبر ہیں۔

جناب چیئرمین ! میری گزارش یہ ہے کہ نظام، صداقت اور انصاف کی بنیاد پر چلتے ہیں۔ اگر صداقت کی جگہ غلط بیانی لے لے اور انصاف کی جگہ ظلم آ جائے تو پھر نظام دھڑام سے گر جاتے ہیں۔ اس وقت بھی اس نظام میں خرابی کی صورتیں مضمر ہیں اور میری گزارش یہ ہے کہ آپ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ آپ ان committees کو درست کر سکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ کا یہ اختیار بھی برائے نام تھا اور حقیقی اختیار آپ کو بھی حاصل نہیں ہے۔ میری یہ درخواست ہوگی کہ ان کو ٹھیک کیا جائے اور درست کیا جائے اور پارلیمانی روایات کے حوالے سے میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ پارلیمانی روایات اور بہترین روایات یہ رہی ہیں کہ اپوزیشن کو بھی سینیٹ کے ایوان کے اندر اپنی فائندگی کی بنیاد پر سینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کے عہدوں میں حصہ دیا گیا ہے لیکن اس وقت ان بہترین روایات کا بھی مجھ گھونٹ دیا گیا ہے اور

اگر بہترین روایت کو قتل کے گھاٹ اتار دیا جائے تو بھی نظام نہیں چل سکتے۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ اگر اس نظام کو چلانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ صداقت کا دامن بھی نہ چھوڑا جائے اور عدل و انصاف کا بھی پاس اور لحاظ رکھا جائے۔ بہت بہت شکریہ

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب چیئرمین صاحب! جس طرح ہمارے پروفیسر صاحب نے فرمایا اس دن بھی یہ point raise ہوا تھا اور بعد میں ہاؤس نے آپ کو اختیار دیا تھا کہ آپ اس میں جو بھی تبدیلی کر سکتے ہیں، کریں۔ آپ کو باقاعدہ ہاؤس نے اختیار دیا تھا۔ ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ کیا مجبوری ہے اور ہم سے نام بھی مانگے گئے تھے کہ جو دو میں ہیں بلکہ ہمارے بعض ارکان صرف ایک میں ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں وسیم سجاد صاحب نے کہا تھا کہ جو ایک میں ہیں یا دو میں ہیں وہ اپنا choice دے دیں۔ تو ہمارے لوگوں نے باقاعدہ وہ نام ان کے حوالے بھی کر دیئے تو میں سمجھتا ہوں کہ جب سینیٹ کی ایک روایت چلی آ رہی ہے۔ اس سے پہلے بھی جس کی بھی حکومت تھی۔ چاہے چیئرمین شپ کے معاملات تھے وہ کونے کے حوالے سے ہر چار ممبر پر ایک چیئرمین شپ اس کو مل جاتی تھی۔

جناب چیئرمین یہ مجلس قائمہ حکومت کا حصہ نہیں ہوتی بلکہ یہ حکومت کے لیے ہیں کہ اس محکمے کو بہتر بنانے کے لیے نشاندہی کریں۔ اس میں اور کوئی فائدہ نہیں ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ حکومت والے کیوں گھبرا رہے ہیں یا حکومت والوں کی مجبوری کیا ہے کہ وہ اس مسئلے کو دو مہینے گزرنے کے باوجود بھی آپ سے مل کر یا آپس میں مل کر اسے حل کیوں نہیں کروا رہے تو میری آپ سے request ہے کہ آپ یہ point according to the rule جیسا کہ پروفیسر صاحب نے حوالہ دیا ہے کہ چار کمیٹیز میں ایک ممبر نہیں ہو سکتا تو آپ نے اس rule کو بھی نظر انداز کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ سنجیدگی سے دیکھیں۔ وسیم سجاد صاحب ہمارے چونکہ پرانے مہربان ہیں۔ چار پانچ دفعہ وہ خود چیئرمین بھی رہ چکے ہیں تو ان کے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جب ان سے بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ اوپر سے وزیر اعظم یا شجاعت صاحب کریں گے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی منسٹری لے رہا ہے اس کی منظوری آپ شجاعت صاحب سے لے رہے ہیں یا وزیر اعظم صاحب سے اس کی approval لے رہے ہیں۔ ایک ممبر کو ایک کمیٹی

سے دو کمیٹی میں ڈالنا اس کی approval چیئر مین صاحب اور آپ دونوں کر سکتے ہیں، یہ آپ لوگوں کے اختیار میں ہے۔

جناب چیئر مین: بلیدی صاحب بیٹھیے میں اس پر عرض کرتا ہوں۔ پہلے میں واضح کر دوں کہ rules کی کوئی violation نہیں ہے۔ تین functional standing committees کمیٹیز اس میں شامل نہیں ہوتی ہیں اگر کوئی تین سے زیادہ ہے تو وہ functional committees ہیں۔ پہلے بھی جب discussion ہوئی تھی یہ بات اس وقت بھی کہی تھی اور بیچ میں جو changes ہیں چونکہ اب کمیٹیز بن چکی ہیں۔ ایک کو نکالیں تو دوسرے کو اعتراض ہوتا ہے۔ اگر mutual ہو جائے تو بہتر ہے۔ باقی دیکھ رہے ہیں کہ کیا کچھ ہو سکتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ سب پارٹیوں سے participation بھی ہو رہا ہے۔ اس کا جائزہ لے رہے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے کیونکہ ایک کو shift کریں تو وہ پھر اعتراض کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(مداخت)

جناب چیئر مین: نہیں چوتھی functional committee ہوگی۔ بتا دیں کونسی ہے۔ آپ میرے پاس چیئر مین آجائیں۔ میں انشاء اللہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لیتا ہوں۔

سینیئر پروفیسر محمد ابراہیم خان: آپ چاہیں تو میں نام بتا دیتا ہوں۔

جناب چیئر مین: آپ میرے پاس چیئر مین آجائیں۔ وہاں بیٹھ کر ایک ایک چیز کو دیکھ لیں گے۔ اگر کوئی ایسی بات ہوگی تو اس پر پوری توجہ ہوگی۔ ایک سکیڈنڈ ویم صاحب کو سن لیں۔

جناب ویم سجاد (قائد ایوان): جناب یہ ایسے معاملات ہیں کہ بجائے floor پر discuss کرنے کے اگر ان کی discussion ہم آپس میں کر لیں اور جو بہتری ہو سکے اس کی کوشش کر لیں ابھی تک ہمیں سب کو اس پر اتفاق کرنا چاہیے کہ جو کچھ بھی ہوا وہ rules اور ہمارے جو قانون ہیں اس کے مطابق ہوا ہے لیکن بہتری کی گنجائش ہر وقت ہوتی رہتی ہے اور کبھی نہ ہم نے دروازے بند کیے ہیں اور نہ میں امید رکھتا ہوں کہ اپوزیشن والے دروازے بند رکھیں گے۔ ہمارا سب کا مقصد یہ ہے کہ اس نظام کو بہتر طریقے سے چلانا اور ان کی

participation کو میں welcome کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ آج ہمارے سامنے جو بحث آیا ہوا ہے وہ بہت اہم دستاویز ہوتی ہے۔ اس میں ان کی پوری participation ہوگی اور ہم کوشش کریں کہ اس کو جتنا بہتر بنایا جاسکے، جائیں، جتنی ہمارے contribution ہو سکے اس میں کی جائے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں کہ ہماری تجویز جو ہے کہ rules کی violation جو ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ آجائیں اس کو دیکھ لیں گے۔ میرا خیال ہے میرے پاس جو information ہے، اس میں نہیں ہے۔ including the Functional Committees، بہر حال آپ جائیں۔ دوپہر کے بعد جب break ہوگی۔ آئیے بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں گے۔ جی نائیک صاحب، بھگت صاحب میں آپ کی طرف بھی آتا ہوں۔

سینیٹر فاروق احمد نائیک: جناب چیئرمین! یہ جو practice رہی ہے۔ tradition رہے ہیں کہ اپوزیشن کے جو ممبرز ہوتے ہیں۔ ان کو بھی Committees کی Chairmanship دی جاتی ہے۔

May be these are not mentioned in the Rules, but the basic function of these Committees is to check the governance of thebureaucrats and the Ministries.

جب Opposition کو Chairmanship دی جاتی ہے تو وہ ایک طرح سے جو good governance کی بات کرتے ہیں ان کو check کیا جاتا ہے۔ مگر اس دفعہ مجھے بڑے افسوس سے یہ بات کرنی پڑ رہی ہے کہ ایک بھی Opposition Member کو Chairmanship نہیں دی گئی حالانکہ آپ past کی tradition دیکھیں۔ وسیم سجاد صاحب اس بات کے گواہ ہیں کہ ہمیشہ جب نواز شریف صاحب کی حکومت تھی یا بے نظیر صاحب کی حکومت تھی تو Opposition کو Chairmanship ملی ہے۔

But this is the first time when the traditions and the practices have been totally violated and this goes to the root of transparency. I am very sorry to say that this goes to the root of

transparency. تو میری آپ سے التجا ہے کہ آپ اس پر نظر ثانی کریں اور opposition members کو Chairmanship کا chance دیں تاکہ وہ جو governance ہے ' This is bureaucrats ہیں چاہے civil ہوں یا Military ان کے اوپر check ہونا چاہیے۔
the part of the Constitution and it is very essential for running the Government of the country.

جناب چیئرمین: نائیک صاحب، اس پر کیا نظر ثانی کریں کیونکہ House نے خود اس کو approve کیا ہے۔ House ہی کر سکتا ہے۔ میں تو interchange کر سکتا ہوں۔
چیئرمین بھی committees نے elect کئے ہیں۔ آپس میں بیٹھ کر اس کا حل نکل سکتا ہے۔
think Wasim Sahib has said that he will look at it. جی بنگرٹی صاحب۔

سینیئر لیاق علی بنگرٹی: جناب چیئرمین صاحب!

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

میں جناب وسیم صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ فرما رہے ہیں کہ کس Rule کی violation ہوئی ہے تو کتاب ان کے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ وہ دیکھ لیں کہ Rules number 51, 52 and 53 ان میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ کسی بھی ممبر کو تین سے زیادہ کمیٹیوں میں نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ جہاں تک Functional and Standing Committees کا تعلق ہے اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بات ہو رہی ہے اصول اور انصاف کی۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ہم نے اس ایوان کو چلانا ہے اور اچھے انداز میں چلانا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کیا قباحت ہے کہ اگر وہ opposition کو اس حوالے سے accommodate کر لیں۔ یہ ہم پر کوئی احسان نہیں ہوگا بلکہ یہ ان کے لئے 'good governance کے حوالے سے بڑی مفید بات ہوگی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی غوری صاحب۔

سینیئر بابر خان غوری: جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ ایک اہم bill جو

یہاں پر discussion کے لئے موجود ہے اس پر بحث کا آغاز کیا جائے۔ یہ سارے معاملات بعد میں بھی طے ہو جائیں گے۔ لیکن چونکہ بجٹ بڑا اہم ہوتا ہے اور ہم عوامی نمائندے ہیں اور ہمیں اس کے اندر اپنی تجاویز لانی ہیں، مداخلتیں کرتے ہیں تو time waste نہ کیا جائے۔ یہ معاملات بعد میں طے کر لیں گے۔ بجٹ کے حوالے سے بات چیت شروع کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی: جناب چیئرمین! ابھی میرے محترم دوست نے کہا کہ opposition کا کوئی بھی رکن چیئرمین نہیں ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ مولانا سمیع الحق صاحب نے شاید government party کو join کر لیا ہے وہ ابھی چیئرمین ہیں۔

DISCUSSION ON THE BUDGET 2004-05

Mr. Chairman: The Senate may make the recommendations, if any, to the National Assembly on the Finance Bill 2004, containing the Annual Budget statement under Article 73 of the Constitution. We start the speeches and I will request the Members to please abide by the time limit. Mr. Ishaque Dar.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ

الکریم۔

Thank you Mr. Chairman. First of all let me complement my friend, honourable Finance Minister for having delivered the longest speech of a Finance Minister in the history of Pakistan spreading over more than two hours. Before I discuss the specific issues, I would like to bring the attention of this House on broad issues. First of all Mr. Chairman, this is most regrettable that the Government failed to arrive at a consensus for the

NFC award which is the basic formula under which the divisible pool is distributed among the Provinces. Let me also bring on the record Mr. Chairman, it was a democratically elected Government in 1991 which completed the NFC award after delay of 17 years of absence in this country. And it was again the democratically elected government of Mian Nawaz Sharif which completed the next NFC award in 1997. This award was due for renewal on 30th of June 2002, and it is a clear sign of lack of harmony, optimism and federation and provincial coordination. That, having such a backing of the Army Chief and claiming very cordial relations, they could not conclude, unfortunately, the NFC Award.

Mr. Chairman! No. 2, a visible shift is clear in this Budget and that is roll back of the Government's plan from October 1999 to document this economy and I am not saying in general, this comment, I can substantiate. The reason for having different sales tax slabs, a higher for non-documented assesseees and a relief for the documented assesseees having record was, by purpose; it had a reason and motive. Our friend FM has introduced in this Budget a single slab, either he has given us a message that the whole economy has been documented. I think, even a man of a common sense would disagree, keeping in view the number of assesseees, we have in this country at the moment. So, this policy turn around which has actually caused lot of damage because we sent the uniform people to *Bhattas*, *Rairy Walas*, to common shop keepers and now a lot of damage has produced some results. Now, we have decided to roll back and there is no longer any incentive. So, I just wanted to point out

this major policy shift in the Budget which has been presented.

The 3rd thing which in general, I would like to comment, Mr. Chairman is that the Budget in general is of inflationary nature, keeping in view the M-2 the monetary growth which had been contained from 18% to 6% over 3 years ended in 1999, has gone up to again 15% and the package which has been announced in this Budget, the various measures fiscal and monetary which when read with the monetary growth of this country is bound to bring more inflation in this country. It will require, increase in the mark up and interest rates which will affect the business of this country. I am sure the business and the industry will be going to suffer and poor people will further be in a difficult position. So, the Budget has a very clear tendency of an inflationary nature and read with M-2 the monetary growth the message is very clear.

The 4th broad issue, I want to bring to the notice of this Honourable House is that the figures in Economic Survey, in the Budget, State Bank of Pakistan and various Government's official figures, they are contradictory, misleading, incorrect and this tendency continues unfortunately and every successive government keeps blaming the previous government and I think, we need a remedy in this Budget. That the Government should take this opportunity to at least announce that the Federal Bureau of Statistics will be made autonomous: it will have Professionals: it will have Bureaucrats: it will have Parliamentarians: it will have Economists and give it a mandatory target of 60 days within the close of every calendar quarter that Federal Bureau of Statistics, which

should be an autonomous body, should be making all these figures publish. In order to have some reliability and some sort of dependence on these figures, its not me, many even media people are writing now articles, I have read in last six months, demanding this particular requirement that the Federal Bureau of Statistics needs to be reshaped and must be made autonomous.

The next broad issue which I would like to bring Mr. Chairman! the base line of figures in this Budget presentation has been changed from a base year of 1980-81 to 1999-2000. There is nothing wrong, rebasing the national accounts from 1980-81 to 1999-2000 but it requires some transparency, some explanation and wherever in the world such base of national accounts is shifted, in that particular year and many countries continue this for 3 years, they keep, giving for common man the impact of this change due to base line has been changed. If the base line was not changed, the figures would be this. If the base line is changed, the figures will be this. Just there should be transparency in the whole process. So, I wanted to bring this particular issue also on the record. Let me also acknowledge that for the business, industry and the big feudals, the budget proposals are very satisfactory except two things about which I will give proposals here and they are very reasonable. I think, it will promote the business industry and the feudal farmers. I will come to the small farmers later on when I will come to the specific issues. But certainly, I think the capital value tax which has been introduced at 0.1%, I had given my instant T.V reaction after hearing the budget and we have seen

what happened in the stock exchange yesterday that the stock exchange of Pakistan fell by 200 points.

Sir, it is not going to generate hell of an amount and I think we need the continuity of the confidence building measures in order to promote local and foreign direct investment in Pakistan. The second thing which I expected and various governments have failed in doing so is the merger of some federal and provincial levies and government taxes into the minimum number of taxes because right now a businessman and particularly an industrialist has to interact with something like dozens of agencies. I mean you know these social security, old age benefit and I think a long list, I don't want to take time of the House but all I would suggest that the honourable Finance Minister should in consultation with the Chambers of Commerce, with the industrialists should as early as possible introduce and minimise the federal taxes in order to facilitate the business atmosphere in this country. Sir, as far the common man is concerned, I have no hesitation in saying that with all due respect this budget is not pro-poor growth strategy based budget. All these measures are going to help whom, the industrialists, the businessmen, the traders. And I appreciate all this, this should have been done and it is very satisfactory and the big feudals but how many they are in number? The total assessees of Pakistan, let us not forget, are still 1.1 million which includes the salaried class 400,000, if you exclude them, are we preparing this budget for 700,000 people of Pakistan or we should be focussing on 150 million people and their problems. So, I am absolutely clear in my mind

that luckily when the budget is presented, there is enough time till the budget is concluded and it is nothing of an ego matter. Many proposals are changed. Let these be floated by the Treasury if they feel that the Opposition's, if you know, proposals should not be treated or be accommodated. But I think something needs to be done. So, having said that sir, let me come to now specifics. The GDP figure of 6.4% and there was target of 5.3%. As I explained already, the first reason is the base line change and its impact if the base line was not changed, what the figure would be, has not been made public. I think this is owed to this House that the honourable Finance Minister must give us, the impact of the base line change. I mean it is done in world over, there is nothing wrong and he should continue to do so for the next two years, so that at least the public knows its impact for the three years.

Secondly sir, basically in the budget the growth is not evenly spread in the society because the 6.4%, unfortunately, law of averages distorts everything in the whole world. It is based on 17.1% of large scale manufacturing growth and let me give you the figures who are the beneficiaries. It is not my figure. I will not try to quote any figures which are unreliable or not official. The State Bank of Pakistan has released figures that the Airconditioners have increased last year, their production has increased by 650%. The Automobile Industry, this is a part of said 17.1%, Mr. Chairman, has a growth of 70%. Now let us compare to the common man use items - bicycles, 1.4%, sewing machines, 27%. Sir, as I said that this large scale manufacturing 17% has contributed but we need

to spread this prosperity and growth over the entire sections of society. It is not the first time, Pakistan has earlier witnessed 6% growth. We have seen in 1960's 6% growth. We have seen in 1980's 6% growth. It was so unevenly spread in Pakistan that the culture of drugs, corruption and weapons was generated because the poor went poorer and the rich went more rich. Sir, that needs to be addressed and that has not been addressed unfortunately.

Likewise, sir, the GDP average figures, I would like to bring on record that despite tall claims of the new Government in 1999 and virtually the economic team is a continuity in the two democratic and pre-democratic tenures. Sir, 1990-93 the average GDP growth was over 5%. The 1993-96 average GDP growth was under 4.5%. 1996-99, you may remember, sir, that the detonation, the sanctions world over and the Pakistan was undergoing the most critical time of its history but still had just under 4% of average growth during 1997-99. Sir, 1999-04 despite all those massive claims the average growth still remains just over 4%. So, I just want to register that the GDP growth for which we are hearing a very tall claim, it has all these hidden factors behind it.

Now, sir, I would come to agriculture growth. The agriculture growth declared by our honourable Finance Minister is 2.6%. I believe that this figure is exaggerated and I have reasons to say that. Sir, it is based on a wheat production, pick up the ES book, 19.7 million tons of wheat and 10.05 million bales of cotton. 2002-2003 when the agriculture growth was claimed to be 4.1%, it was claimed to be a provisional figure

because they said that the final statistic has not reached. This time they are so scientific that they are not even bothered to put it is a provisional figure of 2.6% and let me assure you sir, that the loss of production in wheat due to water shortage, we know the mismanagement of water, we know there were no rains between February, March and till middle of April 2004. The wheat has lost in the cotton-wheat area. It is all; you know, associations and the reliable agri institution's figures which indicate it is going to be around 15% loss in the wheat-cotton area. The loss in rice-wheat area they have calculated around 11%. In Barani area it is expected that the wheat production loss will be around 30%.

Sir, the Frontier Province which has normally an average 1.7 million tons of wheat, this year it is only 0.8 million tons of wheat. Never in the history of Pakistan we have witnessed import of wheat arrangements being made at the time of harvest. Never in the history of Pakistan because they are so sure. All experts in the Agriculture Ministry, in the provinces, are sure that the production is not going to be more than 15.5 million tons, Mr. Chairman. And they have already made arrangements for import of one million tons of wheat as a stand-by arrangement. So, this is the basis of the calculation of even 2.6% as I explained, Mr. Chairman, and same happens to the cotton. The Pesticides Association has made a public calculation expecting that the Cotton bales production will be between 9 to 9.5 million whereas we are basing our agri growth calculation of 2.6% on 10.05 million bales of cotton.

So, sir, about all these statistics, I am very clear that the

agriculture statistics are going to be revised, it is not going to be 2.6%, it is going to be either closed to zero or negative growth this year and if this happens, it will have a direct impact and change in the GDP growth because GDP includes growth as part of manufacturing, service, industry, agriculture sectors.

Sir, let us not forget, 70% of our population is rural population. 65% of our labour force is employed in rural areas and the incentives what we have introduced in this budget, unfortunately, are totally unsatisfactory. Let me explain why? There has been increase in various prices of pesticides, we have seen that the fertilizers prices went Rs. 200/- up. Now, after two months they have announced Rs. 100/- reduction. Who is the winner? Is a grower winner or still the producer is winner. Rs. 200/- increase and Rs. 100/- reduction at the time just before the budget. So, the prices of inputs have gone tremendously up and the agriculture sector is becoming less and less competitive. Sir, we need to increase the productivity of the agriculture sector. This is our strongest base. If we are self-sufficient in food, the strategic planning should be like this that God forbid, if there is anything like nuclear detonation period of 1998 and sanctions, at least we were self-sufficient in food. We are not focussing, it is a purpose built agenda of the WTO and the international Associations, particularly the West, who do not want us to pass on a single penny of subsidy or relief to the poor farmers because they cannot compete with our agriculture. They still continue to give even today a billion dollars a day subsidy to its agriculture sector, including the United States of

America. One billion dollar, Mr. Chairman, per day. 365 billion dollars annually are given in subsidy to the farmers of the west and the developed world today and they want us to withdraw all subsidies so that we become non-competitive.

My friend knows that about 88 agriculture implements are required for even small farming. Sir, he has reduced the duty and I appreciate that but I would recommend that the second hand agri-equipments should also be allowed because that is dust cheap in country like Japan. People cannot afford because capability has gone down of the farmer. So, if he can extend this import of equipment, to the second hand equipment also, I am sure it is going to help.

Then honourable Finance Minister has introduced in this budget the relief on certain categories of tractors. These categories of tractor do not have the categories of 35 to 100 horse power. I am sure my honourable friend, Finance Minister, is a very reasonable person but, unfortunately he failed to give any reason in this partiucular case. Why has he omitted the categories of tractors between 35 to 100 horse power? I think it is required keeping in view our small farmers and all factories who are there but factories have delivered nothing. I have been listening as Finance Minister, they will do deletion but next year and that next year never comes like tomorrow never comes.

So, let me request through this House, Mr. Chairman, that this anamoly should be removed and the tractors of 35 to 100 horse power should also be included and Mr. Chairman, what we need is to rehash in a

way that the input cost of the small farmers is subsidized or they should be given a relief. I think what we need probably is a genuine relief to farmers' community through concession in electricity tariff, in diesel rates and in pesticides and fertilizers prices.

Let me move on from Agriculture to Per Capita Income. I wish that correct figures have been given to my friend FM. I am sure Mr. Finance Minister has not worked out these figures himself. Somebody must be doing for him as they were doing for me or other people in this country. If he has himself given, I think, that atleast I feel that there is a clear overlooking on his part. Within two weeks he changed two statements. He gives statement in a seminar two weeks ago that the per capita income is 600 dollars. Then he revises this figure to 650 dollars.

Now, this 600 and 650 dollars, Mr. Chairman, I don't know what is correct but let me quote the international Economist figures which has been published recently for Pakistan, which is 540 dollars per capita income. In the absence of reliable figures as I have explained earlier, I think I would go along with 540 dollars whereas they have shown for India 593 dollars and India is ahead of us in the last three years. So, you know, I have serious doubts, let's say that hypothetically this is 652 and last year it was 492. Sir, 160 dollars increase in per capita income in one year, it should have shown a general prosperity in the country. Nobody can believe that increase in Per Capita Income of 160 dollars can be achievable in a country like ours in one year. So, I would suggest to my honourable Finance Minister that he should interact with this economist group and

see what is the correct figures and his figures must be corrected.

Let me also bring on record that this is nothing to be joyful. This country had in late 90's per capita income of over 500 dollars. This is historic fact. This was diluted because of the variety of factors, or his economic policies, variety of factors. But it went down to as low as 423 dollars. Even if it has now gone from 423 to 540, we should be comparing 500 with 540 not 420 with 540, because that was base line at least, of a democratic set up, which was ousted in this country. So, I just want to bring this information on the floor of the House also.

Another thing, I would request Mr. Chairman through you, that last year the Finance Minister was nice enough to give us pattern of income distribution in the country. This year I have tried to search in this book, this has been not given. I think, it is owed to the House, it is owed to the general public, it is owed to the parliamentarians and the common man that the distribution of income between the rural and urban, the figures and data must be made public. I think, there is no harm if this is done.

Sir, coming to education, again tall claims they have been making. But let us not forget that Pakistan is number 7 according to the population out of the 206 countries in the world at present. Sir, we are tenth from bottom in education. And the allocation in this budget is 3.359 billion in PSDP. Sir, I would request that some slashes should be made here and there and at least, this budget should be increased by one and a half billion. Because bulk of the allocation even in this budget is for higher

education, for imported stuff, for Ph Ds. Sir, you just look in the budget, you will be amazed that they might say that provinces will focus but we still have to wait to see what provinces do. I think, the Federal Government has to play its own due role on this thing. So, this is what I would like to say on education.

Now sir, another important subject is "Poverty Reduction" what we call people living below poverty line. Definition is clear that it is a dollar or less a day. Sir, again it is admitted fact that 10 per cent of the population has been added in the first four years of the military rule which means something like 15 million people were added to below poverty line. It is now claimed sir that last year there is a reduction of, there are two figures, over 4 per cent, previously my dear honourable Finance Minister said 2 per cent in a seminar. Now, there is quantum jump in two weeks, if it is now 4.2 per cent, I don't know what is a correct figure. But sir, it is not possible, if there is a reduction of 4 per cent, it would be 6 million or if it is 2 per cent it would be 3 million. Sir, could you imagine that where unemployment is going at the rate of 8.2 per cent in Pakistan, increased from 1999, from 6 per cent to 8.2 per cent, where agriculture growth is 2.6 per cent except the luxury goods of the rich who are just in hundreds of thousands of people out of 150 million; Could you imagine with these two statistics the poverty line of a country can go down by over 4 per cent, it is imaginary, it is a dream. It is simply not possible. Statistics cannot support any such claim. So, I would request my honourable friend that he should look into this thing and certainly there is some gap of

communication of information and it is certainly not the correct figure.

Sir, on the inflation, again very disturbing statistics, 1999-2000, the Government's own figure, I am not quoting any figure other than the Government's figure today, the SPI increase was 1.83 per cent in 1999-2000. Sir, it increased in April 2004, 5.8 per cent and in May 2004, the CPI index has increased by 7.3 per cent. Now, this would mean your thousand rupees on 1st of July 2003 has reduced its value to about 923 rupees. And the common man items prices, let me just sir read out a few items, if we cannot support, we should at least have some consideration for these figures. Sir, flour from 8 rupees per kilogram, it has gone to 12 rupees between 1999 and now, 50 per cent increase. Pandoori Roti from 1 and a half rupee to 3 rupees, 100 per cent increase. Tea from 180 rupees per Kg, it is now 280 rupees, 56 per cent increase. Ghee from 54 rupees to 79 rupees per Kg. 50 per cent increase. Mutton from 110 rupees to 200 rupees per Kg. it is 90 per cent increase. Beef from 60 rupees to 120 rupees, 100 per cent increase, milk 18 to 24 sir, 33% increase, milk powder 140 rupees to 190 sir, 36% increase, average gas cost sir, 100 rupees has gone now 240, 140% increase, average electricity bill of an employee of Grade 3 or 4, 100 rupees now is 200, 100% increase. Average medicine prices have increased by 50%, LPG cylinder has gone by from 160 rupees to 240, 50% increase, petrol has gone from 24 to 37 rupees, 56% increase. Diesel has gone from 9.55 to 24.37 rupees, 150% increase. Urea Fertilizer from 280 to 435 rupees, 50% increase. DAP has gone by 60% increase. Cement has gone by 40% increase. Construction

steel has gone from 16000 to 35000 rupees, 110% increase. Bricks have gone from 1300 per thousand to 2500, 90% increase.

Sir, this is the state of common man's situation in this country. Can we afford all these increases and still talk of 1.8% to 5.3% or 5.8 % and 7% SPI index. Sir, I know that is a faulty base which ECC needs to review. That is why I am requesting the independent autonomous Federal Bureau of Statistics, it will be a service to this nation for all times to come, any government who does this job.

So, sir, apart from this, the education has gone up almost 100%. The private five big Universities have increased their fee by 400%. The public transport has gone by something like between 60 to 70%. Sir these are, you know the common man's daily use items. If you look in medicine and all these things, simply people are unable to afford any more all these things. So sir,

I will like to give the next some statistics on unemployment اس کے ساتھ
because these are all important sir,

گھڑی کو نہ دیکھیں میں انشا اللہ جلد --- ویسے بھی

opening speaker of both Houses have always prerogative to have reasonable time, so you have to give me reasonable time. I will be very short. Sir, unemployment, according to economic survey sir, official figure is 3.72 million unemployed

یہ ہمارا اپنا

economic survey released last week. Sir, according to NADRA which is again government institution and is not owned by Opposition or World

Bank or IMF, out of 35 million NI Cards which they have issued, 35 million only out of 150 million population. They say out of 35 million, their data base indicates that 7.8 million unemployed are in Pakistan. The third figure is the independent economists, they say that the figure, minimum figure is between 15 and 16 million unemployed in Pakistan.

Sir, can I ask the honourable Finance Minister to tell me what happened to his claim of generating one million jobs last year? Did it materialized? No, I know it is not materialized. Right at the last budget I warned him that even if his all budgetary, fiscal, monetary measures will become successful, it will not generate more than 200,000 jobs, that's what happened. It has not generated one million jobs, we live in dreams. Sir, this is the situation of unemployment figures. Now sir, let me give because the government has been claiming that it believes in reducing debt and it does not want to increase debt and Asian Development Bank and certain other institutions debt has been prepaid. Let's be very clear and transparent atleast between ourselves and the people of Pakistan.

Now, I will give the figures from the government's own statistics the domestic debt which in June 2003, close of June, was 1853 billion rupees sir. Again government's own figures of March, 2004 are available, that is why I want to quote only March 2004 figure of 1921 billion; there is an increase of 68 billion rupees in this figure also. Let's take sir, external debt, he might have prepaid, I agree, might have paid over a billion dollars but if we are borrowing new dollars, to pay old dollars we must not make the people fool, we must tell the truth.

Sir, the external debt which has been claimed time and again that it has been reduced, sir, in June, 2003, it was 35 474 billion dollars, at end of March this year it stands still at 35.846 billion dollars and the external debt has increased by 372 million dollars. Not reduced, this is again government's statistics not my own statistics and government has resorted to budgetary borrowing despite their claim that they will minimize or they will rather avoid the budgetary borrowing. Last year the budgetary borrowing was 70 billion, this year projected budgetary borrowing is 45 billion. Like wise if you look into sir, the Foreign direct investment, my problem is, there are two sets of figures, one is State Bank of Pakistan, one is Economic Survey. Let me first give the Economic Survey figures: it states that the July 03-April 04 investment figure is 760 million dollars and the comparative figure of the last year is 696 million, it is showing an increase of 64 million dollar. Whereas the State Bank of Pakistan figures and if they are wrong they should be reprimanded. They say, because I am sure their figures are more reliable because they are the people who receive the foreign exchange, Sir, you are Banker, you know, the procedure followed in this country, 629 million dollars current year to April 2004 and last year they say that corresponding figures were 694. The State Bank is showing a decrease of 65 million dollars of foreign direct investment: the Economic Survey is showing an increase of 64 million, the figure seems to be incidently the same.

So, one is showing decrease and the other is showing an increase. I do not know which figure to rely upon. But certainly to attract more

foreign direct investment I am sure the political stability and the good governance and effective law and order and independent judiciary is must.

You must work with these two Houses to go to that direction and try to achieve whatever we can and contribute towards these goals of Pakistan. Sir, we must not also forget that these foreign direct investments are mainly through privatised enterprises which were public sector enterprises. What we need is to attract investment in the new industrial ventures. What are they doing? Habib Bank proceeds were in these figures. I do not want to repeat that it was under sold by 200 million dollar causing loss of 12 billion rupees to this country. But it is there, that proceeds of Habib Bank is very much part of foreign direct investment which I am quoting. So, I would still like to know whether the State Bank figure needs to be corrected or the Economic Survey figures, there are two figures.

The next point sir, we have been listening and *Alhamad-o-lillah* it is a good thing that this country sitting on 12 billion dollars reserves. I have been saying, mainly it is through purchases and the economic team has been criticising me over this in the last 18 months. But I am glad that recently at last they have confessed on the floor of the National Assembly that in the last 5 and half years including the sanction period of Pakistan 15 billion dollars have been purchased.

سینیئر احمد علی: جناب چیئر مین کیا ان کو کوئی time allocate کیا گیا تھا۔

سینیئر محمد اسحاق ڈار: یہ ذرا احمد علی صاحب کو بتا دیں کہ opening speaker کا

کوئی غائب نہیں ہوتا۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : سینیٹر صاحب کبھی بھی نہیں ہوا ' It is not the first

I am not آپ کی مہربانی اگر آپ کو نہیں پسند تو چائے پی آئیں۔ اچھا جناب time

personal شاید فنانس منسٹر صاحب کوئی action لیں کہ یہ چیزیں ٹھیک کروادیں۔

That is all my objective. So, sir 12 billion dollars have been confessed to, have been purchased in the last four years and it has also been stated according to my information, I was not in the National Assembly, that three billion were purchased by Ishaq Dar as Finance Minister. Sir, nothing wrong. The Member of International Financial Institutions as you know are not supposed to buy from the open market that is a conditionality. When sanctions were imposed on Pakistan and excluding the London reschedulable loans, the Paris reschedulable loans Pakistan still had liabilities of 2 billion dollar, which could not be rescheduled under any law of the land. So, those 2 billion had to be paid which were owed to multi national, to various companies on royalties accounts, to shipping lines, to airlines etc. etc. And when I took over as FM on 6th of November 1998 after sanctions, the kitty had 414 million dollars. So, we had purchased, absolutely correct figures I am glad they have come out first time with the truth. That two billion were used for settlement of those liabilities and 414 million reserves went to 1.7 billion at the end of June 1999. So, I am accountable to any Pakistani or this House. Regarding 12 billion dollar sir, we must not forget that due to whatever words you want

to use mismanagement or mishandling, I am sure it is not the Finance Minister or State Bank Governor it is the people below, they have lost 25 billion rupees of State Bank profits in acquiring these reserves of 12 billion and that every rupee profit of State Bank, we must not forget, is non tax revenue and is part of the budget of Pakistan. If the 25 billion had not been lost that money could have been part of the budget last year and this year and could have been used for greater development programme of Pakistan. Likewise I would like to bring on record sir, the very experienced people sitting in State Bank of Pakistan and the economic team, knowingly and having seen the fall of dollar kept sitting on dollars and did not diversify our reserves in to Euro, Sterling and other currencies. Hypothetically if we work out sir, the country has lost something like 1.2 billion dollar over this period of 2 and half year because of mishandling of foreign exchange reserves of Pakistan. So, I do not know who is to be blamed, there is no accountability process or system in this country for such things but this loss has been caused to Pakistan because of mismanagement of these reserves, which are very dear to us and you know, very very precious for Pakistan.

Sir, on defence, I am the biggest supporter of defence always. Our party is the biggest supporter, the Opposition is bigger supporter. But sir, we have to move now from defence to development. We have now incurred something like 26 billion reportedly on our western border which used to be the safest border in Pakistan and that is the key reason for our over run of the last year allocations of 160 to 183 billion rupees. So, I think

the government needs to reconsider its policy towards the western border which was the safest border. We used to spend a lot of money on defence in order to be prepared before May, 1998, for Indians, on the conventional preparedness basis. Now I think there is some International conspiracy going on and indulging us in western borders and causing us to spend 25 or 26 billion for no reason and which can be saved without any problem. So, I personally sir, suggest that the Government should reconsider freezing the budget on the last year figure and whatever saving generated should allocate on area which I will suggest at the end. But I think this needs to be reviewed.

The smuggling of Afghanistan transit trade goods sir, I would request the honourable Finance Minister to re-look into this thing. It is causing massive damage to the local industry. The goods are exported to Afghanistan, they come back after evading, you know, import duty. Pakistan exchequer does not get anything and goods reland in Pakistan. It is only the transportation cost. So, we can evolve some strategy, can take some measures, can direct CBR to check on these things. Sir, I think this is absolutely necessary.

Sir, we have been talking about all these macro issues. Sir, I can easily say that the focus unfortunately in this budget has been not on the poor people. It has been again, I would re-emphasise on the rich and elite class. People are committing suicides today. See the number. There is not affordability of the utilities, medicines or items of daily consumption and we as parliamentarians are considering to reduce the custom duty on cars

above 1600 CC. It is shame, sir. We are not being sincere and honest to the people of Pakistan, the poor masses of Pakistan which are 149 million out of 150 million and we are focusing our energies, our savings, our resources for only 1 million people. Sir, what is the justification? These duties used to be sir, 200% and the extra are 50% on that the people used to pay on heavy cars above 1600CC, 300%, 200 percent basic, plus 50% of that various additions. Last year we reduced it to 150%, O.K. It came to from 300 total to 225, 150 plus 75. Sir, there is no need for more reduction at this stage. We have not become a developed country. Thousands of villages are still looking for water. They are looking for electricity. They are looking for some basic elementary health care. Sir, we must kindly reconsider withdrawal of this duty reduction. This duty reduction is not necessary. It is only for handful people in Pakistan. Let this duty be rediyerted to subsidy on the bicycles which is in common man use in the 70% rural population of this country. Let this duty be diverted partly to the subsidy for motor cycle reduction in duty. Let it be

اگر کاروں پر ڈیوٹی کم کرنی ہے تو 800CC کی کاروں پر کریں جسے عام آدمی خرید سکتا ہے۔ یہ بڑی 3000CC, 4000CC کی Mercedes گاڑیاں یا jeeps پر کم نہ کریں۔ ہڈا کے لئے وزیر خزانہ صاحب اور یہ گورنمنٹ، reconsider کرے۔

This has been a total unfairness to the people of Pakistan. Sir we are giving only 15% increase to the salaried class on basic running. What it is? peanuts? Even in 1999 we announced 25% increase upto 15 grades and 20% between scales 16 and 20. I announced this budget. We are giving today 15% and that's on basic running.

خدا کے لئے آپ یہ saving اُدھر کر دیں۔ ان کو یا تو آپ gross پر دیں یا ان کو 20% یا 25% دیں

'They deserve this thing. What is the benefit of 10 paisa reduction in the electricity tariff to a common man.

ایک طرف ہم بڑی گاڑیوں میں ایک ایک بندے کو کروڑ کروڑ روپے کی چھوٹ دے رہے ہیں اور دوسری طرف ہم ایک غریب آدمی کو دس پیسے کی electricity tariff میں reduction دے رہے ہیں۔ Sir, are they being fair to us - ہم نے اللہ کو جواب دینا ہے۔ people of Pakistan کو جواب بعد میں دینا ہے، اللہ کو بھی جواب دینا ہے۔

Sir, I think this needs to be looked into one major indication which I could not at least interpret, I hope it is wrong that the VVIP's are re-entitled

through this budget for import of duty free cars. یہ نہ کریں۔

Although these things are symbolic but they do send good message in a society. I know how difficult it was for me to refrain issuing one single duty free import permit for any VVIP of Pakistan and the casualties include Gen. Musharraf; this is the only perk he could not get and he was very happy. I explained to him

کہ جنرل صاحب اگر آپ کو دینا پڑے گا تو Governors کو دینا پڑے گا، Governors کو دینا پڑے گا تو Chief Ministers کو دینا پڑے گا اگر ان کو دینا پڑے گا تو ہمارے Prime Minister کو دینا پڑے گا۔ خدا کے لئے یہ نہ کریں۔

So, we refrained from it, we did not issue a single duty free licence to any privileged class of this country. This was then by announcement, it was a self embargo. Then I made it mandatory through the trade policy of Pakistan in 1998. Sir, if this is being now reintroduced.

خدا کے لئے اس پر آپ مہربانی کریں۔

I strongly urge to this House. This is not my interpretation. The people are

interpreting today the Constitution Clause 63(1)D, that is, by simple change of law, one can still wear uniform, these are the legal experts of both the sides. I mean it is an interpretation.

اگر غلط ہو تو ابھی بات ہے۔ اگر ایک ابھی چیز ہے تو اس کو kindly continue کریں۔ that's-
all I am suggesting.

Mr. Chairman, finally I would make some brief, concluding suggestions that apart from this reduction of car duties, the government must take a bold step and announce that all state land of this country including Cantonments will be transparently auctioned, not to be allotted any more under any discretionary power and the proceeds are to be deposited in the consolidated fund of the Federal Government. Sir, this money can be better used. Likewise all retired officers from the civil jobs should be said bye bye. So, there are job opportunities, the 15 million people are looking for jobs, we can create some job opportunities. I would also request the government to consider that they should consider some special saving schemes with higher rate of profit for widows, pensioners and senior citizens, not for everybody, only for these three categories of people. Likewise the House Building Finance loans for widows, pensioners and senior citizens who cannot afford repayment and there is a justification after the verification, those loans should be written off. If the *Wadderas* and the big industries of this country can get 200 billion defaulted and not paid and written off. Sir, I think few crores for widows and pensioners and senior citizens who do not have the affordability.

اور یہ میں کوئی ہوا میں نہیں کہہ رہا

I did the same thing for the Small Business Finance Corporation. For

widows the loans were written off in 1999. The Radio licence was abolished. End of octroi and Zila tax which gave the biggest fiscal relief in the Asian history, people were paying 200 billion rupees on 26000 points in a year in Pakistan by queuing of on Klashnikov culture, that was all abolished in one go.

Sir, I think they should consider this thing and allocate all these savings for providing more electricity to those thousands of villages, for providing clean drinking water wherever they can, for providing the basic health cover and let me tell you sir, the two basic canons of taxation by the father of capitalism Adam Smith, he said it should be ethical which actually means equality and it should be administrative which means certainty, governance and economy. To these two canons of taxation, the two are added by the subsequent economists over a century and those are elasticity and diversity. Sir, I cannot find in this budget, any of these four canons been religiously followed, except that this budget is having cannons loaded with full ammunition to eliminate the poor masses of this country and not poverty. Thank you very much Mr. Chairman.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Mr. Chairman! there is one clarification that I think it needs to be made at this stage. My learned friend had suggested that perhaps the import of duty free cars for certain dignitaries like Prime Minister, President and Governors has been reintroduced. This is not correct. This was abolished some years ago and it has not been reintroduced.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, it was agreed, when you were not here, with the Leader of the House that we would submit our recommendations by 12.00 O' clock. I would be grateful if this time could be extended till 2.00 O' clock.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: دو بجے تک وقت دے دیں۔ میں بھی recommendations تیار کر رہا ہوں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان): مقصد صرف یہ ہے کہ کمیٹی کے کام میں کوئی دقت پیدا نہ ہو۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: کمیٹی کا کام تب شروع ہوگا جب اس کو refer ہو جائے۔ ابھی کمیٹی کے پاس وقت ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان): مقصد تو یہ تھا کہ آج سیکرٹریٹ میں آجائیں اور یہ refer ہو جائیں۔

جناب چیئر مین: دو بجے تک کر دیں۔ ٹھیک ہے جی دو بجے تک۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان): اس کا مطلب ہے کہ دو بجے تک آپ دے دیں اور afternoon session میں ہم کمیٹی کو باقاعدہ refer کر دیں گے۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔ Mr. Babar Ghauri

سینیٹر بابر خان غوری: شکریہ جناب چیئر مین!

یہ تیرا پاکستان ہے یہ میرا پاکستان ہے

عوام کو ہے جو پیارا وہ وزیر اعظم اور صدر پاکستان ہے

جناب چیئر مین! آج تک میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ غریب آدمی کون ہے؟ ابھی

اسحاق ڈار صاحب نے جو تقریر کی۔ میرے محترم colleague ہیں۔ ان کی بھی حکومت رہ چکی

ہے۔ Opposition میں ہمارے اور بھی دوست بیٹھے ہیں ان کی بھی حکومت رہ چکی ہے۔ لیکن

آخر وہ غریب آدمی کون ہے جس کے لئے یہ کچھ نہ کر سکے اور جو درد ہے وہ Opposition میں

آنے کے بعد ان کے دل میں آیا۔ تو میں یہ سوچنا چاہتا ہوں کہ آخر وہ کون ایسا آدمی ہے کہ جب ہم Opposition میں آتے ہیں تو اس کا درد ہمارے دل میں آتا ہے لیکن جب ہم حکومت میں ہوتے ہیں تو وہ درد ہمارے دل میں کیوں نہیں ہوتا؟ تو یہ بہت ہی توجہ طلب بات ہے۔ جہاں تک بحث کی بات ہے۔

ہم نے تو دل جلا کر سرعام رکھ دیا

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی

تو بات یہ ہے کہ یہ جو بحث پیش کیا گیا ہے اور اس ایوان میں آیا ہے۔ آپ نے اس پر اپنی تجاویز دینی ہیں۔ قومی اسمبلی کے اندر بھی اراکین قومی اسمبلی ہیں وہ اپنی تجاویز دیں گے۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ Opposition کے جو اراکین ہیں اس بحث میں آج یہاں بیٹھے ہیں اور اس پر debate ہو رہی ہے۔ پچھلے سال یہ موقع نہیں ہوا۔ بہر حال دیر آید درست آید۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی بھی ایسا اقدام جو حکومت کی طرف سے ہو تو اس کو صرف تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ تنقید برائے تعمیر اگر ہو تو بہتر ہوگا۔ میں اسحاق ڈار صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے overall بحث کو appreciate کیا۔ کئی چیزیں ان کو پسند آئیں۔ اچھی بات ہے۔ یہ بھی positive sign ہوتا ہے کہ اگر کوئی نمائندہ Opposition کے طور پر بات کر رہا ہے۔ لیکن کچھ مجھے اختلافات ہیں کہ جو numbers انہوں نے پیش کئے ہیں۔ انہوں نے show کیا ہے کہ مہنگائی بڑھی ہے۔ ان چیزوں کے rate بڑھے ہیں۔ وہ numbers کہاں سے آئے، کتنے authentic ہیں، وہ numbers ظاہر ہے۔ ایک بات ہوئی اس میں per capita income کے اوپر انہوں نے بات کی۔ لیکن جو ہمارے sources ہیں جو government کے اپنے sources ہیں۔ ہماری اپنی sovereignty ہے، ہم پاکستانی ہیں۔ ہمارے اپنے بھی ادارے ہیں۔ ہمیں ان کے اوپر بھی believe کرنا چاہیے، ہمیں ان پر بھی اتنا اعتماد ہونا چاہیے کہ انہوں نے جو numbers دیے ہیں وہ صحیح ہیں۔ ابھی تک ہمارے ذہن میں شاید یہی ہے کہ اگر کوئی خبر BBC سے آرہی ہے تو وہ صحیح ہوگی لیکن اگر وہ PTV، Geo یا ہمارا کوئی local channel دے رہا ہے تو وہ غلط ہوگی۔ یہ concept اب ختم ہو جانا چاہیے۔ اب ہمیں اپنے اداروں پر believe کرنا چاہیے۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ان چیزوں پر توجہ دی جائے۔ جہاں تک بحث

کی بات ہے، بجٹ کے حوالے سے آپ نے دیکھا اس میں کوشش کی گئی ہے کہ عام آدمی کو relief ملے۔ اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں، مثال کے طور پر چونکہ کئی چیزیں اسحاق صاحب نے اٹھائی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی clarification بہت ضروری ہے۔ ایک یہ کہ ہمیں حکومت کو appreciate کرنا چاہیے کہ 1.6 billion repay کئے گئے ہیں یعنی repayment جو ہوئی ہے، اس میں Asian Bank ہے اور Government of Japan کو payment کی گئی ہے، یہ بہت بڑی بات تھی کیونکہ ہمارے محترم سابق وزیر خزانہ صاحب جب چھوڑ کر گئے تھے تو اس وقت ملک technical default میں تھا۔ یہ بات record پر ہے تو IMF کا record دیکھ لیں، World Bank کا دیکھ لیں۔ اس وقت جو reserves تھے، وہ بھی آپ کے سامنے موجود ہیں اور جو آج ہیں، وہ بھی آپ کے سامنے موجود ہیں۔ یہ چیزیں ان کو appreciate کرنی چاہئیں کہ Government کے جو اقدام تھے، ان میں کتنی بہتری آئی ہے، معیشت میں کیا بہتری آئی ہے؟ اس کے indicators آپ کے سامنے موجود ہیں۔ میں آپ کو مثال دوں کہ real GDP growth 6.4%, per capita income up by 12%, per capita income جس پر اسحاق ڈار صاحب کا اعتراض ہے لیکن جو facts ہیں، وہ یہ ہیں کہ 652 dollars per annum, per capita income manufacturing up by 13.4%, the largest scale ہے۔ manufacturing near by 17.1%, construction sectors near by 7..... طور پر یہ جو construction ہے اور جو manufacturing ہے۔ جیسے انہوں نے کہا کہ وہ ایک لاکھ jobs کہاں سے آئیں، اس کی جو پیداوار بڑھی اس میں جو development ہوئی، اس میں جو بہتری آئی ہے، اس میں بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو مقامی industry میں jobs ملی ہیں۔ جس میں سب بڑی industry ہے جو کاروں میں۔۔۔ آپ کے سامنے موجود ہے۔ کاروں کے حوالے سے بھی بات ہوئی ہے، یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ایک زمانے میں یہ تصور تھا کہ کار کسی امیر آدمی یا بہت زیادہ دولت مند ہوتا تھا، اس کے پاس گاڑی ہوتی تھی لیکن اب جو ایک bank کا clerk ہے، اس کی پاس بھی ایک 1000cc car ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ اب وہ ضرورت بن چکی ہے، اب حالات تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ اسحاق ڈار صاحب نے ایک point دیا ہے کہ سائیکلوں پر توجہ دی جائے کہ وہ کم ہو گئی ہیں، اسحاق ڈار صاحب کی توجہ میں اس طرف دلاؤں گا

کہ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ آج ترقی کا دور ہے، اب سائیکلوں سے ہم motorcycle پر آ گئے ہیں۔ ایک سال کے اندر پچھلے سال چار لاکھ مقامی طور پر motorcycles تیار ہوئے ہیں، یہ بہت بڑی بات ہے کہ یہ industry بڑھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عام آدمی کی reach میں آ رہی ہے اور وہ motorcycle خرید رہا ہے، اگر وہ نہیں خریدتا اور اس کے اختیار میں نہیں ہوتا تو یہ جو پیداوار بڑھی ہے تو یہ نہ بڑھتی ہے۔ ایک motorcycle والے کا further کیا کام ہوتا ہے، ایک دودھ پیچنے والا بھی استعمال کرتا ہے، بچوں کو سکول چھوڑنا ہے، وہ بھی جاتا ہے، سفر جانا ہے۔ اب سائیکل کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ سائیکل بالکل ایک عام آدمی کی ضرورت ہے، میں مانتا ہوں لیکن جس طرح ترقی ہو رہی ہے، حالات تبدیل ہو رہے ہیں۔ Radio سے لوگ T.V پر جارہے ہیں، TV سے VCR پر جارہے ہیں، VCR سے VCD، یہ ساری چیزیں اب تبدیل ہوتی جا رہی ہیں۔ ہمیں ان حالات کے ساتھ اپنے numbers کا بھی خیال کرنا ہوگا۔ دوسری مشین کی بات ہے، یہ خوشی کی بات ہے کہ ہمیں خوش ہونا چاہیے کہ اگر ایک سلائی مشین کسی گھر میں جاتی ہے۔ اگر، اس گھر میں ایک خاتون کپڑے سیتی ہے، اس میں 35% increase ہوا ہے، even 27 بھی ایک بڑا، یعنی میں عرض کروں گا کہ appreciate کرنا چاہیے اور انہوں نے کیا بھی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو بجٹ آیا ہے، اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اعداد و شمار کا گورکھ دھندا نہیں ہے، ہیر پھیر نہیں ہے، clear ہے، آپ کے سامنے موجود ہے۔ پچھلے ادوار میں بھی یہ ہوا ہے، 'fiddling' ہوئی ہے، IMF سے اس fiddling پر ہمیں جرمانہ ہوا ہے اور اس پر جرمانہ 60 million dollars کا جو بعد میں معاف کرایا گیا۔ یہ صورت حال بھی ہوئی ہے لیکن آج وہ صورت حال آپ کے سامنے نہیں ہے جو بھی چیز ہے، وہ picture کھل کر عوام کے سامنے موجود ہے۔ کسی قسم کی کوئی دھوکہ دہی نہیں ہے۔ سب سے بڑی بات جس کا credit موجودہ Government کو جانا ہے۔ پچھلا ہمارا دور جو President مشرف صاحب کا دور گزرا ہے جس میں اسمبلیاں موجود نہیں تھیں، وہ دور اور اس کے بعد یہ مہموری دور آیا جس میں وزیر اعظم صاحب اور پارلیمنٹ وجود میں آئی اور اس حکومت کی تشکیل ہوئی۔ اس دور میں ہمارے تمام Opposition کے اراکین نے مختلف چیزوں پر احتجاج بھی کیا لیکن کوئی بھی ایک ایسی چیز

ثابت نہیں کر سکے جو high-level corruption ہوئی ہو یا کی جا رہی ہو۔ نچلے level پر میں نہیں کہتا کہ بالکل ختم ہو گئی ہے لیکن کم از کم اوپر corruption نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ بہت بڑا credit ہے اور اس کا فائدہ ultimately عوام کے پاس اس لئے جاتا ہے کہ اگر کوئی investor آپ کے پاس آ رہا ہے اور اس کو کمیشن commissions نہیں دینے، اس کو ایک project لگانا ہے، کہیں اس کو پیسے نہیں دینے۔ اس نے اپنی اسی investment میں جو وہ plan لے کر آیا ہے اور وہ investment کرنی ہے جس کی وجہ سے investment growth وہ private sector کے اندر 18% بڑھی ہے۔ Service sector کے اندر جو progress ہوئی ہے وہ 5.2% ہے۔ اسی طریقے سے جناب! جو سب سے بڑی چیز ہے وہ foreign direct investment ہے جو 9.3% ہے۔ جس میں تقریباً 760 ملین ڈالرز کی foreign direct investment ہے اور Foreign Exchange Reserves جیسے میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے 12.5 بلین پر پہنچے ہیں۔ Export جو ہے وہ 13.1% grow ہوئی ہے۔ اسی طریقے سے جناب! جو چیزیں بھی آپ کے سامنے ہیں یعنی حالات جو تھے جن کے اندر ملک کا اقتدار سنبھالا گیا اس سے پہلے جو ہمارے بڑے بڑے ادارے تھے خسارے کا شکار تھے۔ آج کے بجٹ کے حوالے سے ارشاد احمد حقانی نے جو "جنگ" میں کالم لکھا ہے اس کے اندر انہوں نے اس بات کو appreciate کیا ہے کہ جب یہ حکومت سنبھالی گئی اس وقت جو ہمارے بڑے بڑے ادارے تھے 'ریلوے تھی' PIA تھا، واپڈا تھی، KESC تھی اسی طریقے سے دیگر ادارے تھے وہ سب خسارے میں تھے۔ ان کے خسارے billions میں ہیں ان کو اپنی shape میں لایا گیا۔ PIA آپ دیکھیں آج منافع میں آ گئی۔ اسی طریقے سے واپڈا میں تبدیلی آئی، خسارہ کم ہوا، KESC کے خسارے کو کم کیا گیا۔ کئی ایسے ادارے تھے جو بالکل اس حال پر پہنچے تھے کہ جہاں پر ہزاروں ملازمین ان میں jobs کر رہے تھے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ادارے اب بند ہو جائیں گے لیکن ان اداروں میں ایسی reforms کی گئیں کہ وہ ادارے بند ہونے کی تو دور کی بات وہ منافع بخش ہو گئے۔ یہ credit گورنمنٹ کو دینا چاہیئے۔

دوسری بات جو اسحاق ڈار نے اپنی تقریر میں کہی، اس کے اندر ایک بات آئی انہوں نے

ہمارے جو farmers ہیں ان کے حوالے سے بات کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ کا یہ بہترین زرعی package ہے جو پہلی دفعہ صدر پاکستان نے announce کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پانی کی آپ نے بات کی اور یہ بالکل صحیح بات ہے کہ پانی کا جو پراجیکٹس ہے اس کو پکا کرنا ہے یا بہتر کرنا ہے یا dams بناتے ہیں اس کے لئے اتنی بڑی رقم پہلی دفعہ رکھی گئی ہے۔ 6 ارب روپے water resources وغیرہ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ میرے خیال میں ایک بہت بڑا کالا قانون تھا جس کے تحت ہمارے چھوٹے کسانوں کو arrest کیا جاتا تھا وہ قانون ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ وہ اقدامات ہیں جو ایک غریب آدمی کے لئے کیے گئے ہیں۔ یہ قانون بڑے آدمی کے لئے ختم نہیں کیے گئے کہ بڑے آدمی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا جو کروڑوں روپے کا defaulter ہے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ بڑا بیج جاتا تھا اور چھوٹا پکڑا جاتا تھا لیکن یہ کیا گیا ہے کہ ایک عام باری ہے، کسان ہے یا چھوٹا زمیندار ہے اگر اس نے کوئی زرعی loan لیا ہے اور اس میں کوئی problem ہوئی ہے تو اس حوالے سے اس کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑا کارنامہ موجودہ حکومت کا ہے۔

آپ نے گاڑیوں کی duties کے حوالے سے جو بات کی تھی۔ یہ پاکستان کے عوام کی demand تھی۔ یہ بہت بڑی demand تھی کہ جو گاڑیاں ہیں خاص طور پر جو locally manufacture ہو رہی ہیں Toyota Corolla ہے Civic ہے اور دوسری ہیں ان پر دو دو لاکھ premium چل رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ supply and demand کی بات تھی۔ Supply کم تھی، demand زیادہ تھی فوراً گاڑیاں آ نہیں رہی تھیں، duties زیادہ تھیں۔ لوگوں کی reach میں نہیں تھیں لیکن اب جو duties کم کی گئی ہیں اس سے 1000 CC upto 1300 CC یہ وہ گاڑیاں ہیں جو ایک middle class کا بندہ ہوتا ہے وہ اسے afford کر سکتا ہے اس کے لئے 50% کر دی گئی ہے۔ اب اس کے پاس choice ہے کہ وہ نوزو کی آٹو لے یا وہ باہر سے منگوائے۔ یہ تو public demand تھی جو گورنمنٹ نے پوری کی۔ اسے آپ کو appreciate کرنا چاہیے۔ اس کے اندر یہ ہوا ہے کہ آج اگر آپ دہلی سے گاڑی 800 CC import کرتے ہیں اور local Suzuki کار کرتے ہیں تو آپ کو تو premium کی ضرورت بھی نہیں ہے، اس کا اثر فوری طور پر پڑا ہے۔ وہ premium جو market میں ڈیڑھ لاکھ، سو لاکھ چل

رہا تھا وہ 25 ہزار پر آ گیا ہے۔ یہ کتنا بڑا اثر ہوا۔ ابھی جب یہ گاڑیاں آنی شروع ہوں گی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ position آئے گی کہ جو local assemblers ہیں 'local' گاڑیاں جو آپ کو available ہیں اس پر premium تو بہت دور کی بات ہے اگر آپ گاڑی لینا چاہیں گے تو اب وہ آپ کے پاس آئیں گے کہ further 5% + 10% آپ کو discount دے رہے ہیں تو اس کا جو فائدہ ہے وہ عوام کو ہی پہنچے گا۔ ایک عام آدمی کو پہنچے گا۔ جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے جو بات کی گئی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے 'مہنگائی ایک سلسلہ ہے' وہ پوری دنیا میں چل رہا ہے۔

انہوں نے oil کی بات کی۔ آئل کا جو مسئلہ ہے وہ پاکستان کی ایک کمپنی ہے 'آپ بھی اس کے ممبر رہ چکے ہیں۔ یہ OPEC کے حوالے سے اس کا rate ہوتا ہے۔ اس وقت 35 dollars/ barrel سے لے کر اب تو 70 پر چلا گیا ہے لیکن پھر بھی 'government of Pakistan نے اس کو 40 dollars پر cap کیا ہے کیوں کہ اگر اس کے مزید پیسے بڑھانے جائیں تو اس کا بوجھ عام آدمی پر پڑے گا۔ وہ بوجھ government of Pakistan اٹھا رہی ہے۔ اس سے جو taxes ہیں اور جو گورنمنٹ کی income ہوتی تھی وہ کم ہوتی تاکہ اس کی جو 'relief' ہے وہ عام آدمی تک پہنچے۔ ہمیں امید ہے کہ جب مزید قیمتیں کم ہوں گی تو اس سے گورنمنٹ کے losses کم ہو سکتے ہیں۔ جب 40 dollars سے مزید price کم ہوتی ہے تو اس کا فائدہ بھی عوام کو ہوتا ہے۔ ایک Advisory Committee ہے جو قیمتوں کا تعین کرتی ہے according to international market، پھر وہ قیمتیں کم اور زیادہ ہوتی ہیں 'تو اس میں کمی آئے گی۔ تو oil کی قیمتوں میں ضرور کمی آئے گی اور یہ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں oil کا مسئلہ چل رہا ہے۔

دوسری بات اس حوالے سے جو بحث میں ہے 'میں سمجھتا ہوں کہ سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے جو اقدامات کیے گئے ہیں plus یہ کہ education کی بات ہمارے محترم سابق وزیر صاحب نے کی۔ آپ وزیر خزانہ رہ چکے ہیں 'آپ کو علم ہے' آپ ایک parliamentarian ہیں کہ Education Federal Government کا کوئی بہت بڑا حصہ نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ صوبائی حکومت کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ لیکن جو Federal Government کی اپنی universities ہیں یا

higher education کے حوالے سے اس میں آپ نے دیکھا انقلابی اقدامات کیے گئے ہیں اور ہمارا focus یہ ہے کہ ہم نے مزید سائنسدان پیدا کرنے ہیں۔ یہ Ph.D. کے حوالے سے ہے جو کہ بہت کم تعداد تھی ہماری اس پر خصوصی توجہ دی گئی اس کی جو رقم ہے وہ 100 سے 600 گنا بڑھائی گئی ہے۔ اس پر توجہ دی گئی ہے کہ ہمارے پاس زیادہ Ph.Ds. آئیں education کا معیار بلند ہو اور صوبوں کو یہ directives دیے گئے ہیں کہ وہ اس پر زیادہ توجہ دیں کیونکہ ظاہر ہے اگر تعلیم نہیں ہوگی تو آپ یہ دیکھیں کہ کس طریقے سے ہم آگے بڑھیں گے۔ آج کا جو دور ہے اس میں تعلیم بہت ضروری ہے اور اس حوالے سے صوبائی حکومتیں اپنا کام کر رہی ہیں۔ آپ ٹی وی پر دیکھ رہے ہوں گے پڑھا لکھا پنجاب کا جو ad آتا ہے وہ کس حوالے سے ہے۔ وہ یہی ہے۔ تعلیم پر خصوصی توجہ صوبائی حکومتیں بھی دے رہی ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ حکومت کی کوئی توجہ نہیں ہے۔ جو حکومت کے اچھے اقدامات ہیں میں سمجھتا ہوں آپ لوگوں کو اسے appreciate کرنا چاہیے۔

Jobs کی آپ نے بات کی۔ آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں jobs کے حوالے سے بھی further توجہ دینی چاہیے کیونکہ جو نوجوان ہوتا ہے اگر وہ education حاصل کر کے jobs کی تلاش میں نکلتا ہے تو یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ jobs provide کرے۔ حکومت jobs provide نہیں کر سکتی لیکن وہ ایک ایسا ماحول create کر سکتی ہے وہ ہر آدمی کو job نہیں دے سکتی لیکن وہ ایسا ماحول create کرے کہ Industries آئیں، لوگ آئیں، investment ہو اور اس کے بعد jobs create ہوں اس سلسلے میں ہمیں چاہیے کہ ہم private sector کی حوصلہ افزائی کریں ان کے taxes میں کمی کریں۔ آپ نے دیکھا آپ نے GST کی بات کی۔ یہ تو آپ کو appreciate کرنا چاہیے GST تو آپ نے لگایا تھا اب وہ 18% سے 15% کر دیا گیا ہے۔ اس سے عام آدمی کو فائدہ ہوگا۔ جو چھوٹے کاروباری حضرات ہیں ان کو فائدہ ہوگا کیونکہ جو 5 لاکھ کی limit تھی وہ 50 لاکھ کر دی گئی۔ سارے چھوٹے دکاندار اس سے نکل گئے۔ تو یہ وہ انقلابی اقدام تھے جو میں سمجھتا ہوں کسی حکومت نے نہیں لیے جس طرح اس دفعہ بجٹ میں لیے گئے۔ آپ کو اسے ضرور appreciate کرنا چاہیے۔ آپ کے political اختلافات ضرور ہوں گے لیکن معاشی طور پر اگر کوئی اچھے کام ہو رہے ہیں تو اس کا ultimately فائدہ عوام کو پہنچ رہا ہے اور

ہم سب عوام کے نمائندے ہیں چاہے آپ کا تعلق Opposition سے ہو یا حکومت سے ہو۔ ہمیں عوام کے پاس جانا ہے۔ عوام کی بہتری کے لیے further جو تجاویز آپ دیں گے، جو سینیٹ کی طرف سے recommend ہو کر جائیں گی نیشنل اسمبلی میں اس پر ضرور توجہ دیں بلکہ اس سلسلے میں آپس میں ملیں۔ اس میں اگر حکومتی اراکین اور Opposition کے اراکین آپس میں کسی ایک point پر متفق ہوں کہ یہ recommendation ہماری jointly جانی چاہئیں تو یہ بہت اچھی بات ہے، اس کو ہم welcome کریں گے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اتنا اچھا جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس کو appreciate کریں اور کوئی آدمی، کوئی بھی ہمارا ممبر اگر وہ بجٹ پر تقریر کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جس طرح اسحاق ڈار صاحب نے بجٹ کے جو اچھے پہلو ہیں ان کی انہوں نے تعریف کی۔ تو اسی طرح کارخانوں میں سمجھتا ہوں اگر اس سینیٹ میں رہا تو ہماری یہ بجٹ کی تقاریر کا فائدہ پھر عوام کو اسی انداز میں پہنچے گا۔

دوسری بات جو صورتحال ہے، آپ نے دیکھا کہ بجٹ میں ایک commitment یہ بھی ہوئی ہے کہ ہم IMF کو good bye کر رہے ہیں، خدا حافظ کہہ رہے ہیں۔ IMF کی جو صورتحال تھی، جیسا کہ آپ نے کہا کہ قرضے re-pay کیے گئے، بالکل قرضے لیے گئے لیکن وہ کم rate پر لیے گئے۔ یعنی ان کا جو interest rate ہے وہ بہت کم ہے۔ آپ کا بھی finance سے تعلق ہے لیکن لکھنولے کر کوئی نہیں گھوما۔ جیسے پہلے گھوما جاتا تھا۔ آج پاکستان لکھنولے کر نہیں گھوم رہا ہے۔ آج پاکستان کی یہ پوزیشن ہو گئی ہے، جو rating بہتر ہوئی ہے internationally کہ لوگ اب پاکستان سے رابطہ کر رہے ہیں اور offer کر رہے ہیں۔ وہ جو 12%، 9% اور 8% کی بت کرتے تھے وہ اب 3%، 2%، 1.3% پر آ رہے ہیں اور پاکستان کو soft loan پیش کیے جا رہے ہیں۔ تو یہ سارا credit جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ بجٹ میں جو ایک main چیز رکھی گئی ہے اور اس پر ایک خطیر رقم رکھی گئی ہے وہ infrastructure ہے۔ سڑکوں کی تعمیر ہے۔ اس کے حوالے سے کیونکہ جب تک آپ کی communication آپ کی ports سے شہروں تک اور شہروں کے درمیان اور پھر اس کے بعد مزید آپ جا رہے ہیں international link لینے کے لیے۔ پچھلے دنوں گورنمنٹ نے ایک sign کیا ہے، Asian Roads Network کے agreement پر جو sign کئے گئے

ہیں اس کے مطابق پاکستان کی linkage Central Asia اور دیگر Asian ممالک سے ہو جائے گی جن کی کل تعداد 32 ہے۔ اس کے بعد آپ کو infrastructures کی ضرورت ہے اور اسی طریقے جو Farm to market roads ہیں جو provincial governments کا ایک subject ہے اس میں بھی توجہ دی گئی ہے اور provincial governments کو کہا گیا ہے کہ اس پر خصوصی توجہ دیں تاکہ جو کسان ہے وہ اپنی پیداوار کو ایک اچھی قیمت پر بیچنا چاہے گا تو وہ لے کے منڈی میں بیچنے گا۔ جب اس کو پیسہ ملے گا تو وہ دوبارہ اس پر اچھے طریقے سے توجہ دے گا۔ پچھلے دنوں ضرور کچھ Agricultural problems ہوئی ہیں اور جو کی آئی ہے اور اس دفعہ جو target رکھا گیا ہے agriculture growth پر وہ 4.2 ہے اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس target کو achieve کریں گے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو سالانہ ترقیاتی بجٹ ہے اور جو PSDP کے حوالے سے ترقیاتی رقم رکھی گئی ہے 202 billion rupees ہے جو کہ ریکارڈ رقم ہے جو آج تک رکھی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے جو اپنے loan repay کئے اور ہم نے جو payment کرنی ہوتی تھی اس میں ہم نے پیسہ بچایا اور جو soft loan کی مد میں جو rescheduling ہوئی اس کی وجہ سے ہم اس قابل ہوئے کہ ہم اپنے ترقیاتی کاموں کے لئے زیادہ پیسہ رکھ سکیں۔

یہ 202 billion کی رقم ظاہر ہے جب خرچ ہو گی اور ملک کے مختلف حصوں میں شہروں میں، قصبوں میں، گاؤں میں اس سے لوکل لوگوں کو روزگار ملے گا۔ جب ایک سڑک تعمیر ہو گی اس میں دو اڑھائی سو مزدور روزگار حاصل کرتے ہیں۔ پھر اس میں انجینئر ہوتے ہیں، کھرب ہوتے ہیں، ہر شعبے سے تعلق رکھنے والا آدمی اس میں شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی عمارت تعمیر ہوتی ہے، اسی طرح آپ نے دیکھا ports کی development ہو رہی ہے۔ اس طرح جتنے بھی ترقیاتی کام ہو رہے ہیں ان میں یہ رقم خرچ ہو گی اور جب یہ مارکیٹ میں پیسہ circulate ہو گا تو اس کا فائدہ عام آدمی کو ہی ہو گا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ ایک عام آدمی کو relief ملے لیکن میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا عام آدمی کے relief کے لئے ہمیں یہاں بیٹھ کے سوچنا چاہیے۔ جب ہم حکومت میں ہوں تو ہمارا focus عام آدمی کی بھلائی ہونا چاہیے۔

جب ہم اپوزیشن میں جائیں تو ہمیں فکر ہونا چاہیے کہ ہم نے عام آدمی کے لئے کیا کرنا ہے جو انہوں نے نہیں کیا۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے کیا کیا؟ آپ نے ایسے کالے قوانین کیوں رکھے تھے؟ عام آدمی جو قرضہ نہیں واپس نہیں کرتا تھا وہ بے چارہ پکڑا جاتا تھا اور ایک بڑا آدمی چھوٹ جاتا تھا۔ تو عام آدمی کا اب reverse ہوا ہے۔ حقیقت میں عام آدمی اب چھوٹ جانے لگا اور بڑا آدمی اب پکڑا جانے لگا۔ یہ تبدیلی عام آدمی کے لئے کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ ہماری طرف سے جو بھی ساتھی ہیں وہ تقریر کریں تو اس کے اندر حکومت کے حوالے سے جو اچھے اقدامات کئے گئے ہیں اس کو ضرور appreciate کریں۔ دوسری بات جو بیرون ممالک پاکستانی ہیں، ہم ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے پاکستانی باہر رہتے ہیں، جو اتنی محنت کرتے ہیں، سرمایہ پاکستان بھیجتے ہیں، ان کے لئے خصوصی طور پر اس بجٹ میں package کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں جو وہ personal baggage میں چیزیں لاتے تھے ان کی limit بڑھائی گئی ہے۔ کچھ چیزوں کو duty free کیا گیا ہے۔ اسی طرح وہ personal baggage میں گاڑی بھی لا سکیں گے۔ اس کے اندر ان کو gift scheme کا advantage ہو گا جن پر duties کم ہوں گی اور کچھ اشیاء ایسی ہیں جو duty free کر دی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ حکومت نے مختلف schemes نکالی ہیں، further اور لے کے آرہے ہیں بیرون ممالک پاکستانیوں کے لئے۔ بجٹ کے علاوہ میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو Industrial states ہیں وہ Overseas Pakistanis کے لئے قائم کی جا رہی ہیں۔ کراچی کے اندر Port Qasim scheme قائم کی گئی ہے۔ اسی طریقے سے Overseas Pakistanis کی رہائشی سکیم کے لئے وزیر اعظم صاحب نے ہدایت کی ہے اس کے لئے تیاری کی جائے۔ 9/11 کے واقعات کے بعد بہت سے پاکستانی ایسے ہیں جو اپنے ملک میں آنا چاہتے ہیں، یہاں پر کوئی کام کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ یہاں پر آتے ہیں اور یہاں پر جو problems دیکھتے ہیں، جو hurdles دیکھتے ہیں، ایک تو وہ جو land خریدنا چاہتے ہیں تو وہ بہت مشکل ہوتی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ان کو سب سے دامنوں زمین فراہم کی جائے چاہے وہ رہائش کے لئے ہو یا وہ اگر کوئی industry لگانا چاہتے ہیں، اس کے لئے ہو۔

دوسری بات ہے جو industrial set up کے لئے hurdle create کی جاتی ہیں آپ نے دیکھا کہ اس کے لئے بھی ہدایت جاری کر دی گئیں ہیں جو Labour inspectors ہوتے ہیں 'Social Security Inspectors' ہوتے ہیں اس کے لئے Provincial governments کو کہا گیا ہے کوئی without information نہیں جائے گا بلکہ کئی علاقوں میں آپ نے دیکھا وہ ختم کر دیا گیا ہے۔ تو یہ وہ sectors ہیں جس کی وجہ سے investment بڑھ رہی ہے، لوگوں کا حکومت پر اعتماد بڑھ رہا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ ماضی میں ایسے اقدامات ہوئے ہیں جس سے لوگوں کا اعتماد ختم ہوا تھا۔ جیسے آپ نے دیکھا کہ ماضی میں Foreign Currency Accounts کا ایک seize کر دیئے گئے۔ وہ پاکستانیوں کا ایک بہت بڑا اعتماد تھا، جو پاکستان سے باہر رستے تھے اور انہوں نے اپنے وطن کی محبت میں وہ اکاؤنٹ کھولا، اپنی ساری زندگی کی کمائی انہوں نے یہاں بھیجی لیکن ایک رات جب وہ صبح اٹھے تو دیکھا کہ ان کا یہ اکاؤنٹ freeze کر دیا گیا۔ یہ وہ اقدامات تھے جس سے عام آدمی متاثر ہوا تھا لیکن آج آپ دیکھیں کہ بہت سی پچھلی حکومت کی وہ سکیمیں، وہ تسلسل جو عوام کے benefits کے لئے تھا۔ وہ تسلسل آج بھی جاری ہے۔ اور حکومت کی یہ پوری کوشش ہے کہ کوئی بھی ایسا اقدام جو عوام کی بہتری کے لئے ہو، ایسی جو policies ہوں ان میں تسلسل ہونا چاہیے۔ آج بھی میری یہی بات اعظم سواتی صاحب سے ہو رہی تھی کہ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ یہ problem یہ آ رہا ہے کہ جو باہر سے investor آتا ہے یا کوئی سکیم لے کر آتے ہیں یا کوئی پالیسی بناتے ہیں تو اس میں کوئی تسلسل نہیں ہوتا۔ لیکن موجودہ حکومت نے جو main focus کیا ہے جو کوئی بھی پالیسی ہو اس میں تسلسل ہو اس کے اندر یہ نہیں ہونا چاہیے کہ چونکہ یہ پچھلی حکومت نے کیا ہے اس کو ختم کر دیا جائے۔ آپ نے دیکھا کہ پچھلے دور میں نئی روشی سکول سکیم آئی تھی۔ اگلی حکومت نے اسے ختم کر کے نئی سکیم شروع کی، جبکہ اس کا پالیس پچاس فیصد پیسہ خرچ ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ پیسہ ضائع ہو گیا۔ لیکن آج آپ نے دیکھا کہ اگر Motorways تھے یا کوئی ایسی سکیم تھی جو پچھلی حکومت نے کی تھی اس میں تسلسل آج بھی جاری ہے۔ جو بھی عوام کی بہتری اور فلاح کے لئے سکیمیں ہیں ان پر کام ہوتا رہے گا۔ جو ہم انشاء اللہ شروع کریں گے یا جو شروع کئے ہیں ان میں انشاء اللہ تسلسل رہے گا اور کام ہوتا رہے

گا۔ مجھے امید ہے یہ جو مثبت تبدیلیوں کا سلسلہ ملک کے اندر جاری ہے اس سے investor کا confidence دوبارہ build ہو رہا ہے یہ قائم و دائم رہے گا۔ آخر میں میں اپنی تقریر اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔

ستم گروں کے ستم کے آگے نہ سر جھکا ہے نہ سر جھکے گا
شعائر ماضی پہ ہم ہیں نازاں جو کہہ رہے ہیں وہی کریں گے

شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ یہ اجلاس اس پہلو سے اہم ہے کہ سینیٹ کی تاریخ میں پہلی بار اپوزیشن کی موجودگی میں بجٹ پر گفتگو ہو رہی ہے۔ گذشتہ سال اپوزیشن ایوان میں موجود نہیں تھی اور صرف حکومت کے ارکان نے بجٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اس پہلو سے میں اس سال کو بہت ہی اہم سمجھتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ بجٹ جن حالات میں پیش ہوا ہے۔ اس کے کم از کم چار پہلو ایسے ہیں جنہیں سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ پہلی یہ کہ موجودہ محترم وزیر خزانہ کا یہ پانچواں بجٹ ہے۔ تین بجٹ انہوں نے مشرف صاحب کی کھلی فوجی حکومت میں پیش کئے۔ اور یہ دوسرا بجٹ مشرف۔ جمالی مشترک دور کا بجٹ ہے۔ اس پورے دور میں continuity اور وہ بھی خاص طور پر ایک خاص تصور کے تحت جسے ہم معاشی اصطلاح میں macro stabilization کہتے ہیں اور جو دراصل آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی معروف حکمت عملی ہے جس پر تقریباً بیس پچیس سال سے ساری دنیا میں کام چلا رہے ہیں اور جسے Washington consensus کا نام دیا جاتا ہے۔ اور جس میں اصل اہمیت inflation کو روکنا، budgetary deficit کو کچھ حدود کے اندر رکھنا، liberalization, market economy, privatization, deregulation، یہ اس کے اہم پہلو ہیں۔ اس پر عمل اس سے پہلے بھی ہوا ہے لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں۔ کہ چونکہ دنیا بھر میں جہاں بھی اس حکمت عملی پر کام ہوا ہے، اس کے نتیجے میں غربت بڑھی

ہے، بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔ سرمایہ داروں کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم میں اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے کے طور پر سماجی انتشار، انقلابات رونما ہوئے ہیں اور اگر آپ Noble Laureate Joseph Stiglitz کی کتاب Globalization and its Discontents rebellion اس میں یہ کہتا ہے کہ دنیا کے چالیس سے زیادہ ممالک میں جہاں اس پر عمل ہوا ہے ان میں کہیں بھی یہ حکمت عملی کامیاب نہیں ہوئی۔ اس نے مسائل زیادہ پیدا کئے ہیں۔ ہماری پہلی حکومتیں خواہ وہ پی پی پی کی ہوں یا مسلم لیگ کی، عمل انہوں نے بھی اس پر کیا لیکن ایک بے لاگ رائے کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ انہوں نے اس بات کی کوشش کی کہ ساتھ، ستر فیصد عمل کریں اور باقی معاملات میں چاہے وہ انکار کر کے، چاہے fudging کے ذریعے سے avoid کریں گی لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ہمارے موجودہ وزیر خزانہ صاحب نے پوری دیانتداری کے ساتھ اور تقریباً سو فیصد اس پر عمل کی کوشش کی۔ نتائج کیا نکلے وہ ہمارے سامنے ہیں۔ لیکن بہر حال یہ پہلو ہے کہ continuity اس زمانے بھی جاری رہی ہے جبکہ میری نگاہ میں ملک کی سب سے بڑی ضرورت اس Macro stabilization کے تصور سے اپنے آپ کو آزاد کر کے جو ہمارے حقیقی وسائل ہیں ان پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ میں Economist کی حیثیت سے Macro Stabilization کو غلط نہیں سمجھتا اسے policy objectives کا ایک حصہ ہونا چاہیے۔ لیکن exclusively ساری توجہ اس پر مرکوز کر دینا اور جو دوسرے اہم dimensions ہیں ان کو نظر انداز کرنا، اس سے بڑی blunder مشکل ہے اور ہم آج بھی اسی کی گرفت میں ہیں۔ اس لئے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ میری اس بحث کے بارے میں ایماندارانہ رائے یہ ہے کہ بحیثیت مجموعی یہ اسی حکمت عملی کا تسلسل ہے لیکن میں انصاف نہیں کروں گا اگر میں یہ نہ کہوں کہ گزشتہ سال کے بجٹ کے مقابلے میں اس سال دو پہلوؤں سے ایک نیا رخ بھی اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ Washington consensus کے اندر rate of growth اہمیت نہیں رکھتا۔ لیکن اس بجٹ میں مجھے نظر آ رہا ہے کہ growth and investment کی طرف ایک shift شروع ہوا ہے جو خوش آئند ہے۔ دوسری چیز welfare dimension یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ پر ایک نسبتاً معمولی سی، ناکافی سی لیکن اس کی طرف ایک آغاز ہوا ہے۔ اس کے لئے پہلی بات یہ کہوں گا کہ یہ more

of the same نوعیت کا بحث ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان دو پہلوؤں سے اس میں کچھ تبدیلی کا آثار نظر آتا ہے جو میری نگاہ میں too late and too little ہے۔ ضرورت دراصل اس ملک میں paradigm shift کی ہے تاکہ ہم Macro stabilization کے framework سے نکل کر جو ملک کے حقیقی وسائل ہیں اور وہ وسائل ہیں زراعت جو آبادی کے 65% کے لئے زندگی کی ضروریات فراہم کر رہا ہے جو GDP کا 26% contribute کر رہا ہے جس کی بنیاد کے اوپر 60% سے زیادہ آپ کی export رونما ہو رہی ہیں اس پر اہمیت کو مرکوز کرنا ہے۔ جبکہ زراعت ہمارے ہاں سب سے زیادہ neglected ماضی میں بھی رہا ہے۔ میں اس پر دوش سارا ان کو نہیں دے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! لیکن آج پوزیشن یہ ہے کہ جو بحث آپ کے سامنے آیا ہے اس میں صرف سات ارب روپے Food and Agriculture کے پورے شعبے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ بحث کتنے کا ہے نو سو ارب کا، جس کے معنی یہ ہیں کہ زراعت کے لئے ہم نے 1% سے بھی کم وسائل رکھے ہیں۔ اگر اس میں development کو بھی شامل کر لیں تو اکیس بلین کا اضافہ ہو جاتا ہے لیکن وہاں بھی صورتحال یہ ہے کہ اس کا on going schemes 80% کے لئے ہے اور باقی 20% میں بھی صرف 91 Million نئی schemes کے لئے ہیں اور باقی 1.2 billion schemes کے لئے ہیں جو ابھی تک approved نہیں ہوئیں۔ اور پتا نہیں کبھی ہوں گی بھی کہ نہیں؟ تو میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ paradigm shift کی ضرورت ہے اس میں زراعت پر توجہ آتی چاہیے۔ دوسرا shift یہ درکار ہے کہ ہم اس سرمایہ دارانہ نظام سے نکلیں جس میں معاشی ترقی کے معنی محض ایک elite کو مالا مال کرنا، دولت مند بنانا ہے۔ میں مشورہ دوں گا وزیر خزانہ کو اور خود گورنر سٹیٹ بینک کو کہ گورنر سٹیٹ بینک نے اپنی کتاب Pakistan and Elitist Economy جو انہوں نے گورنر بننے سے پہلے لکھی تھی ذرا اس کا دوبارہ مطالعہ کر لیں۔ اور یہ دیکھیں کہ جس elitist economy پر دس سال پہلے آپ نے بھرپور تنقید کی تھی اور کہا تھا کہ پاکستان کاسب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کس طرح ان چھ سالوں میں، ان پانچ سالوں میں ہم نے اس کو اور زیادہ elitist بنایا ہے اور زیادہ aggravate کیا ہے۔ میں صرف دو مثالیں آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ سٹاک exchange کے بارے میں ہم بڑی خوشیاں منا رہے ہیں اور میں بھی ایک

Economist کی حیثیت سے سمجھتا ہوں کہ سٹاک exchange میں ایک اچھا اضافہ ہوا ہے جس سے ٹریڈین لوگوں نے کمایا ہے۔ ملین نہیں ٹریلین کمایا ہے لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ سٹاک exchange میں عام شری کی تعداد صرف پانچ فیصدی ہے جبکہ 95% سارے کا سارا چند ہزار layers ہیں اس طرح دراصل وہ کروڑ پتی نہیں ارب پتی بن گئے ہیں کہ اثوار سو سے بڑھ کر آپ کا انڈکس ساڑھے پانچ ہزار سے اوپر چلا گیا ہے۔ real estate کو آپ دیکھیں کہ اس میں قیمتوں میں دو سو سے تین سو فیصدی اضافہ ہوا ہے لیکن اس کے beneficiaries کتنے ہیں۔ چند ہزار ہیں۔ دراصل ہم ایک elitesteconomy بنا رہے ہیں اور اس کے برعکس آپ large scale industry پر بڑے نازاں ہیں کہ اضافہ ہوا ہے۔ ہوا ہے۔ سترہ فیصدی اضافہ اچھا اضافہ ہے۔ پہلی دفعہ اضافہ نہیں ہوا ہے ہم نے بیس فیصدی اضافہ ماضی میں کیا ہے۔ اثوارہ فیصدی بھی ہم نے کیا ہے لیکن میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ large scale industry میں ایک روزگار پیدا کرنے کے لئے آپ کو کم از کم چار ملین روپے کا investment چاہیے۔ جبکہ سال اندسری میڈیم انڈسٹری، کارنچ انڈسٹری میں صرف ڈیڑھ لاکھ کے اوپر ایک روزگار پیدا ہو سکتا ہے۔ گویا کہ آپ پچاس گنا زیادہ روزگار پیدا کر سکتے ہیں اگر آپ کا thrust small industry, medium industry پر ہو لیکن وہاں حال کیا ہے - وہاں پر آپ small industry کو 14%, 16% پر قرضے دیتے ہیں۔ جس چیز کو micro finance آپ کہتے ہیں وہ micro finance exploration کا ایک بدترین ذریعہ ہے اس لئے کہ اس کا بڑا حصہ چلا جاتا ہے ----- finance میں لیکن جو investment جاتا ہے وہاں بھی آپ سے 16 اور 18 فیصدی سود لیا جاتا ہے اب اس کو کم کر کے آپ دس پر لائے ہیں۔ لیکن آپ ذرا غور کیجیے کہ بڑی انڈسٹری کے لئے جو بینکنگ سسٹم ہے اس بینکنگ سسٹم میں چار فیصدی سود پر قرض مل رہا ہے اور حقیقتی صورتحال یہ ہے کہ چونکہ ----- اس لئے دو فیصد اڑھائی فیصد پر مل رہا ہے۔ سرکاری اداروں میں جو بینک آپ نے قائم کئے ہوئے ہیں، ادارے آپ نے قائم کئے ہیں، خواہ وہ agriculture کے لئے ہوں، وہاں بھی مشکل یہی ہے کہ چودہ اور سو فیصدی اب آپ اس کو 9 پر لائے ہیں جو آج بھی مارکیٹ کے ریٹ سے تین گنا زیادہ ہیں۔ یہی صورت small sector کی ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں paradigm shift کی ضرورت ہے اور اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہم small industry

تعریف بدلیں۔ ہماری تعریف یہ ہے کہ وہ صنعت جس میں بیس افراد ملازمت کر رہے ہوں اور جس میں سرمایہ کاری پانچ لاکھ روپے ہو۔ پانچ لاکھ روپے میں آج کل پان کی دکان نہیں کھلتی۔ اب آپ نے اس کو بڑھا کر پچاس لاکھ کیا ہے جبکہ ہندوستان میں یہ پانچ کروڑ ہے اور ہندوستان میں ہی نہیں دنیا کے بیشتر ممالک کے اندر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مغرب کے صنعتی ممالک کے اندر بھی سترہ اسی فیصدی روزگار فراہم کرنے والا سیکٹر small industry ہے۔ تعریف آپ جب تک نہیں بدلیں گے، میری نگاہ میں جس میں پچاس افراد جس میں کام کر رہے ہوں اور پانچ کروڑ روپے سرمایہ ہو اس کو آپ tax exemption دیتے دیکھتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ground swell economy کا ہوگا اور تین سے پانچ سال کے اندر آپ کا ایک خوشحال معاشرہ وجود میں آئے گا لیکن چونکہ زمیندار، سرمایہ دار، بیوروکریٹس اور فوجی جرنیل جو پالیسی بناتے ہیں ان کے سامنے اس سے زیادہ اور کوئی چیز نہیں ہے کہ کس طرح ایک مخصوص طبقے کی حیثیت بہتر ہو، یہ ہے paradigm shift تیسری چیز اس paradigm shift میں روزگار کی creation بہت ہی اہم ہے۔ میرے دوست ڈار صاحب نے روزگار کی بات کی۔ میں بھی آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ سرکاری اعداد و شمار کے اعتبار سے اس وقت ساڑھے تین ملین بے روزگار ہیں اور بے روزگاری میں اضافہ ان تین سالوں کے اندر 5% سے بڑھ کر پہلے سات ہوا اور اس سال کی جو figures ہیں وہ 8.2% ہے لیکن وہاں جو روزگار کی تعریف ہے وہ یہ ہے کہ اگر دس سال سے زیادہ کا کوئی بچہ پندرہ دن میں ایک گھنٹے بھی اگر کوئی wage labour کر لیتا ہے تو وہ employed ہے۔ اس سے زیادہ funny definition of employment کیا ہو سکتی ہے۔ دنیا کا جائزہ لے لیجیے ہر جگہ دو categories ہوتی ہیں employment کی۔ employment، full and under employment، ایک چیز ہوتی ہے اور under employment دوسری چیز ہوتی ہے۔ ہم نے دونوں کو جمع کر دیا ہے اور employed and under employed سب کو ایک ساتھ رکھ دیا ہے۔ یہ unrealistic figures ہیں۔

جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ paradigm shift شروع کیجیے۔ اسی طرح سے ہمارا اصل focus poverty reduction نہیں ہونا چاہیے بلکہ poverty elimination ہونا چاہیے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تقریر میں جو strategy ہمیں

دی ہے، اگر آپ اس strategy کا مطالعہ کریں۔ صفحہ 5 اور 6 کو دیکھیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ انہوں نے جن چیزوں کو identify کیا ہے، وہ وہی پرانے macro-stabilizations ہیں۔ ہمارے جو اہداف ہیں، ان میں نہ تو آپ کو poverty eradication کے بارے میں کچھ ملے گا۔ میں صفحہ 12, 13 کا حوالہ دے رہا ہوں۔ "Medium term Macro Frame work" میں آپ کو poverty eradication کا کوئی ذکر نہیں ملتا ہے۔ اس میں آپ کو employment کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس میں آپ کو education or health sector کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس میں آپ کو income distribution کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ تو دراصل یہ lip-service ہے کہ ہم دوسری طرف جا رہے ہیں۔ جناب والا! ہمیں paradigm shift کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔

اس طریقے سے social and economic development infrastructure ہے۔ اس میں تسلیم ہے، ریلوے ہے، سڑکیں ہیں، communications کا system ہے۔ یعنی یہ وہ تمام چیزیں جن پر 1960-70 میں invest کیا تھا اور آج تک اس کا فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن اس زمانے میں آپ نے اس کے لئے کچھ نہیں کیا۔ اسی طرح paradigm shift کے تحت ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ direct based economy سے self reliance economy کی طرف آئیں۔ آپ equity کو فروغ دیں لیکن جناب والا! مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس بات کا دعویٰ ہمارے وزیر خزانہ بار بار کر رہے ہیں کہ ہم نے IMF کو bye bye کہہ دیا ہے۔ propaganda and propagation کے لئے یہ ابھی بات ہے لیکن fact یہ ہے کہ اس وقت بھی آپ کا foreign debt ساڑھے پچیس ارب ڈالر ہے۔ پچھلے چھ سال میں آپ نے نئے قرضے 6 billions سے زیادہ لئے ہیں۔ آپ کے domestic قرضے پچھلے چار سال میں 22 فیصد بڑھے ہیں اور اس وقت آپ کا domestic قرض جو ہے وہ تقریباً 2 trillion روپے کے برابر پہنچ گیا ہے۔ یہ محض غلط بیانی ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی ہم نے IMF کو bye bye نہیں کہا بلکہ بھائی بھائی ہیں۔ پھر آپ یہ دیکھیں کہ ایک طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے IMF کو خیر باد کہہ دیا ہے لیکن دوسری طرف آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ IMF سے آپ کو قرضہ سستا ملتا تھا۔ وہاں جو خرابی ہے وہ IMF نہیں ہے بلکہ conditionalities ہیں۔ لیکن اب آپ مارکیٹ سے 6 اور 7 فیصد پر قرضہ لے رہے ہیں۔ ابھی آپ نے Euro Bonds launch کئے

ہیں جب کہ آپ کے پاس ساڑھے بارہ ارب روپے کے reserves موجود ہیں۔ کسی specific developmental project کے لئے آپ نے loan نہیں لیا 'market loan' لیا ہے اور اس rate پر لیا ہے جو market rate سے دو فیصدی زیادہ ہے۔ اب آپ وہ Float کر رہے ہیں تو وہ سات سے کم ہو کر ساڑھے پانچ یا چھ فیصدی پر آ رہا ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ محض غلط بیانی ہے کہ ہم نے قرضوں کی سیاست کو ختم کر دیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ self-reliance کی طرف آئیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ معاشیات کے اعتبار سے ایک قرضہ جائز صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب وہ قرضہ assets creation کے لئے لیا جائے جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ میں پیداواری صلاحیت بڑھے اور آپ قرضہ بمعہ سود ادا کرنے کے لائق ہو سکیں۔ ہمارے ہاں معاملہ یہ ہے کہ قرضہ محض عیاشی کے لئے لگے گئے ہیں۔ میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کہتا ہوں کہ جب مجھ پر Planning Commission کی ذمہ داری آئی تھی، وہاں میں نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ آپ Plan کس طرح بناتے ہیں تو bluntly مجھے بتایا گیا کہ ہمارے سامنے ایک ہی criterion ہے اور وہ یہ ہے کہ project پر ہمیں قرضہ مل جائے۔

ابھی دو ہفتہ پہلے Standing Committee on Finance کی meeting ہوئی۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے Finance Committee کے اجلاس میں یہ بات پوچھی کہ 1970 سے پہلے کی باتوں کو چھوڑتے ہوئے آپ نے پچھلے 34 سالوں کے اندر 55 billion dollars کے قرضے لئے۔ ان میں سے آپ 30/32 billions pay back کر چکے ہیں اور باقی قرضہ آپ کے اوپر ہے۔ ان 55 billions کے نئے قرضوں کے بارے میں بتائیے کہ کیا آپ نے کوئی assessment کی ہے کہ ان سے ملک میں assets creation کتنی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! پوری finance team نے کہا کہ ہم نے کوئی exercise نہیں کی یہ دراصل غلطی ہے کہ آپ debt base economy بڑھا رہے ہیں۔ آپ assets creation نہیں کر رہے ہیں۔ ضمناً یہ بات عرض کروں کہ اسلام کے نظام کی تو خوبی یہ ہے کہ اسلام نے قرض لینے کو منع نہیں کیا، اسلام نے سود کی بنیاد پر قرض لینے کو منع کیا ہے۔ آپ investment وہ لیجئے جو assets creation کے لئے آئے، جس کے ذریعے معیشت بڑھے اور روزگار پیدا ہو لیکن

آپ نے قرضے لئے ہیں asset creation کے بغیر اور independent economists نے اب تک جو مطالعہ کیا ہے ان کی رائے یہ ہے کہ پاکستان نے پاکستان وجود میں آنے کے بعد سے اب تک تقریباً 70 ' 72 ارب ڈالر کے قرضے لیے ہیں لیکن assets creation بمشکل 8 سے 10 بلین کا ہوا۔ باقی سارا کہاں گیا، میں یہ جواب آپ لوگوں پر چھوڑتا ہوں۔ paradigm shift کی ضرورت ہے کہ آپ debt base سے equity base پر آئیں ' self reliance پر آئیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی economic sovereignty بحال کر لی ہے۔ معاف کیجئے یہ ایک طفل تسی ہے۔ اگر آپ کا انحصار بیرونی قرضوں پر رہے گا جس طریقے سے ہے تو کبھی آپ آزادی حاصل نہیں کر سکتے، کبھی آپ self reliance حاصل نہیں کر سکتے۔

جناب والا! میں یہ بھی کہوں گا کہ تعلیم اور صحت، غربت کو ختم کرنا، یہ ہے اصل چیلنج، لیکن غربت بڑھی ہے کم نہیں ہوئی ہے۔ 1960ء میں ملک میں 43% افراد غریب تھے لیکن 1980ء میں یہ کم ہو کر 16 ' 17 فیصد پر آگئے تھے۔ 2000ء میں دوبارہ 32 فیصد بیروزگاری تھی۔ یہ سرکاری اعداد و شمار ہیں، دو independent economists کی رائے میں 38 سے 40 فیصد غربت رہی ہے۔ اب ایک دم یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ پچھلے تین سال میں 4.2% غربت کم ہو گئی ہے۔ کاش ایسا ہوتا! یہاں یہ بھی کہہ دوں کہ میرے پاس document موجود ہیں کہ 2 تاریخ کو Pakistan Observer اور Business Recorder میں وزیر خزانہ کا بیان موجود ہے کہ ہم نے نئے survey کرانے ہیں اور بیروزگاری میں کمی 2% ہے، اس کے دس دن کے بعد جو official figure آتی ہے تو اعلان ہوتا ہے کہ 2 فیصد نہیں 4.2% ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ ہم نے figures کو فرض نہیں کیا اور حقیقت یہ ہے کہ میں یہ دعویٰ نہیں کروں گا اس لئے کہ وہاں پر professionals بیٹھے ہوئے ہیں لیکن as professional میں یہ سوال اٹھاتا ہوں کہ survey کا قاعدہ یہ ہے کہ سال میں چار different four quarters میں survey ہوتے ہیں تاکہ average statement نکالی جائے۔ آپ کا جو sample ہے وہ 14000 کا ہے جو equally distributed ہے Urban اور Rural پر اور جو آپ نے سوالنامہ تیار کیا ہے وہ ایک executive سوالنامہ ہے۔ آپ نے یہ survey اس وقت کیا ہے، آپ نے سوالنامہ تبدیل کیا، نمبر دو sample آپ نے کم کیا، آپ اس کو پانچ ہزار پر لے آئے۔ نمبر تین سب سے زیادہ اہم

چیز ہے ایک quarter اور وہ quarter بھی وہ جس کے اندر wheat کی فصل کے بکنے سے سال بھر کی آمدنی ایک ہفتے یا چند دن کے لیے کاشتکار کے پاس آتی ہے، اسے آپ نے choose کیا۔ یہ ساری چیزیں professionally درست نہیں ہیں اور ان کی bases پر یہ کہنا کہ 4.2% کم ہو گیا ہے، یہ بات صحیح نہیں ہے۔ پھر ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ ملک میں زراعت، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ 45% روزگار فراہم کر رہا ہے یا GDP کا 26% دے رہا ہے وہاں پر آپ کا target 2% ہوا ہے یعنی آدھا، بیروزگاری میں اضافہ ہوا ہے اور سب سے اہم چیز یہ ہے کہ دنیا بھر کے Economist اس پر متفق ہیں کہ محض growth rate سے poverty کم نہیں ہوتی جب تک encouraged policy نہ ہو اور جب تک کہ distribution of wealth میں فرق نہ لایا جائے، ان میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ پھر آخر 4.2% کم کیسے ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں کم از کم اعداد و شمار کے بارے میں صحیح ہونا چاہیے اور public relationing کا کام دوسروں کے لیے چھوڑ دیں اس کے لیے ہم بحث کو استعمال نہ کریں۔

جناب والا! میں اس کے بعد یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ذرا تعلیم اور صحت پر آپ غور کیجئے۔ صحت کی صورت یہ ہے کہ پچھلے 15 سال سے صحت پر ہم GDP کا 0.7 فیصد plus-minus پر دیتے رہے ہیں، تعلیم میں صورتحال اس سے زیادہ خراب ہے کہ آج سے دس سال پہلے ہم اپنے GDP کا 2.1 and 2.2% تعلیم پر دے رہے تھے۔ آج یہ کم ہو کر 1.6% رہ گیا ہے۔ اگر منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے آپ کو یہ بتاؤں کہ بنگلہ دیش جو ہمارا ہی ایک حصہ تھا اس کے اس سال کا جو بجٹ آیا ہے اور یہ بھی ابھی برسوں ہی آیا ہے۔ اس کا آپ مطالعہ کریں تو آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ ہمارا صحت کے لئے پورا 6 billion allocation ہے اور انہوں نے صحت کے لئے 37.32 billion لکھ رکھا ہے۔ مکہ اور روپے تقریباً برابر برابر ہے، تھوڑا سا فرق ہے۔ تعلیم پر ہمارا کل 12 billion allocation ہے۔ بنگلہ دیش نے 76.8 billion تعلیم پر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ Rural Development کی ایک حق ہے جس کے لئے 37.3 billion رکھا گیا ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ بنگلہ دیش اپنا پورا Revenue Budget اپنی ملکی آمدنی سے پورا کر رہا ہے اور اپنے پورے development budget کا 55.5% domestic sources ہیں۔ ہم کہاں پہنچے ہیں اور وہ کہاں پہنچے ہیں؟ ہم اس کے بعد بغلیں بجا رہے ہیں۔ جس طرح انڈیا نے shining

India کی بات کی تھی۔ ہم بھی اسی طرح آج shining Pakistan کی بات کر رہے ہیں۔ حالانکہ shining نہیں بلکہ declining اور reversed situation ہے۔

جناب والا! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ defence ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ ہم نے ہمیشہ اپنا پیٹ کاٹ کر اور ہتھ باندھ کر defence کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ یہ قوم ہمیشہ حقیقی دفاعی ضروریات کو ہر قیمت پر پورا کرے گی لیکن حقیقی دفاعی صلاحیت اصل چیز ہے۔ جس طرح بدتمی سے ہمارے یہاں فوج کو اور فوجی بجٹ کو پارلیمنٹ کے احتساب سے بالا رکھا گیا ہے۔ یہ کسی حیثیت میں قابل قبول نہیں ہے۔ ضمناً میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں بجٹ سازی آج بھی برطانوی دور کے Act of 1935 کے طے کردہ اصولوں کے مطابق ہو رہی ہے۔ جس میں charged اور non charged expenses کی دو categories ہیں۔ آپ کا Article 81 بدقسمتی سے اسی کا چربہ ہے اور سارے charged expenses جن میں presidency, members of institutions اور سارے government کے قرضے آتے ہیں۔ ان سب پر پارلیمنٹ کوئی کنٹ نہیں لگا سکتی ہے، کوئی ووٹ نہیں دے سکتی ہے۔ cut تو یہاں لگتا بھی نہیں ہے۔ ووٹ تک نہیں دے سکتے۔ صرف سن سکتی ہے۔ Public Account کی figure، کوئی ووٹ نہیں دے سکتی ہے۔ پھر by tradition non charged expenses اور defence budget جو ہے۔ اس پر آج تک پاکستان کی تاریخ میں کبھی احتساب نہیں ہوا ہے۔ آپ نے جو 160 billion بڑھا کر اس کو عملاً 180 billion کر دیا۔ کیوں؟ ہندوستان سے تو آپ دوستی کر رہے تھے۔ بش صاحب کی چاکری میں آپ نے نئے نئے محاذ کھولے اور اس کے نتیجے کے طور پر disharmony پیدا ہو گئی ہے۔ اب آپ اسے بڑھا کر 212 billion کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قطعاً قابل قبول نہیں ہے۔ جہاں پوری قوم suffer کر رہی ہے۔ وہاں ضروری ہے کہ فوج کے نظام کو بھی discipline کیا جائے۔ accountable بنایا جائے۔ rationalize کیا جائے۔ اس کی حقیقی دفاعی صلاحیت کا استحکام ضروری ہے لیکن عیاشیاں ختم ہونی چاہئیں۔ آپ ۵ لاکھ batman نکال کر اور ان کو دوسری طرف ڈال رہے ہیں۔ یہ batman کچھر ہی ایک استعماری چیز ہے۔ اسے ختم کیجئے۔ فوج کو ایک قومی فوج بنائیے۔ اس کو extramilitary purpose استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ سیاست میں بھی اور

Administration میں بھی فوج نے ایک economic empire بنالی ہے۔ یہ تمام چیزیں قابل گرفت ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ فوجی بجٹ جو ہے اس پر احتساب کا معاملہ شروع ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین! یہاں میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ملک میں law and order کی جو situation ہے وہ ہولناک ہے۔ میرے پاس اعداد و شمار موجود ہیں لیکن وقت نہیں ہے کہ میں آپ کو دوں۔ صوبہ سرحد کو چھوڑ کر کوئی صوبہ حتیٰ کہ اسلام آباد میں 20 سے 40% known, registered crime میں اضافہ ہوا ہے۔ law and order کا بجٹ آپ بڑھائے چلے جا رہے ہیں۔ آپ کی بجٹ کی position یہ ہے۔ اگر آپ اس بجٹ کی statement لیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ administration کے جو revenue expenses آپ کے ہیں، وہ بڑھے ہیں، current expenditure after 64645 billion جمع کر کے 714 ہوا ہے اور اس administration میں یہ اضافہ ہوا ہے، معاشی services میں کمی ہوئی ہے۔ defence میں اضافہ ہوا ہے، law and order میں اضافہ ہوا ہے اور انہی کی حالت سب سے زیادہ خراب ہے، آپ کا یہ معاملہ صحیح نہیں ہے۔ جناب والا! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر خزانہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے اس بجٹ میں کوئی نیا tax نہیں لگایا، مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ کئی پہلوؤں سے انہوں نے کچھ relief دیا ہے، investment کے لئے بھی اور عام شہری کے لئے بھی۔ جیسے میں نے کہا کہ وہ ناکافی ہے، وہ آٹے میں نمک بھی نہیں ہے لیکن ان کا یہ دعویٰ کہ کوئی tax نہیں لگایا ہے، یہ بات صحیح نہیں ہے۔ مثلاً انہوں نے Capital Value tax لگایا ہے، 0.1% turn over پر جس سے 5 سے 6 billion generate ہوں گے، یہ نیا tax ہے۔ آپ نے cotton seed پر sales tax withdraw کیا ہے، crude vegetable oil پر اس سے 2 سے 3 billion کا آپ کو اضافہ ملے گا۔ یہ بڑا ہی خطرناک ہے۔ اس لئے فی الحقیقت ہمارے ملک میں cotton seed اور vegetable oil پر یہ exception جاری رہنی چاہیے تھی۔ سب سے زیادہ withdrawal ایک نیا tax ہے۔ آپ نے IT کی products پر 5% customs duty عائد کی ہے، یہ نیا tax ہے۔ آپ نے shipping agents پر، advertisement پر، cable پر 15% duty لگائی ہے، میں اس کے حق میں ہوں لیکن یہ نیا tax ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ میں

نے کوئی tax نہیں لگایا لیکن T.V. کے سلسلے میں محض اتنی سی بات کہ ہر electricity bill میں اضافہ ہو گا جو لازماً دینا پڑے گا اگرچہ آپ کچھ declaration دیں، اس سے 2 سے 3 billion آمدنی ہو گی جو نیا tax ہے۔ آپ نے cigarette پر بھی duty بڑھائی ہے، اچھا کیا ہے، اس سے بھی زیادہ بڑھاتے تو اچھا تھا لیکن بعد میں پھر یہ نہ کہیں کہ کوئی tax نہیں ہے، tax لگایا گیا ہے۔ میں نے roughly calculate کیا ہے، آپ نے تقریباً 12 سے 13 billion کے نئے taxes لگائے ہیں اور نیا tax لگانا کوئی جرم نہیں ہے بشرطیکہ وہ ضروری ہوں، اور ملک کی ترقیاتی ضرورتوں کو پورا کریں، ٹھیک ہے کہ حکومت اپنی ضرورت پوری نہیں کر رہی، ٹیکسوں کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد میں آپ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں WTO کی ایک بہت بڑی development ہو رہی ہے۔ دس سال سے ہو رہی ہے اور یکم جنوری سے آپ مجبور ہوں گے کہ بہت سے معاملات میں اپنی مندیوں کو بیرونی سرمائے، multinational corporations کے لئے کھول دیں۔ مجھے بڑے دکھ سے یہ بات کہنی پڑتی ہے، خواہ ہماری 99 سے پہلے کی حکومتیں ہوں یا موجودہ حکومت ہو، اتنی اہم تبدیلی ہو رہی تھی لیکن اس کے لئے ملک کو تیار کرنا، معیشت کو تیار کرنا، tax کے نظام میں، economic policies میں، industry policy میں ایسی تبدیلیاں لانا جس کے نتیجے کے طور پر ہماری صنعت comparative بن سکے اور اس challenge کا مقابلہ کر سکے۔ نیز یہ بات کہ negotiation کے دروازے کھولیں اور ان میں ہم اپنا کردار ادا کریں۔ Amro Bank کی جو report ابھی آئی ہے، اس میں انہوں نے یہ تکلیف دہ بات لکھی ہے کہ دو سال پہلے Commerce Ministry نے WTO کے لئے ایک strategy بنانے کے لئے ایک task force بنائی تھی، ان دو سالوں میں اس task force کی ایک یا زیادہ سے زیادہ دو نشستیں ہوئی ہیں۔ میں کہوں گا کہ اس کے برعکس سینیٹ کی WTO پر جو committee ہے، اس کے 12-14 session ہو چکے ہیں اور انہوں نے دن رات کام کیا ہے لیکن آپ کی Commerce Ministry جس کی اس تیاری کے لئے سب سے بڑی ذمہ داری ہے، ان کا رویہ یہ ہے، یہ آپ کی پوری حکومت کا معاملہ ہے۔ دراصل بلا تیاری ہم ملک کو ایسے خطرات سے دوچار کر رہے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ اس بحث میں WTO کے جو consequences ہیں،

ان کو سامنے رکھا جائے گا، by and large میری نگاہ میں ان کو نظر انداز کیا گیا۔

جناب والا! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ Islamic Economy ہو ہمارے ایمان کا تقاضا بھی ہے اور ہمارے دستور کا تقاضا بھی ہے۔ صرف اغراض و مقاصد ہی نہیں بلکہ Directive Principle State Policy اٹھا کر دیکھ لیجیے، وہ سب کے سب اس کو حکومت کی ایک ذمہ داری قرار دیتے ہیں اور میں تو یہ کہوں گا کہ یہ ہمارے ملک کی ضرورت ہے۔ Islamic Economy کیا ہے؟ Islamic Economy اس بات کا نام ہے کہ محض چند سرمایہ داروں یا محض ریاست کے bureaucrats کا پیٹ نہ بھرا جائے بلکہ ملک کا ہر شری عزت کی زندگی گزارے۔ قرآن نے اس کو حیات طیبہ کہا ہے۔ جس میں آپ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں اور آپ عزت سے زندگی گزار سکیں۔ آپ کو مواقع حاصل ہوں۔ اسلامی معیشت کیا ہے، حلال اور حرام کا فرق۔ حرام وہ ہے جو آپ کو exploitation کی طرف، غلط چیزوں کی طرف----- (اس موقع پر اذان ظہر سنائی دی)

سینیئر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ اسلامی معیشت در اصل انصاف اور welfare کا نام ہے۔ انسان کو انسان کی حیثیت سے یہ کام تفویض کیا گیا ہے۔ بلاشبہ سود کا غاتمہ اور زکوٰۃ کا نفاذ اس کے بنیادی ستون ہیں لیکن اسلام کا معاشی نظام اس سے کہیں زیادہ وسعت رکھتا ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے قائم کریں۔ ہمارا حال کیا ہے؟ میں اس بات کو تو welcome کرتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ State Bank of Pakistan نے Islamic Banking کے لئے credential rules مرتب کیے ہیں اور encourage کیا ہے کہ Banks ان خطوط پر کام کریں۔ یہ ایک اچھا قدم ہے۔ لیکن جو چیز سب سے زیادہ ضروری تھی کہ tax reform میں ایسی تبدیلی ہو کہ یہ double اور triple account کا سسٹم ختم ہو۔ tax culture ایسا پیدا ہو کہ جس میں openness اور transparency ہو۔ اس وقت آپ کا عالم یہ ہے کہ tax کے نظام پر سب سے زیادہ بے اعتمادی ہے۔ Transparency International کی جو رپورٹ ہے اس میں پاکستان کے tax system کے بارے میں کہا گیا ہے کہ 98% افراد کو corrupt قرار دیا گیا ہے۔ اس کا ایک ثبوت آپ یہ بھی لے لیں کہ ایک

ملین آپ کے ہاں tax payers ہوتے ہیں لیکن جو اعداد و شمار آج ہی شائع ہوئے ہیں ان میں تیس ہزار سے زیادہ ایک سال میں اس کے خلاف appeals دائر کی گئیں۔ جہاں تک اور ممالک کا تعلق ہے برطانیہ میں tax payers کی تعداد تیس ملین ہے لیکن آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ پورے سال میں average appeals 25.30 سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ ابھی ایک فیصد دیا گیا ہے کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ Tax Judicial Service بنائیے جو independent ہو۔ اس پر لوگوں کا اعتماد ہو تب یہ گاڑی آگے چلے گی۔ جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے تو equity sharing کا کیسے کاروبار بڑھے گا۔ پھر یہ دیکھیے کہ آپ نے اجازت تو دے دی ہے اس کی لیکن سود پر لینے والا ہر قرضہ اس پر جب آپ سود ادا کرتے ہیں تو وہ ایک part of expense ہے، 'cost of production' ہے، لیکن profit کسی شکل میں بھی ہو اس پر tax آجاتا ہے تو گویا کہ آپ encourage کر رہے ہیں سود کو اور discourage کر رہے ہیں profit base کو۔ Level playing موجود نہیں ہے۔ جب تک آپ یہ level playing نہیں کریں گے تو کیسے آگے بڑھیں گے۔ زکوٰۃ کی بات آپ کرتے ہیں لیکن قوم کے اعتماد کا حال یہ ہے کہ جو compulsory آپ کاٹتے ہیں وہ تو وہ آپ کو دیتے ہیں لیکن voluntary آپ کو کچھ نہیں دیتے۔ جبکہ آغا خان ٹرسٹ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ voluntary زکوٰۃ اور صدقات اس ملک میں آج 70 billion روپے سالانہ دیے جا رہے ہیں اور یہ وہ network ہے جس کی وجہ سے لوگ poverty سے نکل رہے ہیں جبکہ آپ کا پورا صحت کا خرچہ 7 ملین ہے، تعلیم کا خرچہ 12 ملین ہے تو میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ لوگ تو زکوٰۃ دیتے ہیں لیکن آپ کا عالم یہ ہے کہ آپ کے زکوٰۃ fund میں اس وقت 20 ارب روپے unused پڑے ہوئے ہیں۔ آپ تین یا چار ملین issue کرتے ہیں اور یہ اس پر پیٹھے ہوئے ہیں اور شاید اس پر سود بھی لے رہے ہوں۔ یہ طریقہ اسلام کو لانے کا نہیں ہے۔ اسلام کو لانے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کھلے دل کے ساتھ اسلام کے پورے programme کو لے کر چلیں اور اس سے فی الحقیقت انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ملک میں grass roots پر تبدیلی آئے گی، اعتماد پیدا ہوگا، خیر کو فروغ ملے گا، ethical approach develop ہوگی اور ایک دوسرے کی مدد ہوگی۔

مجھے جناب والا! اندازہ ہے کہ میں نے کافی وقت لے لیا ہے، ایک بات پر میں اس کو

ختم کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک تجاویز کا تعلق ہے وہ میرے سامنے تھیں میں وہ بہر حال پیش کر رہا ہوں اور انشاء اللہ وہ اگلے سیشن میں آپ کے سامنے آجائیں گی لیکن جو بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جناب چیئرمین! یہ ایک سانحہ ہے، ایک tragedy ہے کہ ہمارے ملک میں بجٹ محض bureaucrats اور کچھ آپ کہہ لیں کہ معاشیات سے تعلق رکھنے والے وزراء، کینیٹ بھی نہیں، پارلیمنٹ تو کیا، ان کی جاگیر بن گیا ہے۔ شوکت عزیز ایک اچھے انسان ہیں، میں ان کو ایک مدت سے جانتا ہوں۔ مسئلہ افراد کا نہیں، مسئلہ نظام کا ہے اور نظام کا عالم یہ ہے کہ بجٹ سازی ہم سازشی انداز میں کرتے ہیں جبکہ دنیا میں بجٹ سازی open ہوا کرتی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ دنیا میں عالم یہ ہے کہ کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں بجٹ سازی اتنے کم وقت میں ہوتی ہو۔ مثال کے طور پر آسٹریا میں قانونی طور پر 10 week، بیلجیئم میں 3 مہینے، برازیل میں 3 مہینے، کینیڈا میں 4 مہینے، ڈینمارک میں 4 مہینے، فن لینڈ میں 2 مہینے، فرانس میں 2.5 مہینے، اٹلی میں 6 مہینے، جاپان میں 3 مہینے، کویت میں 2 مہینے، نیوزی لینڈ میں 3.5 مہینے، ناروے میں 2.5 مہینے لیکن پاکستان میں 2 ہفتے اور وہ بھی اس طرح کہ economic survey تک ایک دن پہلے آتا ہے گویا وہ بھی کوئی secret ہے۔ کیا ہم یہ نہیں کر سکتے، تین مہینے پہلے کی figures آپ لیتے ہیں، کم از کم پندرہ دن پہلے economic survey لائیے۔ مئی کے آخری ہفتے میں آپ بجٹ لے آئیے، پورا ایک مہینہ لیجیٹے بات کرنے کے لیے اور پھر کوئی conversion آپ نہیں لا سکتے ہیں۔ دنیا میں قاعدہ یہ ہے کہ بجٹ پیش ہونے سے پہلے Parliament کو involve کیا جاتا ہے budget making میں اور اس کے لیے انگلستان میں طریقہ ہے Wage and Means Committee اور ہندوستان اور دس بارہ دوسرے ممالک میں طریقہ ہے Committee on Estimates، یہ بڑا اچھا idea ہے جس پر میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ Committee on Estimates کے معنی یہ ہیں کہ دونوں ایوانوں کی منتخب کمیٹی بنائی جائے اور اس میں اصول یہ ہوتا ہے کہ proportional representation کی بنیاد پر تاکہ پوری پارلیمنٹ reflect ہو سکے۔ بجٹ 2/3rd National Assembly سے بھی بنتا ہے اور سینیٹ سے بھی، جہاں پر bicameral system ہو اور یہ Estimates Committee یہ کام شروع کر دیتی ہے budget making کے تین مہینے پہلے اور یہ hearings بھی کرتی ہے

لوگوں سے۔ عوام سے بھی ideas لیتی ہے، Institutions سے بھی ideas لیتی ہے اور اس طرح گویا کہ اس کا ایک direct input ہوتا ہے budget making میں لیکن ہمارے ہاں جلدی میں سارا کام کیا جاتا ہے، یہ ختم ہونا چاہیے۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ rules میں تبدیلی کر کے Committee on Estimates بنائی جائے۔ یہ لازمی کیا جائے کہ کم از کم 5 ہفتے بجٹ پر discussion ہو، کھل کر بات ہو اور بجٹ ہر چیز پر حاوی ہو، Defence بھی اور میں تو کہتا ہوں کہ charge expenses بھی ختم ہونے چاہئیں۔ اس لیے کہ charge expenses کی آڑ میں آپ کو بنانا چاہتا ہوں کہ جہاں ہم غریب اور غربت کی باتیں کرتے ہیں، لیکن یہ جو بجٹ ہمارے سامنے آیا ہے اس میں صورتحال یہ ہے کہ Presidency کے مصارف سنہ 2002ء میں 97 million تھے جو آج بڑھ کر 212 million ہو گئے ہیں، اڑھائی گنا اضافہ ہے۔ یہی معاملہ Prime Minister House کا ہے۔ دونوں کو اگر آپ ملا لیں تو وزارت عظمیٰ اور صدارت کے جو صرف Housing کے اخراجات ہیں جو اس غریب قوم کو ادا کرنے پڑتے ہیں وہ تقریباً پچاس کروڑ کے قریب ہیں جبکہ ایک عام شہری کی جو آمدنی آپ بتا رہے ہیں، جس پر آپ کہہ رہے ہیں غربت کم ہو گئی ہے وہ ہے 824 روپے۔ یہ انصاف ہے، یہ اسلام ہے، یہ ترقی کا راستہ ہے!

ایک ہی چیز جو ممکن ہے وہ ہے کہ ہم اللہ اور خلق دونوں کے سامنے جواب دہ ہوں۔ پارلیمنٹ اپنا کردار ادا کرے اور بجٹ محض امیروں کے لئے نہیں بلکہ قوم کے لئے بنے اور اسے شفٹ کیا جائے محض macro-stabilization سے حقیقی مسائل کی طرف اور وہ مسائل ہیں غربت کو ختم کرنا، روزگار کے مواقع فراہم کرنا، عام آدمی کے لئے زندگی کی سولتیں فراہم کرنا، تعلیم، صحت، مکان، ٹرانسپورٹ جیسی سولتیں لوگوں کو دینا اور اس کے لئے ہمیں Agriculture, Small industry کو اہمیت دینی ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ بلاشبہ large scale industry کو بھی اہم کہجئے، basic industry کو بھی اہم سمجھئے اور سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ملک میں self-reliance پیدا کریں، self-reliance ہی کے ذریعے آپ کو economic sovereignty میسر آئے گی ورنہ محض bye, bye کہنے سے حاصل نہیں ہو گی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Let us adjourn for Zohar prayer now and we will

re-convene at 6.00 p.m. and now we adjourn for Zohar prayer.

[The House was then adjourned to meet again at 6.00 p.m.]

(وقت کے بعد اجلاس دوبارہ جناب چیئرمین محمد میاں سومرو کی زیر صدارت منعقد ہوا۔)

جناب چیئرمین : اسلام علیکم - مسٹر محمد اعظم خان سواتی -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : وزراء آتے ہی ہوں گے قومی اسمبلی میں مصروف ہوں گے۔

Leader of the House آگئے ہیں۔ چلیں جی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی : اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم -

جناب چیئرمین ! ۱۲ جون کو قومی اسمبلی میں جناب وزیر خزانہ شوکت عزیز صاحب نے بجٹ پر اردو میں تقریر کی۔ تو میں نے اس وقت یہ فیصلہ کیا کہ میں ان کی تقلید کروں گا۔ آج پچیس سال بیرون ملک رہنے کے بعد یہ پہلی بار میں اپنی زبان میں تقریر کر رہا ہوں۔ گو کہ وزیر موصوف نے قافیہ 'ردیف' مذکر، مونث، واحد، جمع کی قید سے اپنے آپ کو آزاد رکھا۔ اور میں کوشش کروں گا کہ تلفظ بھی صحیح ہو اور معنی بھی۔ بہر حال میں ان کی اس ہمت پر داد پیش کرتا ہوں کہ Finishing line تک بڑی خود اعتمادی سے وہ ڈٹے رہے۔ آئیے میں بھی ابتداء کرتا ہوں۔

تین ہفتے پہلے امریکہ کے ایک شہر ڈیلز کے اندر Pakistani Americans کی ایک تقریب میں 'میں مدعو تھا۔ تقریب اپنے عروج پر تھی جس سے میری مراد یہ ہے کہ مہمان خصوصی تقریر فرما رہے تھے۔ اچانک سٹیج پر رکھا ہوا ایک بڑا خوبصورت پاکستانی جھنڈا سرک کر زمین پر گر پڑا۔ پیشتر اس سے کہ کوئی ہال میں سے حرکت کرتا، میں نے دیکھا کہ ایک پاکستانی بچہ جس کی عمر تقریباً آٹھ سال تھی ہال کے کونے سے بلاخوف دوڑتا ہوا آیا۔ سب سے پہلے اس نے پاکستانی جھنڈے کو اٹھایا، اپنے کپڑوں سے صاف کیا۔ اپنے ننھے منہ سے اس نے اس کو بوسہ دیا، جا کر خود اعتمادی کے ساتھ سٹیج کے اوپر وہ جھنڈا دوبارہ سجایا۔ میں نے آگے بڑھ کر اس بچے کو اٹھایا، پیار دیا، نثار آنکھوں اور تھر تھراتی زبان سے پوچھا کہ بیٹا آپ نے یہ کہاں سے سیکھا ہے؟ I saw my mom once doing that" quote جناب چیئرمین ! اس بچے نے میرے لئے

ایک تاریخ رقم کی کہ ایک طرف ایک بچہ اپنی ماں کے فعل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بھرے ہوئے ہال میں بے خوف و خطر اتنی بڑی تاریخ ثبت کرتا ہے۔ دوسری طرف میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم لاکھوں بدنصیب پاکستانی اس ملک میں رہنے والے اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل کے لئے اپنے عہدوں اور مرتبوں کے بچاؤ کے لئے پاکستان کے چپے چپے پر دہشت پیدا کئے ہوئے ہیں۔ تعصب ہماری بنیاد بن چکا ہے، 'لائفونیت'، 'کرپشن' اور 'لسانیت' ہر طرف پھیلی ہوئی ہے ایسے میں آج میری امید یہ آٹھ سالہ بچہ، ایوان اور آپ ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ نے آج یہ فیصلہ کرنا ہے کہ یہ قیمتی مالیاتی دستاویز جو یہاں ہمارے سامنے پیش کی گئی کیا اس قیمتی دستاویز میں، میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ پاکستان کے پندرہ کروڑ عوام کے ایک سال کے دکھوں کا مالیاتی علاج ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین! میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ اس ملک کے چار صوبے جو وفاق کے صوبے ہیں کیا ان کی مالی ضروریات کی ضمانت اس قیمتی مالی دستاویز میں دی گئی ہے یا نہیں؟ اور یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وفاق کے چاروں صوبے ان کو جو آئین کے تحت تحفظات دی گئی ہیں کیا یہ دستاویز اس کی دلالت کرتی ہے یا نہیں؟ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ مجھے یہ تینوں سوال خود اپنے طور پر نفی میں ملے۔ اس لئے کہ صوبہ سرحد میں NFC Award کے لئے ہم نے اس ایوان پر مشتمل تمام سیاسی پارٹیوں سے کمیٹی بنائی، پانچ چھ مہینے محنت کی، سیمینار کرائے، صوبہ سرحد کی حکومت سے پورے اعداد و شمار لئے اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہم نے وہ سفارشات اور وہ رپورٹ وفاق کو بھیجیں، صدمہ صفر نکلا۔

جناب چیئرمین! آئین کے (2) Article 161 اور اے۔ جی۔ این۔ قاضی کی رپورٹ اور اس پر Council of Common Interests کی سفارشات تاکہ ہائیڈل کا خالص منافع صوبہ سرحد کو انصاف کے تقاضوں سے کٹنا دیا جائے۔ ہم نے وفاق میں آکر ہر دروازے پر دستک دی۔ آج تک نتیجہ ہماری دسترس سے باہر ہے۔

جناب چیئرمین! علم یہاں پر ختم نہیں ہوا۔ بلکہ صوبوں کے درمیان وسائل کی تقسیم میں جو بنیادی عنصر تھے جو وفاق کی روح ہیں جو صوبائی یکجہستی کی پکار ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ شرح ناخواندگی، پسماندگی، رقبہ، اس کو ایک بار پھر یکسر نظر انداز کر کے صرف آبادی کی بنیاد پر اس کی

تقسیم ہوگی جو وفاق کی روح کے خلاف ہے۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ اگر ہم نے وفاق کو مضبوط کرنا ہے تو ہمیں صوبوں کو مضبوط کرنا پڑے گا۔ صوبوں کو ہی نہیں بلکہ صوبے کے اس علاقے کو جو پسماندہ ہے۔ بین الاقوامی اصولوں کے مطابق 'affirmative action' کے مطابق ہمیں اس علاقے کو مضبوط کرنا پڑے گا تاکہ اس علاقے کے غریب اور پسماندہ لوگ ترقی کی اس دوڑ میں پاکستان کے دوسرے علاقوں کے ساتھ ساتھ شانہ بشانہ شامل ہوں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کراچی میں کسی پاکستانی کے دل میں کانٹا چبھے گا تو پشاور کا پاکستانی اس کانٹے کی جھین اپنے دل میں محسوس کرے گا اس سے وفاق کی روح اجاگر ہوگی۔ میرا یہ پیارا ملک پاکستان اور اس کے سارے حصے برابر ترقی کرتے رہیں گے۔

اب آئیے میں اس مالیاتی دستاویز کے تحت کچھ نکات پر بحث کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے پی ایم سیکرٹریٹ پر جو اخراجات کا اضافہ مختص کیا گیا ہے۔ پھر اس پر ایک صوابدیدی اختیار جو پی ایم کو دیا جا رہا ہے۔ مجھے اعتراض اس لئے ہے کہ جناب چیئرمین! جب ہم سادگی کی بات کرتے ہیں، جب ہم ایمان کی بات کرتے ہیں، عمل بھی وہی ہونا چاہیے۔ اگر نہیں تو پھر زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل کہ ہمارے قول و فعل کے اندر تضاد ہے جسے ہمیں دور کرنا پڑے گا۔ دوسرا نیب پر 467 ملین کی خطیر رقم میری سمجھ سے باہر ہے اس لئے کہ میں نیب زادہ بھی نہیں اور نیب زدہ بھی نہیں۔ مجھے اس کی formulation کا کچھ اندازہ نہیں لیکن کم از کم میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اگر اتنی بڑی رقم دینی ہے تو پھر اس ادارے کو ملک کے روایتی چوروں سے آزاد کرانا پڑے گا اس کو خود مختار حیثیت دینی پڑے گی۔ جناب چیئرمین! میں نے پہلے

بھی اس ایوان میں کہا تھا کہ the roots of corruption are on the top of tree not in the bottom. اگر کرپشن کو ختم کرنا ہے تو اس کی شاخ تراشی اوپر سے کرنی پڑے گی۔ رحمان بابا نے جو پشتو کے بڑے مشہور شاعر اور مفکر تھے بڑے عجیب انداز سے میں اس کا ترجمہ میں کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا تھا۔ "جس قوم کا حکمران طبقہ اپنی قوم کے انڈوں پر نظر رکھے اور غیر قانونی طور پر انڈے کھانا چاہے تو اس قوم کے اہلکار اس قوم کی مرغیوں کو پروں سمیت کھائیں گے" اس عمل کو ہم نے روکنا ہے۔ اس ادارے کو اس قدر مستحکم کرنا ہے کہ کرپشن اور بدعنوانی کی یخ کئی ہو سکے۔ مالیاتی ذمہ داری کا قانون بڑی اچھی بات ہے۔ میں حکومت کو اس امر

پر داد دیتا ہوں۔ لیکن اس کی سرپرستی کون کرے گا۔ بات وہی ہے کہ اگر آپ شہادت کی بناء پر ادارہ بنا رہے ہیں اور آپ پھر اسے ایک خود مختار ادارے کی حیثیت دے کر چلا نہیں رہے تو یہ ہماری قسمتی ہوگی۔ فی کس آمدنی کے بارے میں پہلے ہی بڑی تفصیل کے ساتھ جناب اسحاق ڈار نے بتایا ہے۔ میں خود بھی حیران ہوں کہ شرح آبادی بڑھ رہی ہے۔ ایک سال کے اندر شرح آبادی بھی بڑھ گئی اور اس کے باوجود 582 ڈالر سالانہ سے اب 652 ڈالر فی کس آمدن بتائی جا رہی ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو واقعی یہ حکومت ایک بڑا زبردست معجزہ رونما کر رہی ہے۔

جناب والا! بحیثیت ایک وکیل، میں خدا کے فضل سے دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ جب تک ایک زبردست قسم کی عدلیہ اور عدل کا نظام اس ملک کے اندر پیدا نہیں ہو جاتا، اس وقت تک اس ملک کی عدلیہ پر ایک پیسہ بھی خرچ کرنا بے سود ہے۔ آج ہمارے مظلوم، غریب اور بے کس لوگ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر رہے ہیں لیکن انصاف نام کی کوئی چیز کسی عدالت میں انہیں میسر نہیں ہے۔ آئیے! میں اس بات کی بھی وضاحت کر دوں کہ اس ادارے کو تباہ کرنے میں صرف اس موجودہ حکومت کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے تقریباً ساری حکومتوں نے اس ادارے کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کاش! آج ہماری یہ حکومت 56 سال کے بعد اس ادارے میں روح پیدا کر دے اور یہاں سے واقعی لوگوں کو انصاف میسر ہو، پھر جس قدر رقم خرچ کی جائے، میں سمجھتا ہوں کہ جائز ہوگی۔

جناب چیئرمین! امیر اور غریب کے فرق کو کم کرنے کے لئے direct tax انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے لیکن اسے بھی اتنا شفاف ہونا چاہیے، اتنا صاف ہونا چاہیے کہ واقعی tax payer اس بات پر فخر کرے کہ وہ اس ملک کا tax payer ہے۔ ہماری قسمتی یہ ہے کہ یہاں بے چارہ مظلوم تنخواہ دار طبقہ ہی ٹیکس ادا کر رہا ہے۔ یہاں کے سرمایہ دار، کارخانہ دار اور زمیندار کی profit and loss, check and balance sheets کو دیکھا جائے تو یقین کریں کہ حیرت ہوتی ہے کہ سال کے آخر میں وہ بے چارے minus income ہی ہمیشہ بتاتے ہیں۔ صرف یہاں کا تنخواہ دار طبقہ ہی اس ٹیکس کی چکی میں پس رہا ہے۔ اگر اعداد و شمار صحیح ہیں اور مجھے شک بھی نہیں کرنا چاہیے تو پھر میں حکومت کو قومی پیداوار میں 6.4% اضافہ پر مبارک باد پیش کرتا ہوں تاہم اس کے ساتھ یہ بھی بنانا چاہتا ہوں کہ اس آمدن کا اکثر حصہ سود کی مد میں

قرضوں کی مد میں اور دفاعی پروگراموں کے لئے خرچ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے social sector ابھی تک اس ملک کے اندر سسکیں لے رہا ہے۔

سرکاری ملازمین کو پندرہ فی صد ہنگامی الاؤنس دینا بڑا اچھا قدم ہے لیکن میں دوبارہ یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ملک میں ہنگامی 400 فیصد ہوئی ہے، اس ہنگامی میں یہ بے چارے سرکاری ملازمین 15 فیصد اضافے سے کہاں تک چلیں گے۔ تاہم یہ ایک خوش آئند قدم ہے۔

جناب چیئرمین! میں عہد کرتا ہوں کہ اس ملک کے اندر امن کی بقاء کو امن کی فضا کو دوام بخشنے کے لیے جتنی بڑی قربانی دینی پڑے، کم ہے۔ اسی ایوان کے اندر مشاہدین صاحب نے کہا تھا کہ اگر اس خطے میں ہم نے امن پیدا کرنا ہے تو پھر tit for tat کی پالیسی کو ختم کرنا پڑے گا اور اس خطے میں جتنے بھی ممالک ہیں ان کے ساتھ ہم کو برادرانہ تعلقات استوار کرنا پڑیں گے۔ یہی وہ صورت ہوگی جس سے ہم ایک طرف اپنے سماجی، معاشرتی اور سوشل سیکٹر کو مضبوط کریں گے تو دوسری طرف اس غریب ملک پر بہت بڑا بوجھ ۱۹۴ ارب روپیہ جو دفاع پر خرچ کیا جا رہا ہے، وہ کم ہوگا۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہمارے ملک کی سالمیت اور بقاء محفوظ ہو اور وہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس خطے کے ارد گرد تمام ممالک کے ساتھ ہمارے برادرانہ تعلقات ہوں۔ میں وزیر خزانہ کو اس بات پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بقول ان کے IMF سے جلد ہی جان چھوٹ جائے گی۔

جناب چیئرمین! حدارا صوبہ سرحد کا بھی کچھ کہیے۔ IMF سے تو آپ کی جان چھوٹ جائے گی لیکن سرحد کی حکومت اس وقت وفاق کے IMF کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہے۔ ایک ظالمانہ شرح سود وفاق نے سرحد کی حکومت پر لگایا ہوا ہے اور ہم بار بار یہ گزارش کر رہے ہیں کہ جناب! ہمیں موقع دیجئے ہم اپنے وسائل پیدا کریں گے، دوسرے ذرائع سے قرضہ لیں گے اور آپ کو وہ ظالمانہ شرح سود والا قرضہ واپس کرنے کو تیار ہیں۔ ہماری جان بھی وفاق کے اس IMF سے بھڑائیے اگر نہیں تو پھر

ہرچہ پسندی بہ دیگر پسند

ہر وہ چیز جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے دوسرے کے لیے بھی پسند نہ کریں۔ جناب وزیر خزانہ صاحب ایک طرف اس انٹرنیشنل ادارے سے نالائ ہیں تو دوسری طرف ہم پر رحم کیجئے اور سرحد

حکومت کو یہ اجازت دیجئے کہ وہ وفاق کا سارا قرضہ خوش اسلوبی سے ادا کر سکے تاکہ وہاں ہم اپنی مرضی کے ترقیاتی پروگرام شروع کر سکیں۔ بجلی کی قیمت میں خاطر خواہ کمی نہیں ہوتی، میں مانتا ہوں لیکن ہم سب کو یہ جاننا چاہیے کہ یہ موجودہ حکومت کا قصور نہیں بلکہ اس سے پہلی حکومتوں نے اپنی ذاتی اغراض کے لیے میرے اس عزیز ملک کو ڈبویا ہے۔ اب یا تو ہمیں ۲۰ سال تک انتظار کرنا پڑے گا اور یا ایک آدھ بڑا ڈیم بنانا پڑے گا جس کی وجہ سے صارفین، صنعتکار اور عام آدمی کے اوپر بجلی کی مد میں کم از کم یہ بوجھ کم ہو سکے گا۔

خواتین کے متعلق ترقی کے منصوبے جناب چیئرمین! میں حیران ہوں کل اخراجات کا ۹۲ کروڑ روپے ہوں گے اور اگر میں حساب کتاب میں صحیح ہوں تو یہ تقریباً ساڑھے سات کروڑ خواتین پر ۱۳ روپے سالانہ ان کی ترقی کے لیے خرچ ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی پس ماندگی کی علامت ہے۔ آپ اس ملک میں فی کس غاتوں پر ایک روپیہ ماہانہ خرچ کر رہے ہیں۔ شاہراہوں کی تکمیل کی مد میں، میں تو یہ سمجھا تھا کہ NHA ہوش کے ناخن لے گی اور اس ملک کی سب سے اہم شاہراہ (حسن ابدال سے لے کر مانسہرہ تک) کی اہمیت کیا ہے؟ پنجاب کا کچھ حصہ بھی اس میں شامل ہے۔ ہزارہ ڈویژن کے پانچ اضلاع اس میں آتے ہیں۔ آزاد کشمیر، ناردرن ایریا اور پھر یہ ہمیں چین سے منسلک کرتا ہے۔ میں یہ سمجھا تھا کہ وزیر موصوف ترقی بنیادوں پر کم از کم حسن ابدال سے لے کر مانسہرہ تک ہر طرف دو track بنائے گا لیکن اس سال بھی بجٹ میں اتنی بڑی شاہراہ کے لئے کچھ نہیں رکھا۔ ہم صبر کر لیں گے۔ انشاء اللہ شاید اگلے سال ہمارے نصیب میں آئے۔

جس طریقے سے جناب پروفیسر خورشید صاحب نے بنگہ دیش کی صحت کی مثال دے کر کم از کم یہ ثابت کیا کہ ہمیں بھی صحت کے لئے کچھ کرنا چاہیے تھا۔ جس ملک کے اندر 38% آبادی غربت کی لکیر کے نیچے ہے اور جناب چیئرمین! جس ملک کے اندر آبادی کے 30% حصہ کو پبلک سیکٹر سے صحت کی سہولت فراہم کی جا رہی ہو۔ اس پر اتنی کم رقم خرچ کرنا میں سمجھتا ہوں بڑی ناانصافی ہے۔ میں ایک بار پھر حکومت اور وزیر خزانہ کو فارن exchange بڑھنے، سہاگ exchange کی بہتری، قرضوں کی بروقت واپسی اور کرنسی کے استحکام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ 202 ارب روپیہ جس کی رقم پبلک سیکٹر ترقیاتی پروگرام کے لئے وقف

کی گئی ہے میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا زبردست economic stimulus ہے۔ لیکن جناب چیئرمین اگر ہم نے معاشی میدان میں ترقی کرنی ہے، اگر ہم نے روزگار کے مواقع پیدا کرنے ہیں۔ تو میں بانگ دہل کہتا ہوں کہ ہمیں اپنی شہ رگ کراچی کے حالات کو بہتر کرنا پڑے گا۔ کراچی میں کل بھی بھتہ جاری تھا، آج بھی بھتہ جاری ہے اور آنے والے کل کا خدا حافظ۔ میں کسی اخباری خبر کی تصدیق یا تردید نہیں کر رہا۔ میں اپنے ذاتی مشاہدات کی بناء پر یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ میرے ملک کے بنانے والوں نے اس لئے یہ ملک چھوڑا اور جا کر امریکہ اور برطانیہ اور نہ جانے کہاں کہاں آباد ہوئے کیونکہ ان سے بھتہ وصول کیا جاتا رہا۔ آج بھی وہ صورتحال جوں کی توں ہے۔ خدا! اس ملک میں امن پیدا کیجئے اور امن پیدا کرنا ہے تو ہم نے کراچی کو ہر صورت میں ٹھیک کرنا ہوگا۔ اسلحہ سے پاک کرنا ہوگا۔ ہر قسم کے ناٹشی اسلحے سے پاک کرنا ہوگا۔ آج میں اس ایوان میں وثوق سے کہتا ہوں کہ کراچی کو بنانے والا، کئی بنانے والے ہیں لیکن ان میں سے ایک آدم جی، آج اس کا پوتا امریکہ میں سٹور کے business پر جا رہا ہے۔ خون کے آنسو رونا پڑتے ہیں جب کراچی کے یہ حالات میں اپنے ملک میں دیکھتا ہوں۔ آئیے اس aisle کے دونوں طرف مل کر اس روشنیوں کے شہر کو پھر ایک دفعہ امن کا گہوارہ بنائیں۔ اس کے لئے جتنی بھی قربانی ہمیں دینی پڑے کم ہوگی۔ تاکہ پھر انہی فیکٹریوں کی چمنیوں سے ایک بار پھر دھواں نکلے۔ مزدور کو روزگار کے مواقع میسر ہوں اور ہماری معیشت ایک بار پھر زمین سے اٹھ پڑے۔ اب بھی یہ کہتا ہوں کہ بین الاقوامی اصول معیشت کے اصول less government, less expenses, less taxes کی بنیاد پر ہم نے اپنی معیشت کو آگے بڑھانا ہے۔ جب تک یہ روح ہماری معیشت میں نہیں آئے گی، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اور طریقہ کار، اس ملک میں جہالت کو ختم کر سکتا ہے یا روزگار کو پیدا کر سکتا ہے۔ معیشت اسی صورت میں صحیح ہوگی کہ ہمارے over all expenses کم ہوں گے، Government کی interference کم ہوگی اور investor پر entrepreneur پر بھی tax کم ہوں گے، ان کو security ملے گی۔ 9/11 کے بعد ہر شخص بیرون ملک اپنے ملک میں سرمایہ invest کرنے کے لئے تیار ہے۔ جناب چیئرمین! زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ ہمیں اپنے آپ کو بدلنا پڑے گا، ہمیں غواتین کے حقوق کا تحفظ کرنا پڑے گا، ہمیں اقلیتوں کے مذہبی حقوق اور ان کی جان و مال کا تحفظ کرنا پڑے گا۔ اگر یہ کر چکے تو اس

آٹھ سالہ بچے کا پاکستان، میرا پاکستان اور آپ کا پاکستان انشاء اللہ قائم و دائم رہے گا۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

Senator Wasim Sajjad: Mr. Chairman! I did not want to interrupt while the honourable speaker was speaking. Then I just want to remind the honourable Senators, it was agreed that the member would speak for about 15 minutes and Leaders of the party for 20 minutes and the honourable speaker has taken a lot more time but I will be grateful, if other speakers will restrict to time limit. Otherwise, we will not finish the speech.

Mr. Chairman: I think, we should adhere to time limit as that was agreed on the first day because there is time constraint and there are many speakers. So, as a mark of consideration, respect for the other speakers, we must abide by the time.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میرا خیال میں وسیم بھائی کی بات ٹھیک ہے، ہم نے agree کیا تھا، انشاء اللہ اس کا احترام کریں گے لیکن ذرا یہ متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ صبح بھی میری تقریر کے دوران اب یہاں پر ایک بھی وزیر نہیں ہے۔ کچھ تو وزیر ہمیں بھی allot کر دیں، میں ممنون ہوں گا۔

جناب چیئرمین: دو آگئے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: قائد ایوان موجود ہیں لیکن دو چار وزیر کم از کم یہاں رہنے چاہئیں اور ان کو notes بھی لینے چاہئیں تاکہ معلوم ہو کہ جو بات ہم کہہ رہے ہیں، وہ حکومت تک پہنچے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر شہزاد وسیم۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: بسم الله الرحمن الرحيم - Thank you Mr.

Chairman.

جناب چیئرمین: ایک second

Mr. Liaqat Ali Jatoi (Federal Minister for Industries): Sir, we have highest respect and regard for Upper House Senate and we really give a priority to the proceedings of the Senate but sir, as you are aware that the National Assembly Session is also simultaneously going on. So, we keep on moving from Senate to National Assembly and that is the reason but there are honourable Members, we always try to look after all these.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر شہزاد وسیم۔

Senator Dr. Wasim Shahzad: Thank you Mr. Chairman.

آج جیسے صبح بھی اس جانب اشارہ ہوا تھا کہ اس بحث debate کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ ایک ایسے ماحول میں ہو رہی ہے کہ جب aisle کی دوسری طرف Opposition کے ممبران بھی نہ صرف موجود ہیں بلکہ بڑے ذوق و شوق سے اس debate میں حصہ بھی لے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی خوش آئند بات ہے کیونکہ یہ ملک، یہ پارلیمنٹ، اس ملک کے عوام یہ سب ہم سب کے سانچے ہیں۔ صرف جب ہم ملک کے مفادات کی بات کرتے ہیں، اس ملک کے عوام کی بات کرتے ہیں تو ہمارا دیکھنے کا نقطہ نظر اپنا اپنا ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! میں کوشش کروں گا کہ to the point ہی رہوں۔ اس بحث کو میں ایک visionary budget کہنا پسند کروں گا کیوں کہ اس کے تین بڑے aspects ہیں۔ نمبر ۱۔ کہ یہ growth oriented budget ہے۔ Secondly, investment friendly ہے اور thirdly and most importantly اس میں کوشش کی گئی ہے کہ اس ملک کے پے ہوئے طبقے کو، اس ملک کے عوام کو فوری relief فراہم کیا جائے۔

جب President مشرف نے اقتدار سنبھالا تھا تو اس وقت کی economy کی صورتحال

ہم سب بخوبی جانتے ہیں میں اس ماضی کی داستان میں نہیں جانا چاہوں گا، صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ان کے تین سالہ دور اور اس کے بعد وزیر اعظم جمالی کی حکومت جنہوں نے ان پالیسیوں کے تسلسل کو یقینی بنایا اس کا نتیجہ ہے کہ آج ایک ایسا بحث جس پر ہم بحث کر رہے ہیں جو کہ 903 billion rupees کا بحث ہے۔ جس میں 6.4% growth rate achieve کیا گیا ہے، جس میں 4% budget deficit تک نیچے لایا گیا ہے اور جس میں 50% debt servicing کم کر کے 27% تک آگئی ہے۔ debt servicing کی بات ہوئی تو ماضی میں ایک وتیرہ پے در پے قرضے لینے کا رہا۔ حکمرانوں کی عیاشیوں اور اگلے تلوں کے لئے قرضے لینے کا جس کے نتیجے میں اس ملک میں پیدا ہونے والا ہر بچہ آئے دن اپنی پیدائش کے ساتھ ہی قرضوں کا بوجھ اپنے کندھے پر لے کر پیدا ہوتا تھا۔ مگر آج ہم اس position پر ہیں، بڑی مشکل کے ساتھ ان قرضوں کی گروہوں کو ایک ایک کر کے کھولنے میں کامیاب ہوئے اور امید ہے کہ اس سال کے آخر میں IMF کے چنگل سے بھی انشاء اللہ آزادی مل جائے گی۔

یہاں پر صبح بھی دو چیزوں پر بات ہوئی اور ان پر main thrust رہا، ایک بیروزگاری کا غائدہ اور دوسرا غربت میں کمی۔ مجھے خوشی ہے کہ بادل نخواستہ ہی سی مگر حکومت کے ان اقدامات کو سراہا گیا۔ الفاظ کی ہیرا پھیری ان کا حق ہے۔ میں آپ کی توجہ سب سے پہلے اس subject کی طرف دلانا چاہوں گا جس کو اس ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے اور وہ زراعت ہے۔ یہاں کہا گیا کہ 1%، 2% چند ملین لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اقدامات کیے گئے۔ جناب! زراعت کے ساتھ 70% آبادی منسلک ہے۔ سب سے پہلی توجہ زراعت کی growth کے لئے دی گئی، میں ان میں چند اقدامات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سود کی شرح کم کر کے 9% تک لائی گئی، مجموعی agricultural loans کو 80 ارب تک لایا گیا، pesticides کی قیمتوں کو کم کرنے کے لئے اقدامات کیے گئے، کھاد کی قیمتوں کو کم کرنے کے لئے اقدامات کیے گئے، میں یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا یہ سارے اقدامات زراعت کی ترقی کے لیے بہتر نہیں۔ کہا گیا کہ جی بہتر ہیں مگر ایک خاص طبقے کو، ایک feudal طبقے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ تو جناب! وہ غریب کسان جو 2000 تک پانچ لاکھ تک کا قرضہ ادا نہیں کر سکا اس کو 50% کے اوپر قرضہ settle کر کے رعایت نہیں دی گئی۔ ماضی میں تو ہمیشہ زمینداروں کے، سرمایہ داروں کے ہی

قرضے write off ہوتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں یہ پہلی مرتبہ روایت پڑی ہے کہ جو غریب اور پسا ہوا کسان اور ہاری ہے اس کو بھی قرضوں میں relief دیا جائے۔ ہمارے بلوچستان کے بھائی یہاں موجود ہیں، بلوچستان قحط سالی کا شکار ہوا، وہاں کے جو غریب کسان ہیں ان کو بھی 25% پر قرضہ settle کرنے کی رعایت دی گئی۔

سب سے بڑی بات Land Revenue Act کے تحت ایک دہشتگردی میں کہوں گا جو جاری تھی اور جس کا شکار ہمیشہ غریب کسان ہوتا تھا، اس کو ختم کیا گیا۔ جو Feudal ہے جو بڑا زمیندار ہے، تھانیدار، تحصیل دار تو اس کے گھر کی باندی رہا ہے ہمیشہ سے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ اس غریب کسان کو ملا جو کئی مرتبہ ضل ایچ پی نہ ہونے کی وجہ سے اس صورتحال میں گرفتار ہوا کہ بروقت اپنا قرضہ ادا نہیں کر سکا۔ اب اس کو جیل اور دوسرے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ میں یہاں یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ یہ کسان کا استحصال، خصوصاً ماضی کی حکومتوں میں ان industrialists نے جن کی agro-based industries تھیں، sugar industries تھیں، انہوں نے بھی جی بھر کر کیا۔ ہم سب شاہد ہیں کہ جب کاشتکار کو اس کے گنے کی قیمت نہیں ملتی تھی اور سکران sugar mill پر sugar mill لگائے جاتے تھے۔ یہ بھی ملک کا ایک المیہ رہا ہے۔

زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے زرعی مشینری، زرعی آلات کی import پر سہولت پیدا کی گئی۔ 35 horse powers سے کم اور 100 horse powers سے زیادہ کے tractors جو کہ مقامی طور پر تیار نہیں ہوتے، ان کی import کی اجازت دی گئی۔ یہ تمام اقدامات میں سمجھتا ہوں کہ زراعت کی ترقی کے لیے آئندہ آنے والے دنوں کے لیے ایک نہایت ہی اہم سنگ میل کی حیثیت اختیار کریں گے کیونکہ جب زراعت ترقی کرتی ہے تو اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ غربت میں کمی ہوتی ہے، 65% سے 70% آبادی کو اس کے ثمرات پہنچتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو نقل مکانی ہے دیہات سے بڑے شہروں کی طرف، اس میں کمی آتی ہے۔ بڑھتا ہوا بوجھ بڑے شہروں پر، وہاں پر slums میں کمی آتی ہے۔ یہ وہ concrete steps ہیں جو اس حکومت نے لیے اور میں سمجھتا ہوں آئندہ آنے والے دنوں میں ان کے ثمرات نظر آئیں گے۔

زراعت کی بات کی گئی، میں چاہتا ہوں بحث پر بات ہو رہی ہے تو لفاظی کی بجائے facts پر بات کی جائے۔ زراعت میں ترقی اس وقت تک ممکن نہیں، جیسا کہ میرے بھائی نے

ابھی ذکر کیا، جب تک پانی کی ضروریات کو بھی پورا نہ کیا جائے۔ ہمیں نئے dams بنانے ہیں، موجودہ dams کی capacity کو increase کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو پانی بھی عطا کیا، پاکستان کو ایک عمدہ irrigation network بھی ملا، پاکستان کو زمین بھی ملی، پاکستان کو افرادی قوت بھی ملی، مگر کس قدر قیمتی کی بات ہوگی کہ ہم ان تمام چیزوں کو یکجا کر کے ان کے ثمرات حاصل نہ کر سکیں۔ جس کو کوئی نعمت نہ ملی ہو اس کو تو خدا شاید معاف کر دے مگر جو ان نعمتوں سے فائدہ نہ اٹھا سکے ان کے لیے معافی شاید اس کے ہاں بھی مشکل ہوگی۔ اسی لیے 21 ارب کی خطیر رقم اس مرتبہ پانی کی مشکلات حل کرنے کے لیے مختص کی گئی جو کہ جتنا بڑا یہ subject ہے اس کے لیے شاید کافی نہ ہو مگر پھر بھی یہ اچھی شروعات ہے اور خصوصاً میں ذکر کرنا چاہوں گا کہ یہ جو ابھی crash programme ہو Kanak Lining کو پختہ کرنے کا، میں سمجھتا ہوں اس کا فائدہ بھی کاشتکار کو اور زراعت کو پہنچے گا۔

جناب چیئرمین! آج کی دنیا میں ہم دنیا سے قدم ملانے بغیر اکیلے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ WTO کے challenges کا سامنا ہمیں کرنا ہے۔ جنوری 2005ء میں اس challenge کو ہمیں دیکھنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہماری industry اپنے پاؤں پر کھڑی ہو۔ اس بحث میں اس بات کی خصوصی کوشش کی گئی کہ cost of doing business in Pakistan اس کو کم کیا جائے۔ جیسے سوائی صاحب نے بھی ذکر کیا۔ Investment friendly environment create کی جائے۔ اسی وجہ سے کہ ابھی آپ اگر اس کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ raw material machinery کی import, taxes, sales tax مختلف محکموں کی جو اجارہ داری تھی اس میں کمی، مختلف inspectors کی دھونس دھاندلی، ان تمام چیزوں کو اس بحث میں address کیا جائے تاکہ سرمایہ دار اپنا سرمایہ اعتماد کے ساتھ اپنے ملک میں لگا سکے۔ اس چیز کو مانتے ہوئے بھی یہ کہا گیا کہ اس سے تو سرمایہ دار profit کھائے گا۔ تو جناب میں وعدہ کرنا چاہتا ہوں جب بھی صنعت کا پیہہ چلتا ہے تو اس کے ساتھ غریب کا چولہا بھی چلتا ہے۔ صنعت کی ترقی روزگار فراہم کرنے کا اک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ہاں میں یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ اب private sector کے court میں ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ private sector بھی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے اور ان تمام environments کا فائدہ اٹھاتے

ہوئے وہ اب پوری طرح سے اس growth کے عمل میں شریک ہو۔ PSDP کی بات ہوئی۔ یہ بھی نہایت خوش آئند بات ہے کہ unprecedented increase ہوئی ہے PSDP کے بجٹ میں 202 ارب روپے اور یہ بھی اس ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا کہ PSDP کا بجٹ defence budget سے exceed کر گیا۔ یہ بھی پاکستان کی economic history میں ایک landmark ہے۔

جناب! جب آپ ترقیاتی کاموں پر زیادہ خرچ کریں گے اس کے ساتھ بھی روزگار کے زیادہ مواقع پیدا ہوں گے اور یہ estimate کیا گیا کہ تقریباً دس لاکھ روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ ان تمام باتوں کے باوجود ایک سوال ہر ایک کے ذہن میں رہا ہے، عام آدمی کے ذہن میں رہا ہے کہ میری زندگی تو آج مشکل میں ہے۔ میری زندگی تو آج مشکلات کا شکار ہے۔ مجھے کیا فوری relief ملے۔

سب سے پہلا ہوا طبقہ میں سمجھتا ہوں اس ملک کا تنخواہ دار طبقہ ہے۔ تنخواہ دار طبقے کے گھر میں عید کے چاند کا انتظار نہیں ہوتا بلکہ بجٹ کی تقریر کا انتظار ہوتا ہے اور اس کی نگاہیں لگی ہوتی ہیں کہ اس بجٹ میں میرے لئے کیا relief ہے۔ ماضی میں قسمتی یہ رہی کہ پارلیمنٹ کے اندر ہر طبقے کی نمائندگی رہی۔ یہاں industrialist آئے، یہاں زمیندار بھی آئے، یہاں پر professionals بھی آئے مگر تنخواہ دار طبقے کی نمائندگی کبھی پارلیمنٹ کے اندر نہیں رہی مگر خوشی اس بات کی ہے کہ پچھلے سال بھی اور اس سال بھی حکومت نے از خود اس طبقے کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے اس کو فوری adhoc relief فراہم کیا جو کہ پندرہ فیصد تنخواہوں میں اضافہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ پینشنرز جو ساری عمر اپنے department کی خدمت کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ ان کو بھی آٹھ سے سولہ فیصد relief فراہم کیا گیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ ضروری چیز جو کہ آئندہ آنے والے دنوں کے لئے خصوصی اہمیت کی حامل ہے وہ ہے pay and pension committee کا قیام۔ تاکہ ایسی سفارشات مرتب کی جائیں کہ مستقل بنیادوں پر تنخواہ دار طبقے کی تنخواہ اور منگائی میں ایک توازن کی صورت قائم کی جائے۔

دوسرا محروم طبقہ پینشنرز کے ساتھ ساتھ بیواؤں کا ہے۔ ان کے لئے بھی خصوصی relief فراہم کیا گیا جو کہ خوش آئند بات ہے۔

بہر حال یہاں صحت اور تعلیم کے حوالے سے ذکر ہوا۔ یہ اتنے بڑے subjects ہیں اور یہاں پر اتنا کام کرنے کی گنجائش ہے کہ اس میں جتنی بھی کوشش کی جائے وہ کم ہے۔ مگر مجھے خوشی ہے کہ تعلیم کی مد میں چھ ارب سے بڑھا کر تیرہ ارب روپے تک بجٹ کو لے کر گئے ہیں۔ This is a substantial increase, more than hundred percent۔

اسی طرح صحت کی مد میں بھی چار ارب سے چھ ارب کا اضافہ ہے۔ تو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان دو اہم شعبوں کو نظر انداز کیا گیا بلکہ ان میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ صحت اور تعلیم بنیادی طور پر provincial subjects ہیں۔ جبکہ صوبے جو اس پر خرچ کر رہے ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیے گا جی۔ وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! ہمیشہ پچھلی debate میں بھی اور اس debate میں بھی وقت کی سوئی میرے اوپر آکر انک جاتی ہے۔ ---- (مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی وقت ہے ویسے ہی میں نے آپ کو convey کر دیا ہے۔ باقی وقت آپ کے ساتھیوں کا ہی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: میں سمجھتا ہوں۔ لیکن میری گزارش ہے کہ اگر اس چیز کو شروع ہی سے نافذ کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین: نہیں، شروع ہی سے نافذ ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! آپ نے سوائی صاحب کو وقت دیا ہے۔ صبح جب اسحاق ڈار صاحب نے تقریر شروع کی تو میں اس وقت ----

جناب چیئرمین: جتنا وقت آپ اس پر صرف کر رہے ہیں مہربانی کر کے آپ تقریر شروع کریں۔ وقت تو آپ کے ساتھیوں کا ہی ہے۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے تو بیٹھ کر سب کو ہی سنا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! میں conclude کرنے کی کوشش کرتا

ہوں۔ یہ تو وہ facts تھے جو میں نے بیان کئے۔ مگر افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ جب وہ لوگ جن کو بھی یہ موقع ملا، وہ اپنے طور پر اس ملک کی خدمت کر سکے۔ اور ایک مرتبہ نہیں دو دو مرتبہ موقع ملا۔ وہ اس فلور پر کھڑے ہو کر اچھی چیزوں کو بھی اس طریقے سے پیش کرتے ہیں جو کہ ان کے مرتبے کے شایان شان نہیں۔ صبح ایک بات گاڑیوں کے متعلق ہوئی۔ اور مجھے خوشی ہے کہ قائد ایوان نے بروقت اس کی تصحیح کی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی بات کرنا کہ صدر، وزیر اعظم یا دوسرے جو لوگ ہیں انہوں نے گاڑیاں منگوائیں اور قوم کے پیسے پر الے تلے کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ بڑی غلط بات ہے۔ خصوصاً جب یہ بات ان کی طرف سے ہوتی ہے کہ جو بی ایم ڈبلیو گاڑیوں کی قیمت، اس کی ڈیوٹی کم کرتے ہیں۔ بی ایم ڈبلیو گاڑیاں اس ملک میں منگوانی جاتی ہیں۔ اور اگلے دن اس کی ڈیوٹی واپس آ جاتی ہے۔ ہم نے وہ منظر بھی دیکھا ہے۔ یہاں پر کھڑے ہو کر کہا جاتا ہے کہ جناب بڑی خوش آئند بات ہے کہ آپ نے reserves کو بہتر بنایا۔ مگر آپ اس کا استعمال ٹھیک نہیں کر رہے۔ تو ہم نے وہ دن بھی دیکھے ہیں کہ جب اس ملک میں "قرض مکاؤ" کے نام پر بیرون ملک سے زرمبادلہ منگوا یا گیا۔ اور پھر ان لوگوں کے اعتماد کو مجروح کیا گیا اور ڈالرز اکاؤنٹ freeze کئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ماضی کو بھی فراموش کریں۔ ہم ملکر اس ملک کی economy کے لئے اس ملک کے لوگوں کے لئے اس ملک کی ترقی کے لئے اپنا اپنا حصہ ڈالیں۔ ہم اپنی اپنی سیاست ضرور کریں مگر جہاں پر اس ملک کے عوام کے مفاد کی بات ہو، جہاں پر اس ملک کی سالمیت کی بات ہو، جہاں پر اس ملک کے مفاد کی بات ہو وہاں پر ہم اکٹھے چلیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی میاں رضا ربانی صاحب

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور میری کوشش یہی ہو گی کہ میں جو مختصر وقت ملا ہے اس میں یا اس سے بھی کم میں اپنی تقریر مکمل کر لوں کیونکہ مجھے احساس ہے کہ ہماری طرف سے بہت سے فاضل ممبر ہیں اور ان کے پاس مجھ سے کہیں زیادہ technical مواد ہے۔ وہ اس پر زیادہ اچھے طریقے سے بات کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین! میں ابتداء میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ موجودہ بجٹ ایک Capitalist friendly budget ہے اور یہ big business کے interest کا تحفظ کرتا ہے اور یہ عام اور چھوٹے آدمی اور پاکستان کے محنت کش کے حقوق اور بالخصوص معاشی حقوق کا قتل عام کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بجٹ نے big business کو Agriculture کے اوپر ترجیح دی اور یہ اس حکومت کی ایک constant policy، IMF اور World Bank کے کہنے کے اوپر پچھلے تین یا چار سال سے چلی آئی ہے جس میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت Agriculture sector کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں اس بجٹ کی تفصیل میں جاؤں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس حکومت کی سب سے بڑی ناکامی ہے اور بالخصوص وزیر خزانہ کی سب سے بڑی ناکامی ہے کہ آج یہ بجٹ جو مرتب کیا گیا یہ پرانے NFC Award کے اوپر کیا جا رہا ہے۔ یہ 160 Article کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ جہاں پر ہر پانچ سال کے بعد ایک نیا NFC Award آنا چاہیے۔ پچھلے ایوارڈ میں پہلے ہی تاخیر ہو چکی تھی۔ اور اب ایک Presidential decree کے ذریعے اس ایوارڈ کو ایک سال کے لئے مزید نافذ کر دیا گیا۔ یہ ایوارڈ چھوٹے صوبوں کے معاشی حقوق پر ڈاکہ ہے اور آج چھوٹے صوبوں کو ایک احساس محرومی کا سامنا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ چھوٹے صوبے اپنا بجٹ نہیں بنا پا رہے کیونکہ ان کو وفاقی حکومت نے یہ سبز باغ دکھائے تھے کہ آگے چل کے ایک نیا NFC Award ہوگا جس میں ان کا share کہیں زیادہ ہوگا۔ یہاں پر یہ بھی اس حکومت کی ناکامی ہے کہ ایک political consensus پر نہ جنرل مشرف develop کر سکے اور نہ وزیر اعظم develop کر سکے باوجود اس کے کہ ان دونوں نے وزراء اعلیٰ کو اور Finance Ministers کو بلایا۔

آج صوبہ سندھ جہاں سے میں بھی ہوں اور آپ بھی ہیں، وہاں یہ نئی تاریخ مرتب کی جا رہی ہے کہ پہلے چودہ تاریخ دی گئی تھی بجٹ announcement کے لئے لیکن مشکلات کی وجہ سے بجٹ کی تاریخ کو چودہ کی بجائے سوہ تاریخ تک extend کر دیا ہے۔ لہذا ہماری یہ constant position ہے کہ یہ NFC Award چھوٹے صوبوں کی حق تلفی کر رہا ہے۔ ہم اس NFC Award کو پہلے بھی رد کر چکے ہیں اور ہم اس NFC Award کو آج بھی رد کرتے ہیں اور ہمارا یہ مطالبہ بنتا ہے اور جائز مطالبہ بنتا ہے کہ جو وزیر خزانہ ہیں جو ایک نیا NFC Award دینے میں

ناکام ہوئے ہیں some heads should roll اور ان کو اپنا استعفیٰ اس بات پر دینا چاہیے کہ وہ ایک پرانے NFC کے اوپر آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہ آج تک اپنی کرسی پر براجمان ہیں۔

جناب چیئرمین! اب اگر ہم بحث کی طرف چلیں اور اگر ہم agriculture کو دیکھیں تو ہمیں یہ بات گورنمنٹ کے documents سے ملتی ہے کہ 4.2 کا جو ٹارگٹ حکومت نے set کیا تھا وہ اس target کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے اور وہ صرف growth rate 2.4 حاصل کر سکی ہے۔ جناب چیئرمین! 4.2 کی وجہ سے 2.4 کا growth rate حاصل ہوا۔ اس کی بجائے rural unemployment میں چھ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 58% rural employment تھی اب rural unemployment ہو گئی ہے اور یہ اس حکومت کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! بہت کہا جا رہا ہے کہ کسانوں کے لئے تاریخ میں پہلا نیا package دیا گیا ہے اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ زرعی ترقیاتی بینک کے interest rate کو کم کر دیا گیا ہے اور اب وہ 9% کے اوپر آکر کھڑے ہو گئے ہیں۔ لیکن میں نے پہلے عرض کی کہ یہ حکومت big business کو agricultural sector کے اوپر ترجیح دے رہی ہے اور جب بینک کے landing rates کو دیکھتے ہیں تو big business کے لئے تو 5%, 6% کے اوپر قرضے مل رہے ہیں اور یہاں پر 9% کے اوپر دیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ water lining اور water courses کے لئے تاریخ میں کبھی اتنا بڑا package نہیں دیا گیا۔ یہاں پر میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی تو یہ water lining کا سلسلہ course lining کا سلسلہ اس وقت سے شروع کیا گیا تھا اور اس وقت بھی چار ہزار water courses کو ایک سال کے اندر مکمل کیا گیا۔ لہذا یہ کوئی نئی بات نہیں ہے یہ ایک continuous process چلا آ رہا ہے یہ اسی کو لے کر آگے چل رہے ہیں۔

تیسری جو بات یہاں پر agricultural کے لئے سامنے آتی ہے جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے کہنے کے پر agricultural sector کو جان بوجھ کر

ایک دباؤ تلے رکھا گیا ہے اور آج ہم یہ expect کر رہے تھے کہ جب آپ اپنے growth rate کو نہیں meet کر سکے تو آپ agricultural input کے اوپر جو GST ہے اس کو ہٹائیں گے تاکہ کوئی benefit چھوٹے کسان کو مل سکے۔ لیکن افسوس سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ آج اس بجٹ کے اندر بھی GST agricultural input پر سے اس حکومت نے نہیں ہٹایا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر خزانہ نے یہ کہا کہ جناب! ہم آئی ایم ایف کی regime کو اور آئی ایم ایف کے پروگرام کو اب چھوڑ رہے ہیں۔ جب ہم آئی ایم ایف کے پروگرام کو چھوڑیں گے تو ہماری economic sovereignty واپس آنے گی۔ Economic Sovereignty پر تو تھوڑی دیر کے بعد بات کروں گا لیکن اگر آپ آئی ایم ایف کے پروگرام کو چھوڑ رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ آپ آئی ایم ایف کے پروگرام کو چھوڑنے کے بعد بھی agricultural sector کو subsidy نہیں دے رہے۔ WTO کے تحت بھی آپ subsidy دے سکتے اور یورپ اور امریکہ میں جیسے صبح ایک فاضل سپیکر نے کہا کہ 360 ملین per year US dollar کی subsidy وہاں پر دی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر اذان مغرب سنائی دی گئی)

Mr. Chairman : We will adjourn for "Maghrih" prayers and meet again at 7.45 "Inshallah".

[The House was adjourned for "Maghrih" Prayers]

[The House re-assembled after the Maghrih prayer]

Mr. Chairman: We are to continue, Mr. Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, when we adjourned I was just about to conclude on the Agriculture sector and I was about to say that the picture for the next year also in the agriculture sector looks very

dismal because this government has based its strategy on two factors. One is water and the other is marketing.

As far as water is concerned, we are even today in a state of shortage of water and the province of Sindh unfortunately is being deprived of its rightful share in water. The government by not abiding or not following the course laid down in the constitution under article 155 has still today not constituted the Council of Common Interests but it has taken recourse performing two unconstitutional and illegal bodies for resolving the water dispute which would not be leading to anything meaningful.

Sir, now if we move on to the growth, on the question of growth as has been reflected in the budget, first of all, I think, what needs to be brought out for the people to see is that the base year has been changed. The base year has been changed for 1981 to 1999-2000 and it has been changed with a specific purpose. It has been changed with a malafide intent

اور وہ malafide intent یہ ہے کہ اس year میں سب سے lean growth ہوئی تھی تاکہ جتنا بھی comparison کیا جائے وہ اس period کے ساتھ کیا جائے تو وہ growth rate بہتر لگے گا۔ Growth کا جیسے آپ کو پتا ہے کہ basically تین components ہیں جس میں agriculture کا یہ خود مان چکے ہیں کہ targets کو meet نہیں کر سکے۔ medium industry کو یہ promote نہیں کر رہے کیونکہ یہ ایک big business friendly حکومت ہے اور صرف یہ ایک cartel پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہ ساری کی ساری صورت حال سامنے آرہی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! جو growth ہے وہ in any case donor induced

growth ہے اور intrinsic growth جو ہے وہ ابھی تک سامنے نہیں آ رہی اور اسی سلسلے میں یہ بھی بات۔ یہاں پہ کتنی ضروری ہے کہ جو direct foreign investment ہے وہ in comparison to the last year یہاں پر گری ہے اور جب ہم اس direct foreign investment کو دیکھتے ہیں تو امریکہ بہادر جس کے ہاں ہم نے اپنی territorial sovereignty بھی گروی رکھ چکے ہیں، ان کی بھی یہاں investment پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! پھر یہ کہا جاتا ہے کہ جی per capita income بڑھی ہے۔ ٹھیک ہے میں اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لوں تو پھر وہ ایک ایسی صورت حال ہے گویا the rich are getting richer and the poor are getting poorer کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس حکومت نے اپنی economic policies وہ ایوب خان کے era سے اٹھائی ہیں اور جیسے ایوب خان کے era کے اندر اکیس غاندان وہ ابھر کے سامنے آئے تھے۔ ویسے اگر ہم آج بھی دیکھتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ سوائے چند major business houses کے باقی تمام لوگ جو ہیں medium industry, agriculture, rural sector جو ہے وہ تمام کا تمام خسارے میں جا رہا ہے۔ لیکن یہ چند business houses ہیں جس میں اگر آپ "منشاء گروپ" کو دیکھ لیں۔ اس حکومت نے جس طرح "منشاء گروپ" کو patronize کیا، اور جس طرح "آدم جی" کو ان کو take over کرنے دیا۔ وہ ایک اپنی مثال آپ ہے۔ اگر آپ automobile industry کو دیکھ لیں۔ تو جتنے incentives automobile industry کو وقتاً فوقتاً دیئے گئے اس کے اندر بھی اگر آپ bifurcation دیکھیں تو وہاں پر بھی صرف تین غاندان ہیں۔ "Shirazis" کے پاس ہونڈا ہے۔ "Habibs" کے پاس ٹیونا ہے، اور "Diwans" کے پاس Kia ہے۔ تو یہ بات ہمارے سامنے بار بار آتی ہے کہ چند غاندانوں اور چند بڑے business houses کو یہ حکومت promote کر رہی ہے۔ اور واپس ایوب خان کے دور میں تو پھر بھی اکیس تھے لیکن یہاں پر تو اکیس سے shrink کر کے ایک چھوٹا cartel لایا جا رہا ہے۔ اور ایک بڑے افسوس کی بات ہے کہ under official patronage سیمٹ کے اندر وہ ایک cartel پیدا کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین! انہوں نے اپنے ریکارڈ کے اندر یہ تسلیم کیا ہے

کہ جو unemployment ہے وہ پچھلے سال سے بڑھی ہے اور آج unemployment جو ہے وہ 8.27 پر جا کر کھڑی ہوئی ہے اور جیسا کہ میں آپ سے پہلے عرض کر رہا تھا کہ rural unemployment وہ چھ فیصد سے بڑھی ہے یعنی 48 per cent employment تھی پہلے اور وہ گر کر 42 per cent پر آ کر کھڑی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! جیسے میں نے کہا، اس حکومت کی جو economic policies ہیں وہ big business friendly ہیں اور وہ باہر کی جو multinationals and donors ہیں ان کی dictates پر چل رہے ہیں۔ آج یہ بات مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ ہر پاکستانی کے لئے لمحہ نگرہ ہے کہ ستر فیصد

60 per cent of your banking industry today is being controlled or is in foreign hands. So with 60 per cent of finances of your country which are under foreign control where is this government leading us, where are its economic policies leading us? And yet the honourable Finance Minister has the audacity to say that we have attained economic sovereignty. We have bartered away our economic sovereignty. First we had bartered away our economic sovereignty at the hands of the IMF and the World Bank and now we are bartering away our economic sovereignty at the hands of the multinationals and at the hands of those foreign investors who will come here to reap the profit and take it away and let the common man in Pakistan suffer as he is suffering today sir.

Sir, this Government has done a totally new thing and that new thing Mr. Chairman is that it has taken upon itself also to amend the meaning in the English dictionary. They first of all, amended the meaning of the word 'patriot' and then now the honourable Finance Minister has

amended the meaning of the word 'inflation.' We have come up with a new meaning to 'inflation' which perhaps IMF and World Bank

کے مائی باپوں نے دیا ہے۔ کہ جی ایک نئی چیز ہے جو core inflation اور جب ہم core inflation کی بات کرتے ہیں جناب چیئرمین! تو یہ Economic Survey کے اندر دیا گیا ہے کہ core inflation کو جب ہم calculate کریں گے تو جو impact food prices کا اور energy prices increase کا ہے، اس کو ہم core inflation کی meaning سے نکال دیں گے۔ تو جب آپ impact food items کا اور energy کا inflation کے purview سے نکال دیں گے پھر تو obviously every thing is going to be hunky dory

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ایک survey

carry out کیا گیا۔ جو July 2002 اور May 2004 کا سروے ہے۔

covering a period of 11 months the essential kitchen items that have average registered increase in eleven months of 16% . In which sir, Atta has gone up from Rs. 11 to 16 , Daals have registered a 20% increase in the last eleven months and vegetables , Mr. Chairman vegetables have gone up by 150% and courtesy to this budget becuase of the import of duty on seed-oil, the prices of edible oil will now also go up from what they are at the present moment. Similarly sir, in the Linergy sector from 1999 till 2000 and till date, Kerosine has registered

جو غریب آدمی کا ایندھن ہے جو بھجولے مزدور، محنت کش کے گھر میں استعمال کیا جاتا ہے اس میں 85 % increase register کی گئی ہے۔ ایک طرف تو آپ نے اس صدی کی سب سے بڑی retrenchment کی۔ آپ نے اس کے چولے کو وہاں سے بند کیا اور دوسرا آپ نے kerosine کی قیمت کو 85% بڑھا دیا۔ اور آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم غریب آدمی کی بات کر رہے ہیں۔ ہاں وہ kerosine کے چراغ جو بڑے محلوں میں گھرگ اور ڈیفنس میں شادیوں کے وقت جلتے ہیں ان کو شاید کوئی فرق نہیں پڑتا ہوگا لیکن جو ایک غریب آدمی، ایک محنت کش آدمی جو

اپنے بچوں کے پیٹ کو بھرنے کے لئے اپنا چولہا جلاتا ہے اور اس کے پاس نوکری بھی نہیں ہوتی اس کے لئے تو بہت فرق پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح پٹرول کی قیمتیں ہیں 32% ان میں اضافہ ہوا اور

Electricity sir جو Rs. 1.28 per unit تھی for 50 units that has gone up by 100%

جو غریب آدمی کے استعمال کی چیز تھی وہ سو فیصد پر گئی ہے اور آج حکومت has audacity to say کہ ہم نے electricity کی قیمت دس پیسے کم کر دی ہے۔ یہ آپ پاکستان کی غریب عوام کے ساتھ کیا مذاق کر رہے ہیں؟ اور دوسری طرف آپ کی اس حکومت کے اندر آتا مہنگا اس حکومت کے اندر کھانے کا تیل مہنگا اس حکومت کے اندر غریب کی زندگی دو بھر لیکن PAJERO and BMW کو سستا کیا جا رہا ہے۔ یہ کونسا بجٹ دیا گیا ہے؟ یہ غریب عوام کا بجٹ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایک Capitalist friendly budget ہے یہ ایک big

bussiness کو favour کرنے کا بجٹ ہے۔ پھر ایک اور بہت بڑا مذاق کیا گیا وہ یہ کہا جا رہا ہے کہ poverty line اس ملک کے اندر گر گئی ہے مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب کون سی poverty line کی بات کر رہے ہیں۔ ہاں اگر وہ یہاں کے میرٹ کی بات کر رہے ہیں تو یہاں تو شاید گر گئی ہو یا کراچی کے میرٹ کی بات کر رہے ہیں تو وہاں پر تو poverty line گر گئی ہوگی۔ لیکن پاکستان کے دیہاتوں کے اندر اور خاص طور پر جب آپ خود یہ بات کہہ رہے ہیں کہ آپ نے وہ growth rate targets Agriculture کے اندر نہیں meet کئے اور 2.6% آپ کا growth rate ہے تو آپ پھر کس طرح اس کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی poverty line کم ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر میں آپ کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے

تو یہ کہ یہ 5000 old houses کا سروے جو کیا گیا یہ میرا خیال ہے ڈیفنس اور گھبرگ کے گھروں کا سروے کیا ہوگا جس سے یہ نتائج سامنے آئے ہیں لیکن ایک اور مزے کی بات جناب چیئرمین! آپ کے سامنے میں رکھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ Planning Commission نے جو

criterion set کیا تھا یعنی 22550 Calories per adult per day was the criterion that

they had set for calculating the poverty line but now they readjusted how

conveniently sir, they readjusted dieting کی ضرورت ہے تو اس کا جو کیلوریز کا table ہے وہ کم کر دو تو انہوں نے اس calories table کو کم کر کے 2350 کے اوپر اس کو calculate کیا اور جب 2350 پر آپ اس کو calculate کرتے ہیں تو and you convert this into in terms of money that it works out to be 748 rupees per month for a single individual مجھے کیا وزیر خزانہ یہ بتائیں گے کہ کونسا ایک آدمی 748 روپے میں اپنے تیس دن گزار سکتا ہے جس میں وہ کھانا بھی کھائے جس میں وہ کپڑے بھی دھوئے جس میں وہ بس کے اوپر اپنے دفتر سے واپس آئے اگر اس کو کہیں جانا ہے تو وہ بس کے اوپر جائے 748 روپے

748 rupees , Mr. Chairman , and you are well aware sir , that the international poverty level is approximately a Dollar and when you convert this it turns out to be round about 40 cents . Who can live in 40 cents per day and how can we say that the poverty level in Pakistan has fallen . Sir , another factor , which shows the jugglery of figures is the fact that it is alleged that the defence budget has only been increased by 7% but in actual fact the defence budget has been increased by 21% and why do I say this sir , because if you look at the last year's budget allocation , which was their allocation , that budget allocation was 160 billion . The amount that was spent is 180 billion and the amount which is now set is 193 billion . So , they are calculating from 180 billion , the amount that has been spent , not the amount that had been allocated to them of 160 billion . So , that is the actual fact and that will be clipped on us in the form of a supplementary budget . So , in actual fact the increase in the defence budget is not 7% but by 21% .

جناب یہ بہت مزدور دوست حکومت ہے۔ اس حکومت کو مزدوروں کے مفادات اور مزدوروں کی ویلفیئر کا بہت دکھ ہے اور شاید اسی لئے جب آپ بجٹ کو دیکھتے ہیں تو لیبر ویلفیئر کے head ہیں پچھلے سال بجٹ allocation 93 ملین روپے تھی۔ وہ کچھ بھی نہیں تھی لیکن پھر بھی 93 ملین روپے تھی لیکن انہوں نے کہا کہ غریب کا مزدور کا پیٹ بہت بھرا گیا ہے، بہت ترقی ہوگئی اب بس کیا جائے اور اس 93 ملین کو کم کر کے اس کو 70 ملین روپے کر دیا گیا۔ یہ کونسی مزدور دوست حکومت ہے۔ یا یہ کونسا غریبوں کے لئے انہوں نے کام کیا ہے۔

اسی طرح جناب چیئرمین! پاپولیشن ویلفیئر کا جو بجٹ تھا یا allocation تھی اس کو بھی کم کیا گیا اور بڑا کہا جاتا ہے کہ جناب جتنا اس حکومت نے خواتین کے لئے کام کیا ہے وہ شاید کسی اور نے پاکستان کی تاریخ کے اندر نہیں کیا ہے لیکن مجھے یہ بات افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ آج کے بجٹ کے اندر خواتین کی allocation کے لئے ایک single میڈی پانی کا اضافہ نہیں دکھایا گیا۔ لہذا ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اپوزیشن کے democratic alliance نے constant position کو سامنے رکھتے ہوئے جو recommendations دی ہیں اس میں ہم نے یہ بات کہی ہے کہ این ایف سی اور نیشنل سیکورٹی کونسل کے اوپر جو خرچہ ہے اس کی کسی قسم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا اس کے خرچے کو صفر پر لایا جائے۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ جب پارلیمنٹ معرض وجود میں آچکی ہے، پارلیمنٹ کام کر رہی ہے۔ لولی نگرز لیکن کام کر رہی ہے۔ تو این آر بی کے ادارے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ ان سے جو رقوم نکلتی ہیں، ان رقوم کو Labour, Welfare, Population Planning اور خواتین کی تعلق کے لئے دیا جائے۔

جناب چیئرمین صاحب! ہم نے یہ بھی کہا کہ NAB کی جو رقم ہے، اس کو in abeyance hold کیا جائے اور اس کو in abeyance اس وقت تک hold کیا جائے جب تک سپریم کورٹ کے فیصلہ پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ NAB کا چیئرمین وہ شخص بنے گا جو اس بات کا اہل ہوگا کہ وہ ایک سپریم کورٹ کا جج بن سکے۔ جب تک سپریم کورٹ کے اس فیصلہ پر حکومت عمل درآمد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی، ہم نے کہا ہے

کہ اس وقت تک NAB میں جو funds ہیں، ان کو freeze کر دیا جائے۔

Mr. Chairman: Keep in the mind time factor also

سینیئر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں ایک منٹ میں wind up کر رہا ہوں۔ آخر میں، میں عرض کرتا ہوں کہ کہا جاتا ہے کہ ہم local talent promote کر رہے ہیں لیکن یہ بات اس پالیسی کے عکس ہے کہ جب ہم Higher Education میں جلتے ہیں اور ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ foreign faculty کے لئے اتنی بڑی اور بھاری رقم رکھی گئی ہے تو پھر یہاں پر ہم یہ بات سوچتے اور پوچھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ کیا پاکستان میں ایسی quality کے پروفیسر، ایسی quality کے ڈاکٹر اور ایسی quality کے دانشور نہیں ہیں جو پاکستان میں تعلیم دے سکیں کیونکہ آپ کو بیرون ملک سے teaching faculty کو یہاں پر لانے کی ضرورت پڑی ہے۔ جب آپ بیرون ملک سے teaching faculty کو لاتے ہیں تو آپ اس طرح سے دو scale پیدا کر رہے ہیں جو باہر سے ایک foreigner آتا ہے، اسے آپ ایک نمبر scale دے رہے ہیں اور جو یہاں کا پاکستانی ہے، اسے آپ دو نمبر scale دے رہے ہیں۔ لہذا ہم نے یہ کہا ہے کہ اس پالیسی کو مکمل طور پر ختم کیا جائے چونکہ یہ ایک western conspiracy ہے۔ جس طرح سے وہ پاکستان کے باقی وسائل پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، اسی طرح سے

through these teaching faculties they want to take over your educational institutions, so that they can start polluting and training the mind of your younger generations, to be in a position to continue with the loot and plunder that they have planned for Pakistan. Keeping this in mind sir, we believe that this is the budget which served the interest of big business. It is capitalist friendly budget. It is against the interest of working classes. In fact, it goes to crush the working classes and it is deliberately pursuing the policy on the dictates of IMF and the World Bank to crush the agricultural sector which is the backbone of Pakistan's economy and

therefore, we reject this budget. Thank you sir.

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! ہمارے معزز سینیٹرز نے جو مختلف تجاویز دی ہیں، اب وہ ایک formal شکل میں سامنے آ چکی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ قبل اس کے کہ آپ کسی اور speaker کو بولنے کی دعوت دیں، میں آپ سے اجازت چاہوں گا کہ ان تجاویز کو formally House کے سامنے پیش کر کے متعلقہ Standing Committee کو refer کر دیا جائے۔
جناب چیئرمین: کیجئے۔

Senator Wasim Sajjad: Sir, with your permission, I beg to move that recommendations proposed by the following members in the Finance Bill, 2004 and Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution may be referred to the Standing Committee on Finance for consideration and report by 17th June, 2004. The honourable Members who have proposed the recommendations are:

1. Senator Ahmad Ali.
2. Senator Chuadhry Muhammad Anwar Bhinder.
3. Senator Mrs. Abida saif.
4. Senator Nisar A. Memon.
5. Senator Mrs. Tanvir Khalid.
6. Senator Wasim Sajjad.
7. Senator Mushahid Hussain Syed.
8. Senator Kamal Ali Agha.
9. Senator Ch. Zafar Iqbal.
10. Senator Muhammad Amjad Abbas.
11. Senator Mrs. Gulshan Saeed.

12. Senator Syed Dilawar Abbas.
13. Senator Prof. Muhammad Saeed Siddique.
14. Senator Muhammad Abbas Kumaili.
15. Senator Mir Muhammad Naseer Mengal.
16. Senator Ayaz Khan Mandokhail.
17. Senator Wali Muhammad Badini and
18. Senator Mohim Khan Baloch.

سینیٹر الیاس احمد بلور: اس میں میرا نام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا نام بھی اس میں آجائے گا۔ relax رہیں۔ وہ تین تھے
میں آپ کا بھی اس میں آجائے گا۔ relax, relax۔ میں اس کو ووٹ میں ڈال دوں؟

(The motion was put to vote, adopted and referred to the Standing
Committee concerned.)

Mr. Chairman: Consequently the recommendations proposed to
the Finance Bill, 2004 and Annual Budget Statement under Article 73 of
the Constitution stands referred to the Standing Committee on Finance for
consideration and report by 17th June, 2004.

Senator Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, I beg to
move that the recommendations proposed by the following members to
the Finance Bill, 2004 and Annual Budget Statement under Article 73 of
the Constitution may be referred to the Standing Committee on Finance for
consideration and report by 17th June, 2004. The movers are:-

Senator Syed Murad Ali Shah, Senator Syed Muhammad Hussain, Senator Haji Liaquat Ali Bangulzai, Senator Maulvi Agha Muhammad, Senator Rehmatullah Kakar, Senator Kamran Murtaza, Senator Prof. Ghafoor Ahmed, Senator Prof. Khushid Ahmed, Senator Prof. Muhammad Ibrahim, Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi, Senator Dr. Aziz Ullah Satakhzai and Senator Syed Muteen Shah, as there was minor problem I have corrected that and as such I also read the name Dr. Kausar Firdous and Mr. Azam Swati. These, I propose, may also be considered by the Senate to be referred to the Standing Committee.

Mr. Chairman: The motion is adopted and consequently the recommendations proposed to the Finance Bill, 2004 and Annual Budget Statement under Article 73 of the Constitution stands referred to the Standing Committee on Finance for consideration and report by 17th June, 2004.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I beg to move that the recommendations proposed by the following members to the Finance Bill, 2004 and Annual Budget Statement under Article 73 of the Constitution may be referred to the Standing Committee on Finance for consideration and report by 17th June, 2004. The members who have moved these recommendations are:-

Senator Ilyas Ahmed Bilour, Senator Mian Raza Rabbani, Senator Ishaque Dar, Senator Asfandiyar Wali Khan, Senator Amanullah Kanrani, Senator Mohammad Aslam Buledi, Senator Dr. Safdar Ali Abbasi, Senator

Professor Sajid Mir, Senator Farhatullah Babar, Senator Sardar Mehtab Ahmad Abbasi, Senator Nawab Mohammad Ayaz Jozgazi, Senator Dr. Abdullah Riar, Senator Rukhsana Zuberi, Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja, Senator Saadia Abbasi, Senator Farooq H. Naek, Senator Abdul Latif Ansari, Senator Mohammad Inver Baig, Senator Syed Sajjad Hussain Bukhari.

Mr. Chairman: The motion is adopted and consequently the recommendations proposed to the Finance Bill, 2004 and Annual Budget Statement under Article 73 of the Constitution stands referred to the Standing Committee on Finance for consideration and report by 17th June, 2004.

Senator Prof. Khushid Ahmed: I pay thanks to the Leader of the House and your goodself for the cooperation in which these recommendations from the Government side and the Opposition have been accepted for consideration. Thank you.

Mr. Chairman: I think congratulation is due to all the members. Next speaker is Syed Dilawar Abbas.

Senator Syed Dilawar Abbas: Thank you, respected Chairman, the performance of any government specially a government run under democratic process is mainly judged by the budget which is presented by the government for the coming year. This year again, this is a budget of the sitting government on the guidelines given by the ruling party, majority party and its allies in the Parliament. For the purpose of

giving a judicious and fair analysis of the Federal Budget for the year 2004-2005, it would be more appropriate, in my view to analyse the present budget in the perspective of economic performance of the previous years, particularly, of fiscal year 2003-2004. It is established position on the ground that the country achieved a growth rate of 6.4% as against the target of 5.3% which is impressively higher than the growth achieved by many developed economies in the world and in the region specially.

The Large Scale Manufacturing Sector registered a growth of 17.1%. Services Sector achieved the growth of 5.2% and exports increased by 13% and are presently crossing over 12.5 billion dollars. If I remember correctly, in may last year budget speech I had referred to the Commerce Ministry that they must increase their target and luckily they did that and now they are crossing that target as well which is 12.5 billion. Foreign Investment is likely to cross 1 billion dollar mark which is remarkable under the present global conditions specially with reference to security. Moreover fiscal deficit has been brought down to 4% of GDP, the share of debt-servicing in total expenditure has come down to 27% from 50% which is another remarkable achievement. I think it has never been done earlier ever in the history of Pakistan. At the same time an increase in the revenues collection to the tune of Rs. 200 billion in the last three years is another great achievement, particularly, when we take it that previously it was traditional that all the Tax Payers and specially the Industrialist, Businessman used to come under heavy pressure from the CBR for collection of these taxes. Now, I think you must have noticed and we all

have noticed that there is no such hue and cry against the taxes. I think there has been collection in a very fair manner and it is increasing everyday the revenue collection, which is very good sign. The public and the people involved and the people the tax payers are getting comfortable with the tax authority. Agriculture registered unexpected lower growth. The expectations were higher but it was only an increase of 2.6% because of which was untimely rains and the worst pest attacks on our major main crop of cotton.

Another important factor gauging and measuring the strength of an economy in the world is the lending rate which is very clear mark of progress of the economy and that has come down from 15% to 6% in the last 3 to 4 years, which is a very good sign and you can see that this can be incentive for the investors to come forward and invest in their industrial field. As a consequence of the certain fiscal space given, the expenditure on the social sector and other development related projects increased for the 2004-2005. The NEC chaired by the Prime Minister has approved the Annual Development Plan of Rs. 202 billion, which is another record commitment. This is 26% higher than the current fiscal year plan of Rs. 160 billion. That is a very clear indicator that how the Government is committed for the development programme in the Public Sector. Given the higher base there is the ADP which represents yet another significant stimulus to the economy that would create employment, raise productivity sectors in which the development programmes that will carry out are: water power, communications, Human Development and

Tameer-i-Pakistan. Really, it must be noted, by our House, our people, our friends and our colleagues sitting on the other side of the benches. They must have realized that this sort of a programme in these areas, what it will do? It will generate employment, it will generate movement in the economy.

The PIDSIP has been formulated within the framework of the basic policy of the present Government which include reducing poverty, ensuring good governance and generating employment and raising the quality of social services. The commitment for the major projects like Chashma Nuclear Power project, raising the Mangla Dam, lining of the canals and water courses and channels and other communication projects like Gawadar Port Development will also cater for the well being of the people of this country. Now, coming to the lower interest rates, availability of excessive liquidity, cheaper raw materials, stable and favourable exchange rate and relatively more investment and friendly environment, our economy is at a stable path of growth and this is the sign of the stability as far as the Government's movement in the economic sector is concerned. Seen from the stand point of performance of previous years, one can say that Federal Budget for 2004-05 is again a pro-growth Budget which is more trade and business friendly. The development of industry particularly small and medium enterprises is given due consideration for generating employment, special relief measures like zero rating on import and supply of plants machinery, equipment, considerable reduction in electricity tariff for industrial consumers, rationalization of raw material, taxes, withdrawal of withholding tax on the import of machinery and other

related measures are extremely beneficial and solidifying and extending the base of industry in the country. That would also reduce the cost of setting up of big and small industrial projects and manufacturing units in the country. Our Government is sincere and committed in its efforts, definitely can be seen and judged from these budgetary recommendations and budgetary proposals for the 2004-05 and its effort to create efficient revenue collection which has gone to 710 billion rupees which I remember about 3 years ago was only 350 or 360 billion which is a mark achievement and this cannot be done perforce. I think, we are creating that atmosphere of the friendship between the tax authorities and the tax payers that the people have started realizing that how important is, the contribution made by them to the taxes in the growth of economy and the stability of the country. New, simplified refund laws and provision relating to registration, deregistration, new Sales Tax return form are certain steps that would provide much needed relief to the businessman. A dispute resolution mechanism which always used to be a very painful and stressful process and procedure to go through for the businessman and the industrialist is now provided in the budget that would be essentially for settlement of long standing corporate matters and disputes in a meaningful manner. In this budget special emphasis has been given on agricultural sector as well as agro-based industry. This is very important from our country's future progress and the economic growth point of view and that is the backbone of our economy sir. Sustainability in production of major crops like wheat, sugar, rice and cotton is vital for our internal strength and long term

betterment of farmers and the common man. President Musharraf and the Prime Minister Jamali have been very supportive of agricultural sector. The rural economy is pivotal for the well being of our farmers and of the people as they are the 65% of our population who lived in the rural areas and their produce adds to more than 25% of the GDP. Relief to this sector will be provided by allowing equipment and agriculture implements manufactured in Pakistan will be at zero duty. Free and no sales tax as well as fixing of price of DAP Fertilizer by reducing Rs. 100/- per bag will be another additional incentive for our farmers. The government has also announced the credit policy for the farmers and disbursement of loans through ZTBL and the private banks. The private banks have already disbursed Rs. 32 billion in 2003-4 and ZTBL at the same time has distributed loans of about Rs. 29 billion which is a marked and significant development as far as the economic growth and the stability to be achieved in the agricultural sector is concerned.

The education sector will be given Rs. 12.214 billion in the budget of 2004-5 as compared to 9.64 billion which is another additional and higher priority area for our country and the future of Pakistan's future nation. Education remained a higher priority for the government and is moving ahead with its agenda of more and higher education to build a nation, which is recognized as Islamic democratic and enlightened nation. In case of availability of funds there will be no harm in further enhancing the funding for the education and specifically for the higher education.

The budget also proposes a relief measure in the form of an

increase in the limit of investment in the special national saving scheme, which is another consideration before this government and was introduced last year that it is now from Rs. 1 million to Rs. 2 million for widows and senior citizens. Withholding tax of 10% is also being abolished on the investment by widows and senior citizens. For senior citizens the government has announced no tax upto an income of Rs. 300,000/- per annum. The adhoc relief for government employees is proposed at 15% and pensioners who retired before 1994 at 16%, while those who retired after 1994 will get 8% increase. I think, these are the measures which will really give a great relief to our public service employees or pensioners and widows. These measures have been under the government consideration on very specific commitment for those people of the society.

Now, I will say that the criticism on budget is not related to Pakistan only but also in other parts of the world; it is an actively debated document and its bearing has on each and every sector of the economy. Hence the criticism by our colleagues sitting on the other side benches is not entirely out of place. They are answerable to the will of the voters and more importantly common people but so do the Treasury Benches. Therefore when the question of relief for a common man arises each one of us must very fairly and neutrally put on one's point of view before the Government and before the House but there are people who want to have a political gain out of it. I appeal to them, to be at least fair in their judgement about something that concerns to the lives of people. To me,

the budget is very fair for the poor as their betterment is enjoined with overall macroeconomic growth and when there will be industrialization and uplift of agriculture there will be more employment; with more employment there will be a greater economic activity, which will create more income, which means more purchasing power and hence the cycle of economic prosperity, the poor will be the ultimate beneficiaries.

While winding up my speech I will repeat again that this is basically a very balanced and progressive budget of a progressing country and I am sure that more economic growth will be achieved in the coming fiscal year. Thank you sir.

Mr. Chairman: Syed Hidayatullah Shah.

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! کہ مجھے آپ نے اس بجٹ پر رائے کا اظہار کرنے کا موقع میسر کیا۔ سب سے پہلے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا بجٹ جو ہے غریبوں کا بجٹ اس دن کھلائے گا جب اس بجٹ کو بنانے والا ایک کچے مکان میں اور جھونپڑی میں رہنے والا ہو گا اور ایک غریب آدمی ہو گا اور اس وقت -----

Mr. Chairman: Please hear the honourable member.

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ: اس وقت بجٹ بنانا شروع کرے گا تو ہمارے ذہن میں یہ بات تصویر بیٹھے گی۔ مگر جو آدمی aircondition میں رہے، بڑے بڑے بنگلوں میں رہے، کاروں میں سفر کرے اور اسکو غریب جو نادار ہو، جو بھوکا ہو، جو کپڑے نہ پہنے ہوئے ہو، اس کا احساس بہت کم ہوتا ہے۔ یہ تو بات ٹھیک ہے کہ اس بجٹ میں بہت ساری چیزیں ہمارے وزیر صاحب کا اور حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے غربت کو ختم کرنے کا تہیہ کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس بجٹ میں غریبوں کے لیے کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ امیروں کے لیے، وڈیروں کے لیے، جاگیرداروں کے لیے اور ان کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ

بحث بنایا گیا ہے۔ ان کا بڑا دعویٰ یہ ہے زراعت کے سلسلے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ زراعت میں جو package یا جو schemes دی گئی ہیں اس سے وڈیروں کو تو فائدہ ہوگا اور جاگیرداروں کو تو فائدہ ہوگا لیکن کسانوں کو شاید ہی فائدہ ہو بلکہ بہت کم فائدہ ہوگا۔ میں یہ سمجھتا ہوں اس سے بہتر یہ تھا کہ جو کسانوں پر اور غریبوں پر tax لگایا گیا ہے، جو ایک ایکڑ زمین پر جس کو ہماری زبان میں 10 کنالوں پر جو ایک tax دیتے ہیں اگر وہ معاف کر دیا جاتا تو آج وہ کسان، وہ غریب، سب اپنے بچوں کے لیے اپنے اہل و عیال کے لیے روٹی کمانے کے لیے ان کو آسانی پیدا ہوتی۔ اسی طریقے سے صنعتوں میں ہمیشہ لفظ دہرایا جاتا ہے کہ صنعت کاروں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کے بنایا جاتا ہے لیکن صنعت کے اندر جو مزدور ہوتے ہیں، جو صبح سے شام تک کام کرتے ہیں۔ ان کا اس میں کیا فائدہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے فائدے کو مد نظر رکھ کے بحث نہیں بنایا جاتا۔ اسی طریقے سے بہت سارے صنعت کار ایسے ہیں کہ جنہوں نے قرضے لے لے اور بعد میں یہ کہہ کے وہ قرضے معاف کرائے کہ صنعتیں بیمار ہو گئیں۔ ہمیں فائدہ نہیں ہو رہا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ قرضے بھی معاف کر دیئے گئے خواہ وہ رشوت کے طور پر یا سیاسی رشوت ہو، خواہ وہ وڈیروں کی وجہ سے سفارش پر ہو لیکن بے شمار لوگ ایسے ہیں جو بے روزگار ہو گئے ہیں لیکن حکومت نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ کتنی صنعتیں بے کار جو بیمار گئیں ہیں ان کو چلانے کے لئے انہوں نے کوشش کی ہے یا محنت کی ہے۔ اس کا ہمیں پتا نہیں۔ اسی طریقے سے اس حکومت نے بیرونی دنیا میں جو پاکستانی کام کرتے ہیں وہاں سے محنت مزدوری کر کے پاکستان کی خوشحالی کے لئے رقم بھیجتے ہیں یا روانہ کرتے ہیں ان کی سہولت کے لئے کوئی package نہیں رکھا۔ ہاں اتنی سہولت تو ضرور ان کے لئے پیدا کی کہ جو باہر سے وہ چیزیں لائیں گے اس پر tax کم کر دیا گیا ہے لیکن جناب چیئرمین! جس طریقے سے آپ کو معلوم ہے کہ وہ ٹی وی لائیں گے، ایسی تعیش کی چیزیں جو عیش و عشرت کی چیزیں ہوں گی، اس کو ان غریبوں کو کیا فائدہ ہوگا۔ وزیر خزانہ کو چاہیے تھا کوئی ایسا package دیتے کہ بیرونی دنیا میں جو پاکستانی ہیں وہ جب مستقبل میں وہاں سے لوٹیں تو پاکستان آکر ان کو کوئی کاروبار میسر ہو یا کوئی مکان کی سہولتیں میسر ہوں یا صاف پانی کی سہولتیں میسر ہوں یا وہ ایسے کارخانے یہاں لگا سکیں جہاں لوگوں کے لئے روزگار مہیا ہو، لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت نے ان کے لئے کچھ کام نہیں کیا اور

کچھ صورتیں نہیں کیں۔ چند چیزیں جو ان کے لئے کئی ہیں وہ ان کے لئے فائدہ مند نہیں ہیں۔

اسی طریقے سے حکومت نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے غریبوں کے لئے اور بہت ساری سہولتیں رکھی ہیں مثلاً اس میں بجلی کا مسئلہ ہے۔ اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں غریبوں کے لئے نہ تو آٹے کا ذکر کیا گیا ہے جو انسانی ضروریات ہیں اور نہ دال اور سبزی۔ جتنی چیزوں کی ہنگامی پر کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے ان پر توجہ نہیں دی گئی۔ اور اسی طریقے سے ڈیزل کی قیمتیں ہر ہفتے یا ہر ماہ میں بڑھتی رہتی ہیں اس کو کم کرنے کے لئے ہماری حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی۔ غریب آدمی عام گاڑیوں پر سفر کرتا ہے، ڈیزل کی جب قیمت بڑھ جاتی ہے تو عام عوام پر اس کا بوجھ بڑھ جاتا ہے اور غریب آدمی کرایہ دینے سے قاصر رہتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ غریبوں کا جو بجٹ ہو گا وہ اس طریقے ہونا چاہیے ہے کہ عام آدمی اور عام مزدور عام متوسط طبقے کے آدمی کو فائدہ ہو۔ لوگ بھی سمجھتے ہیں کہ ملازمین کے لئے انہوں نے تنخواہ بڑھانے کا وعدہ کیا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے جو بڑے مناصب پر سیکرٹری level کے لوگ تو فائدہ حاصل کر سکتے ہیں لیکن یہ کلرک، یہ چیز اسی، یہ پھولے طبقے کے ملازمین میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ جو تنخواہ بھی بڑھائی ہے وہ بھی اک کمپنی کے سپرد کر دی گئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو چاہیے تھا کہ اس وقت جو اس ملک پاکستان میں دو چیزوں کا سیلاب اٹھ کر آ رہا ہے۔ ایک سب سے بڑا سیلاب بے روزگاری کا سیلاب ہے اور دوسرا ہنگامی عروج پر ہے۔ اور اس وقت پاکستان کے اندر خود کشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں۔ ان کو روزگار ملنا کرنے کے اسباب کرنے چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت اور اس کا یہ بجٹ جو ہے ان کے لئے کوئی فائدہ مند ثابت نہیں ہو رہا۔ جو سب سے بڑا فائدہ اس بجٹ سے ہونا چاہیے تھا کہ غریبوں اور عام متوسط طبقے کے لئے کچھ ہونا چاہیے تھا۔ اسی طریقے سے عام ہسپتالوں کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ اگر کوئی غریب آدمی ہسپتال میں چلا جاتا ہے تو اس کو ایک گولی میسر نہیں ہوتی۔ اگر کوئی وڈیرا یا سرمایہ دار آدمی چلا جاتا ہے تو ڈاکٹر حضرات اس کے پیشاب تک کو چیک کرتے ہیں۔ لیکن غریب آدمی کی نبض چیک کرنے سے بھی کتراتے ہیں۔ آج ہسپتالوں کے اندر، جو صوبوں کے اندر حالات ہیں آپ کے سامنے ہیں۔ کسی جگہ بھی غریب آدمی کے حالات کا کوئی اہتمام نہیں ہے۔ اور سب سے بڑی افسوس کی بات یہ ہے یہ

جو بجٹ تیار کیا گیا ہے اس میں صوبوں کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے۔ یہ صرف اور صرف آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے اشاروں پر تیار کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس وقت تمام صوبوں کے اندر اضطراری حالات اور پریشانی ہے، صوبے اپنا بجٹ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے مرکز نے ہمارے محترم وزیر خزانہ نے صوبوں کو اعتماد میں لے کر بجٹ تیار نہیں کیا اور بالخصوص چھوٹے صوبے جو ہیں وہ اس سے محروم ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ساری باتیں جو ہیں اس بجٹ کو غریبوں کا بجٹ نہیں تصور کیا جا سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس ملک کی ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس ملک کے اندر وڈیرے اور حکومت سادگی نہیں اپنائے گی جس کی وجہ سے اس ملک کے اندر بے شمار دولت کرپشن کا شکار ہو جاتی ہے، لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہوتا ہے، اس کے لئے تو وزیر خزانہ صاحب نے کوئی توجہ نہیں دی۔

جناب چیئرمین! تیسرا مسئلہ اس ملک کا امن و امان کا مسئلہ ہے۔ یاد رکھیں جس ملک میں امن و امان نہ ہو اور جو حکومت امن و امان قائم رکھنے میں فیل ہو جائے۔ اس ملک کا اقتصادی نظام بہتر ہونا ناممکن ہے۔ ہمارے ملک کے اندر اس وقت یہ صورتحال ہے کہ پنجاب کے اندر امن نہیں ہے، کراچی سندھ کے اندر امن نہیں ہے، بلوچستان کے اندر امن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! جب تک ہمارے ملک کے اندر امن و سکون اور اطمینان نہیں ہوگا، باہر کا تاجر اور صنعتکار کیسے پاکستان کی طرف رجوع کرے گا۔ اس وقت کی صورتحال یہ ہے کہ ہمارا اپنا سرمایہ دار طبقہ پاکستان سے باہر جا رہا ہے کیونکہ اس کی یہاں جان، مال، عزت و آبرو کو تحفظ حاصل نہیں ہے۔ جناب سب سے بڑا اس ملک میں امن کا مسئلہ ہے۔ جب تک پوری قوم اتفاق و اتحاد کر کے امن کے مسئلہ کو بہتر نہیں بنائے گی اس وقت تک ہمارے ملک کا اقتصادی نظام بہتر نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اس کے جب تک امن نہیں ہوگا اس وقت تک غربت بھی دور نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ واغرد عوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Mr. Chairman: Dr. Nighat Agha.

Senator Dr. Nighat Agha: Thank you Mr. Chairman. The

budget presented for 2004-05 is a tax free and prodigious. It is progressive, pragmatic and consistent with the stated policies of the Government. It is growth and investment oriented and will bring great job opportunities and improvement in all kinds of fields. Another thing that is important in the budget is the continuity of fiscal and monetary policies because if fiscal and monetary policies are continuous, they generate confidence, people want to invest in the country both locally and internationally, so this is the great thing that is happening. I would like here to congratulate the Muslim League government, also our Finance Minister and the Nation for getting rid of the expensive debt and getting out of the dictates of IMF. This will bring great relief to all of us. I would like now to talk in Urdu because I think I feel more comfortable

یہ پہلی حکومت ہے جس نے Senior Citizens, Widows اور پینشنرز کی بھلائی کے لئے ٹھوس اور مثبت اقدامات اٹھائے ہیں۔ یہ وہی ضرورت مند اور قابل احترام لوگ ہیں جن کے بارے میں ایک سابق وزیر اعظم نے پینشن میں اضافہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ یہ dead horses ہیں مگر اس موجودہ حکومت نے اپنے ضعیف اور غریب مگر معزز پاکستانیوں کی مدد کرنے کا بھرپور plan ترتیب دیا ہے اور جس کی detail میں بعد میں بتاؤں گی۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں شعبہ تعلیم پر بات کروں گی کیونکہ تعلیم ایک عبادت ہے۔ یہ ہمیں روشنی دکھاتی ہے۔ سابقہ حکومتوں نے ایک سازش کی تھی اور اس کے تحت اسے backward رکھا تھا تاکہ قوم باشعور نہ ہو سکے۔ اپنے لئے سوچ نہ سکے، سر اٹھانے کے قابل نہ ہو اور حکمرانوں کا تخت و تاج برقرار رہے اور تمام قوم اپنے ہی ملک میں third rate citizens بن کر رہے لیکن ہماری حکومت جو کہ عوام کی فائدہ ہے اس نے revolutionary steps لانے کا ارادہ کیا ہے اور اس پر فی الفور عملدرآمد شروع کر دیا ہے تاکہ عوام کی بہتری کے لئے سوکھے نعرے اور اخبارات میں بیان نہ جاری کئے جائیں but practically کچھ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! موجودہ حکومت نے تعلیم کے لئے بارہ ارب اکیس کروڑ کی رقم مختص کی ہے جو کہ 134% پچھلے سال سے زیادہ ہے۔ ان تمام کوششوں کی وجہ سے اب ہم نے اندھیروں سے نکل کر روشنی کی طرف سفر شروع کر دیا ہے۔ سفر کچھ طویل ہے لیکن انشاء اللہ منزل مراد تک پہنچ جائیں گے۔ دیر سے پہنچیں گے مگر انشاء اللہ پہنچیں گے۔

طول شب فراق ہے گھبرانہ اسے جگر

ایسی بھی کوئی شام نہیں جس کی سحر نہ ہو

(اس موقع پر ڈیک بجائے گئے)

زمانے کی بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق ووکیشنل اور ٹیکنیکل ٹریننگ پر بہت زور دیا جا رہا ہے تاکہ لوگ self employed ہوں اور اس کے علاوہ Industry کے لئے skilled labour حاصل کریں۔ اس طرح صنعتی اداروں میں اور پرائیویٹ سیکٹر میں ایک مضبوط bondage ہو جائے گا اور اس طرح سے نوکریاں بہت مہیا ہوں گی۔ دوسرا female education پر بہت توجہ ہے کیونکہ ہر بچی مستقبل کی ماں ہے اور یہی بچی ہے جو مستقبل میں قوم کو روشن خیال بنائے گی IT, Science and Technology پر بھی بہت زور دیا جا رہا ہے تاکہ 21st century کے challenges کا سامنا کر سکیں۔

جناب چیئرمین! اساتذہ کی تربیت کے لئے بہت سے ادارے کھولے جا رہے ہیں۔ مدرسوں میں بھی ضرورت کے مطابق کچھ ضروری مضامین متعارف کئے جا رہے ہیں غرض کہ ہر necessary area میں improvement لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ کوششیں ان کے علاوہ ہیں جو صوبائی حکومتیں کر رہی ہیں۔ انشاء اللہ نتیجہ بہت جلد ہم دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین! دوسرا میں صحت کے شعبہ پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ اس شعبہ پر پہلے کبھی کسی نے جائز توجہ نہیں دی تھی۔ غریب کے لئے ایک مچھوئی سی بیماری کے علاج کیسہولت بھی میسر نہ تھی۔ لیکن اب ایسے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں جس سے صحت کی بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں۔ کسی پہلی حکومت نے preventive steps لینے کے متعلق کبھی نہ سوچا تھا۔ ہماری حکومت نے اس کو major step قرار دیا ہے۔ میں اس کی تھوڑی سی مثال دوں گی کہ کیوں preventive steps لازمی ہیں کیونکہ جتنی بھی بیماریاں ہیں اس میں سے 42%

water borne ہوتی ہیں۔ اگر ہم صاف پانی مہیا کریں تو at least 42% بیماریاں ہوئگی ہی نہیں۔ اس کے علاوہ 30% infectious diseases ہوتی ہیں۔ اگر اس کا بھی روک تھام کیا جائے تو 72% بغیر کسی علاج کے بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ باقی کے لئے ہم ہسپتال کھول رہے ہیں ڈاکٹرز کو special incentive دے رہے ہیں۔ موبائل ڈسپنسریاں بن رہی ہیں۔ غرض کہ ہر قسم کا کام ہو رہا ہے کیونکہ حکومت جانتی ہے کہ صحت مند جسم ہی صحت مند سوچ کو پرورش دیتا ہے۔

اس کے بعد میں senior citizens, pensioner and widows پر آتی ہوں۔ جناب والا! ملک میں ضعیف کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ وہ زندگی کے دن گن گن کر کٹ رہے تھے۔ یہ پہلی حکومت ہے جس نے سوچا کہ ہمارے بزرگوں کی عزت نفس پر کوئی حرف نہ آئے اور وہ عزت کے ساتھ زندگی گزاریں۔ ان کو معاشی طور پر بھی آزاد کیا کیونکہ اس سے بھی بڑی humiliation ہوتی ہے جب انسان کسی کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ حکومت نے بہت سی positive سکیمیں بنائیں اور pension میں بھی بہت اضافہ کیا گیا ہے۔ وزیراعظم میر ظفر اللہ خان ہمالی اور مسلم لیگ کی حکومت نے بہت positive سکیمیں بنائی ہیں تاکہ ہمارے بزرگ comfortable زندگی گزاریں۔ بزرگ شہری اگر 20 لاکھ روپے بنک میں رکھے تو ان کو سترہ ہزار روپے مہینہ بطور پنشن یا بطور تنخواہ آتا ہے۔ اس میں وہ کچھ گزارا تو کر سکتے ہیں۔ اس پر holding tax بھی معاف کیا گیا ہے۔ اس سے دو فائدے ہوئے ہیں ایک تو ہماری نوجوان نسل پر معاشی بوجھ کم ہو جائے گا اور وہ جو پیسے بچائیں گے کیونکہ productive age میں بڑے کم لوگ ہوتے ہیں جیسے جیسے زندگیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ یعنی ہماری صحت اچھی ہوتی جا رہی ہیں ہماری زندگی لمبی ہوتی جا رہی ہے تو ہم non productive age میں بہت زیادہ لوگ ہیں ان کے لئے تو گورنمنٹ نے انتظام کر دیا ہے۔ productive age والوں کو بھی حکومت نے بہت زیادہ سہولت دے دی ہے کیونکہ اگر ان پر معاشی بوجھ نہیں ہوگا وہ اپنے وہی پیسے اپنے بچوں کی تعلیم پر خرچ کریں گے۔ اس طرح future generation بہت اچھی ہو جائے گی۔ اگر یہ step نہ لیا جاتا تو ایک تخمینے کے مطابق بیس سال کے بعد جو ہمارے productive age کے لوگ ہیں یا نوجوان ہیں ہر نوجوان کو دس non productive age کے لوگ سنبھالنے پڑتے۔

almost impossible ہے کیونکہ مہنگائی بہت ہو گئی ہے اس طرح گورنمنٹ نے دونوں کی help کی ہے۔ future بچوں کی مدد کی ہے اور موجودہ لوگوں کی مدد کی ہے۔ اس کے لئے میں حکومت کی بہت شکر گزار ہوں اور جناب شوکت عزیز صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور Shakespearian term میں کہتی ہوں I salute thee with my royal hand, God bless you: کیونکہ بجٹ جس دن سے announce ہوا ہے مجھے اتنے فون اور خط آرہے ہیں جس میں اس گورنمنٹ کے لئے بہت زیادہ دعائیں ہیں۔

جناب والا! Construction Sector اور Industry Sector کے بارے میں بھی بہت progressive اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں کیونکہ یہ شعبے بہت ملازمتیں مہیا کرتے ہیں۔ tax کی شرح میں کمی ہو رہی ہے۔ بجلی کے rate بھی کم کئے جا رہے ہیں۔ اس میں کمی کی ہے لیکن یہ بہت کم ہے، انہیں اور کم کرنا چاہیے۔ infrastructure بنایا جا رہا ہے جو کہ mobility کے لئے بہت ضروری ہے تاکہ تیز رفتاری سے مارکیٹ میں چیزیں پہنچائی جا سکیں۔ وقت پر چیزیں پہنچائی جا سکیں۔ اس مقصد کے لئے raw material بھی سستا کیا جا رہا ہے۔ Car Industry کو غیر معمولی protection دی گئی تھی جس کی وجہ سے اس میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ کاروں کے ٹیکس معاف کئے گئے ہیں کیونکہ کاریں اب necessities میں آ گئی ہیں، luxuries نہیں رہیں۔ even چھوٹی کاروں پر 33.3% custom duty معاف ہو گئی ہے جس کی وجہ سے middle class کے لوگ بھی آسانی سے انہیں خرید سکیں گے۔

جناب والا! میرا جو concern ہے، وہ debt servicing پر ہے۔ ہماری جو domestic debt service ہے، اس پر بہت زیادہ خرچ آ رہا ہے یعنی ایک سال میں 161.52 billion خرچ آ رہا ہے جو foreign debt servicing ہے، اس پر 41 billion خرچ آ رہا ہے یعنی جو domestic debt service ہے وہ foreign debt service سے 4 times زیادہ ہے۔ اس کے لئے میں request کرتی ہوں کہ کوئی ایسا طریقہ کار ہونا چاہیے کہ ہمارا domestic debt service پر کم خرچ ہو تاکہ وہ پیئیر progressive ملے improvement پر خرچ ہو سکے۔

جناب والا! دوسری میری درخواست بجلی کے بارے میں ہے جو اتنی سستی نہیں ہونی چاہتی ہونی چاہیے تھی اور اس کی وجہ سے پٹرول بھی سستا نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے مہنگائی

بڑھتی ہے۔ بجلی کے rate بہت تھوڑے کم ہونے ہیں۔

اب میں defence کے متعلق عرض کرتی ہوں۔ 11 ستمبر کے بعد دنیا کی سیاست میں پاکستان کو بہت major کردار ادا کرنا پڑا۔ صدر جنرل پرویز مشرف کی شاندار حکمت عملی اور دور اندیشی کی وجہ سے پاکستان مسائل کے گرداب سے باہر نکل آیا ہے۔ ایسے موقع پر ہمارے دشمن ہمیں صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے تھے، وہ ایسا نہیں کر سکے کیونکہ اس میں ایک چیز نے ہمارا ساتھ دیا اور وہ ہے ہمارا مضبوط دفاع۔ یہ ہماری freedom کا ضامن ہے۔ اس کے لئے موجودہ بجٹ میں 194 billion allocate ہوا ہے جو پچھلے سال سے تقریباً 21 billion زیادہ ہے لیکن میں سوچتی ہوں کہ یہ رقم بھی کم ہے۔ ہمیں مزید رقم فوج کی صلاحیتوں کو بڑھانے، new technology اور جدید ترین instruments کے لئے چاہیے۔ اس لئے اس رقم کو مزید بڑھانا چاہیے۔

جناب والا! زراعت ہماری backbone ہے جس سے ہمارے 70% لوگ وابستہ ہیں یا dependent ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم زراعت کو بہت strong بنائیں۔ تب ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ہماری backbone ہے لیکن آج تک حکمرانی کرنے والوں اور جاگیرداروں نے زرعی شعبہ کو ترقی دینے کے بارے میں صرف نعرے لگائے تھے اور اخباری بیانات دئے تھے۔ کوئی ٹھوس اقدامات نہیں اٹھائے تھے۔ موجودہ حکومت نے اس شعبہ کی اہمیت کو سمجھا اور بہت مثبت اقدامات اٹھانے کا تہیہ کیا۔ اس سلسلے میں مشینری کو سستا کیا گیا ہے۔ قرضوں کا سود کم کیا گیا ہے اور کچھ قرضے بھی معاف کئے گئے ہیں۔ قرضوں کے حصول میں آسانیاں پیدا کی گئی ہیں۔ بجلی کچھ سستی کی گئی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ agriculture کے لئے بجلی مرید سستی ہونی چاہیے۔ کسانوں کے لئے markets بنانے کا تہیہ کیا گیا ہے۔ بیج اور کھاد سستی کی گئی ہے۔ اس کے لئے کسانوں کی proper guidance کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ infrastructure مضبوط کیا جا رہا ہے تاکہ ان کی produce سستے داموں میں produce ہوں اور فوری طور پر markets میں لائی جاسکیں۔

جناب والا! نہریں بجلی کی جا رہی ہیں اور نئے ڈیم تعمیر کئے جا رہے ہیں تاکہ زیادہ پانی کھیتوں کو مل سکے۔ پانی سمندر میں نہ جائے کیونکہ اس وقت ہمارا زیادہ تر پانی سمندر میں جا رہا ہے۔

مجلی سستی فراہم کرنے سے اشیاء خوردنی سستی ہوں گی۔ غرض کہ ہرقسم کی سہولت میسر ہوگی اور اس سے poverty alleviation ہوگی۔

جناب والا! میں تو حکومت کے ان اقدامات پر بہت زیادہ شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اتنا مثبت بجٹ بنایا گیا ہے جس میں ترقی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ آخر میں میں اپنا ایک پیغام ملک دشمن عناصر کو دے رہی ہوں کیونکہ وہ ترقی کی راہ میں حائل ہو رہے ہیں۔

جاؤ ان ظلم کنندوں سے کہہ دوں کہ ان کی اندھیری شب ہمیں منظور نہیں

جس صبح کے ہم پیامبر ہیں وہ صبح اب دور نہیں

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبداللہ ریار۔

Senator Dr. Abdullah Riar: Today I would like to be gentler and kinder in the analysis of their budget presented by our honourable Finance Minister the other day. We have been told time and again and my life time since 60's that we have turned the corner, each time I saw that we turned the corner I saw a deep ditch, and we remain in the ditch for a quite long period of time and then again Dr. Mehboob-ul-Haq, G.I.K, V. A. Jaffery and now Mr. Shaukat Aziz emerges on the scene, have this helpless nation and reassures us that we have turned the corner. Let me believe it that we probably might have turned the corner. Over the past few months we have been told that our GDP is growing, our reserves have increased, our remittances are greater than 3 billion dollars, we are retiring our debts, we have created fiscal space and we have rationalised the tariffs; we are increasing our revenue collections, we have done the reforms in some capital markets and we have stabilised the macro economics, looking at from the corridors of World Bank and IMF, this

may sound very attractive and may be worthy of prayers but I am a citizen of Badin Tendo Ghulam Ali, New Dunbalo, village Coat Abdullah. I decided to visit the place and find out the facts. When I looked at the situation on the ground it was contrary to the facts: poverty has not reduced, poverty is climbing. When I looked at the facts: inflation is not reduced, inflation is climbing. When I looked at the facts, unemployment is not reduced, unemployment is climbing, these are the three basic indicators that as a local of "New dunbalo" and resident of a rural village of Sindh, I want to be addressed, I want to be looked that and I would like to divulge on some of those points.

Claims have been made that we have reformed agriculture sector, we have reformed the manufacturing sector and great growth of the manufacturing sector has been cited in double digits. Mr. Chairman, I would like to submit humbly that 70% of the population lives in the rural area, 65% of the employment is in the rural area, 25% of the GDP comes from the agriculture sector and large percentage of the exports is coming from the rural and agriculture sector. I kept thinking what are the measures that Mr. Shaukat Aziz has addressed during this budget presentation in that vital sector of the society and here I would like to analyse some of those. The concerns of the agriculture sector are water: let's look at the water, this is a federation of Pakistan, we have an established agreement of 1993, IRSA authority which manages the distribution of water and our honourable Senator on the other side has been running around in the provinces and trying to build consensus and I still feel that the IRSA

agreement of 1993 till today it has not being implemented with the original spirit of the agreement and the federating units have concerns on the equitable distribution of water, we do hear that time and again.

When we look at the other inputs of the farmer and the agriculture sector, fertilizer, I am told in the budget that the DAP would be reduced 100 rupees per bag. Let us analyse, Mr. Chairman you also belong to the agriculture community. DAP is imported and the price structure is deregulated, there is no fix price structure and Federal Government has no mechanism of monitoring the price structure when it is delivered to the farmers. When we are talking of reducing Rs. 100 in price, we are talking of reduction of the withholding tax from 6% to 1% and there is the benefit being passed to the importers. I don't see any importer so kind and gentle and nice forwarding that benefit to the poor farmers for the goodness and the greatness of the nation. I don't know what mechanism has been established by Ministry of Food and Agriculture to oversee that the DAP would be sold for Rs. 100 cheaper effective today onward to give the relief to the farmers. I think a lot of it seems to be a lip service. The most important component of the fertilizer is Urea. Since childhood my father always has told us

کہ یوریا کے اتنے bags جو ہیں۔

every quarter I need and for that the money has been always the issue.

Billions of rupees have been profited by 4 manufacturing domestic plants of Urea and no relief has been given in this budget on the Urea as the commodity of fertilizer for the farmers. So, in that account I also feel that there has been a kind of favour given to the domestic

industry on the profiting of the corporate culture and not considered the benefit to be passed to the consumers and the farmers. Looking at the pesticide, I do see some tariff reduction of sales tax, some accommodation on the pesticides but there is no effort made on the spurious and sub-standard adulterated market on the pesticide which is a menace for the agriculture industry at this time. Interesting and very fascinating component is of the equipments and the Tractor, implements and the tractor less than 35 Horse Power and above 100 Horse Power. When I looked around in my town and village every tractor falls in the category between 35 Horse Power and 100 Horse Power. I asked friends what is the rationale? That there is a reduction of the duties on less than 350 Horse Power and above 100 Horse Power and why not for those which we are using for the average farmers for the cultivation and land tilling. It seems very intriguing and I don't know which corporate farming we are envisioning of. We may be talking of a Bolivia or Malaysian corporate culture that is going to be created or in the Thal and Bahawalpur some nice eager Agriculturists envisioning that they will come at ten thousand acre farming and corporate culture is going to be introduced and somebody has been very impressed with that, bringing a specific clause for less than 35 and above 100 Horse Power tractors. I recommend and request that 35 to 100 Horse Power tractor should also be exempted and given the same relief. There is no rationalization on the commodity pricing and farmer is crushed every time and again and middle man is the beneficiary on the commodity pricing and the racket in this area has not

been addressed. Loan facility: thanks to the recent statement but as my colleague has already indicated why discrepancy and discrimination, why not to bring it to the rationalization level of the business loan facility and why to keep it at 9%, why not to bring it to the level which the other consumers in the business industry have been given 5 to 6% of today market.

Sir, these are the concerns regarding the Agriculture sector, the question comes that we have manufacturing growth. If you analyze the manufacturing growth, my colleagues from the other hand of the aisle have mentioned Automotive Industry and the Textile Industry. Let us look at the facts. Automotive Industry and Textile Industry have grown fine, we accept that. Is that Industry a broader segment of the employment component? No, it is a very narrow segment of the growth. It reflects growth in the area of technology and productivity. When there is an application of technology to enhance the productivity and you take the growth through that measure, it in certain ways becomes employment counter productive. So, that is not going to enhance the employment and does not affect the fate of the common man, it does make two *Manshas* and three *Dewan* and five *Habihs* and they have never helped the people of Pakistan. We have seen that time and again the chronic capitalism in Gulf's, these big palaces and lobbies and very nice gimmickry and jugglery of words and the number crunchers in the Q-block have always served them well and I see this exercise more or less, the repeat of the same.

Sir, coming on the inflation, we have seen the blatant manipulation of numbers what a joke with the nation that you have been linked the core inflation from the other items and trying to play that inflation is contained

میٹکانی ختم ہو گئی ہے۔ افسوس کی بات ہے۔

We just have to, we all are witnessing day to day, everyday commodity edible components of the living, how cheaper or expensive they have become for a common man, we should not be looking at that, just a blank face. We should recognize that fact and make efforts to give some relief to the people who deserved at the most. Poverty has two different, distinct elements and in a society, if a soul, a human soul is healthy, it is a rich society and if unhealthy and ill soul it becomes a poor society. Let us analyse the Health Sector of the society, I am surprised first of all that health appropriations according to the 73 Constitution, according to the concurrent list, it should be the provincial subject to begin it. But whatever reasons, we still have the department in the Ministry of Health and the honourable Minister of Health is here, I must say that he has not succeeded achieving that geometry machine which honourable Minister for Higher education has, whichever department honourable Minister for Higher education has moved, he has magnet of money sucking around him and the appropriations of that department go very high. He has gone to the higher education in 9 billion rupees and Health appropriations are meagre just 6 billion rupees, if I recall correctly. There should have been more enhanced funding for the Health Sector for the benefit.

Unfortunately, those funds have not been utilized in the area with which health of the nation can be improved, we need concentration and more emphasis on the preventive health and the primary health, preventive health and basic health unit in the primary health has been dealt poorly. Even today, we have gross deficiency in that segment of our health care and if you see the allocations from the current Budget, there will be sensational projects, construction projects, procurement of equipment projects, and a wasted racket oriented projects allocation of funds that are not translating into the health of the common man; average citizen of this nation is not getting the benefit from these billions of rupees of allocations.

Let us look at the other aspect of poverty. If you are educated, you are rich which uneducated is more prone to be poor. I remember distinctly the child who went to the primary first grade on the day when honourable Education Minister took the oath and today in this year that child is going to graduate from the Primary school sir and its shameful to see the quality of the education that child has received in the last five years, neither different nor better, its probably, if I would say, is the worst than where it was five years ago. And we yet have to decide syllabus, we have done lot of jugglery with the words, we have done lot of NGOs talks, we have not done the delivery on the ground sir, and I hold the right to criticise that aspect of the education as well. Coming upto the national issue where that directly translates to the well being of the nation, to the economics of the nation, enhances the budgetary proposals, the economic

and the fiscal issues of the nation.

Law and order: look at the situation where we stand today. It is so sad to see the narrow vision of life, the people with bigotry and constrained views and upsets of the life, imposing their confused ideas on the other, are at war and have created havoc with this nation. So sad to see that those Commanders supposedly responsible for the care and security and well being of this country themselves are seeking protection and are being attacked. It is very sad where we are? Amazingly the *Kissan* convention of this country is being held in the bunker in the Presidency of Pakistan. *Kissan* convention should be held at Gaddafi Stadium, at a Stadium in Sukkur, at a Stadium in Hyderabad, *Kissan* convention at the Presidency because of the security reasons and we should not say to it why it has happened. Let us give a due stock to the real situation. We must unite, move forward, look objectively, shed away the differences, give away the narrow partisan bickering, rise to the occasion. Mr. President, you need to take the progressive, the democratic, the liberal forces along to confront on with the bigotry, narrow minded, intoxicated, religious extremists and terrorists and we will stand with the nation and we are there to succeed and we shall win but if you bunker down, you have to be accountable. Time has come. Political stability for the nation.....

Mr. Chairman: Keep in mind the time frame.

Senator Dr. Muhammad Abdullah Riar: Sir, indeed few more minutes. Political stability directly relates to the economics of the

state. Political instability is the reason, every morning you pick up the paper, the Chief Executive is in, the Chief Executive is out.

آج جمالی صاحب جا رہے ہیں، کل نہیں جا رہے

What kind of environment we have provided to this country. So, how can an investor take a confidence to invest in an environment where they don't know what is going to be the fate of the Chief Executive of the state. What messages are we giving? We need to establish political stability and that would not come by setting up the artificial debts by re-adjusting the artificial debts you need to engage in the real political forces of the country and bring them along to build the nation that are the conclusive remarks of my observation. Thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. Kamal Ali Agha.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! آج بجٹ پر معزز اراکین نے بہت سی گفتگو فرمائی ہے۔ میں بھی اپنی سمجھ کے مطابق بات کروں گا۔ اس مرتبہ اس بجٹ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس بجٹ میں نئے ٹیکس نہیں لگائے گئے اور اس بجٹ کے اندر تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے سہولیات جیسے کہ تعلیم کے لیے اس بجٹ میں 13 ارب روپے رکھے گئے، یہ رقم پچھلے بجٹ سے 134% کا اضافہ ہے۔ اسی طرح صحت کے لئے جو کہ پچھلے سال 4 ارب روپے رکھے گئے تھے اسے 50% اضافے کے ساتھ 6 ارب روپے کر دیا گیا۔ بہبود آبادی کے لئے 2 ارب 60 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ انسانی ترقی کے منصوبوں پر استعمال کیے جائیں گے۔ Food Support Programme جو غریبوں کے لیے ایک بہت بڑا سہارا بنا گزشتہ دو سالوں سے اس کو بڑھا کر اب 4 ارب روپے کر دیا گیا جو کہ ایک بہت خوش آئند بات ہے۔ Micro Financing کے لیے جس سے ملک بھر کے 86 اضلاع میں 3 لاکھ افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں اس رقم کو بڑھا کر بھی 5 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ بجلی جو کہ آج سے پہلے ہمیشہ اس کی قیمتیں بڑھ رہی تھی اور

اس کی وجہ ہر کوئی با مشور پاکستانی جانتا ہے کہ وہ معاہدے ہیں جو اس دور میں کیے گئے کہ جو سیاسی نعرے بازی کے لحاظ سے عوام اور عوام کے دکھ درد جو آج بھی آپ نے اس ہاؤس میں سنے 'روٹی' کپڑا اور مکان کے نام پر ووٹ حاصل کرنے والوں نے اس ملک میں وہ تماشا کیا وہ بربادی کی اور corruption کی وہ مثالیں قائم کیں کہ جس کی بازگشت دنیا کے مختلف ممالک میں سنائی دی اور عدالتوں نے ان کے خلاف فیصلے دے کر ان کا جرم ثابت کر دیا۔ وہ IPPs جن کے ذریعے اس ملک کے غریب کے عوام کو سستی بجلی کی بجائے مستقل طور پر مہنگی بجلی خریدنے کا سبب بنے۔ ان معاہدوں کا تذکرہ پوری دنیا میں سنا گیا اور اس corruption کا اور اس کمیشن کا واوید کہ جس کی بدولت Mr. 10% اور پتا نہیں کیا کیا نام اس ملک میں اور دنیا میں مشہور ہوئے۔

جناب چیئرمین آج الحمد للہ اس حکومت نے صنعت کے لیے 58 پیسے فی یونٹ کی کمی کی اور پھر commercial connection کے لیے 25 پیسے اور domestic استعمال کے لیے 10 پیسے بجلی کی کمی کی۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں کہ اس ملک کے عوام کو صنعت کے اوپر اس رعایت کا کتنا فائدہ ہوگا اور انشاء اللہ اس میں ملک کے اندر صنعتیں لگیں گی اور پیداواری لاگت میں کمی آئے گی اور اشیاء ضرورت جو ہیں وہ سستی ہوں گی۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ کے اندر 15 فیصد تنخواہوں میں اضافے کی آپ نے بات سنی۔ پینشنروں کے لیے 8 سے 16 فیصد اضافے کی آپ نے بات سنی۔ یہ بجٹ الحمد للہ اس لحاظ سے ایک بہتر بجٹ ہے کہ اس کے اندر لوگوں کو سہولت دینے کی بات ہو رہی ہے۔ یہ بجٹ فراڈ بجٹ نہیں ہے۔ الحمد للہ یہ بجٹ جو اس حکومت نے پیش کیا اس کے اندر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ agriculture friendly بجٹ ہے، یہ industrial friendly بجٹ ہے، یہ trader friendly بجٹ ہے، یہ public friendly بجٹ ہے اور یہ law and order and defence friendly بجٹ ہے۔ جب یہ بات کرتے ہیں اخراجات کو کم کرنے کی، تو میں یہ کہتا ہوں کہ دو عملی اور یہ دو رخی۔ ایک طرف آپ اس دفاع کی بات کرتے ہیں، دفاعی قوت کی بات کرتے ہیں، ایٹمی صلاحیت کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف جب ہمارا دشمن بھارت میزائل کے تجربے کرتا ہے تو ہمیں بھی

اپنے ملک کے دفاع کو مضبوط بنانا ہے، اپنی اس ایٹمی صلاحیت کو سنبھالا دینا ہے اور اس قوت کو ہم نے سنبھالنا ہے۔ اس کو ہم کس طرح سنبھالیں گے۔ اسی طرح کہ ہم مناسب پیسہ، مناسب رقم بجٹ کے اندر اس کام کے لئے رکھیں کہ ہم اپنے ملک کی دفاعی سرحدوں کی حفاظت کر سکیں۔ اپنے ملک کے اندر law and order کو کنٹرول کر سکیں تاکہ سرمایہ کاری ملک کے اندر آئے اور انشاء اللہ عزیزان اقدامات سے آپ دیکھیں گے کہ اس ملک کے اندر سرمایہ کاری آئے گی۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ کے اندر ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے قرضہ داروں کے لئے جو سہولت دی گئی ہے میں اس پر اپنے وزیر خزانہ صاحب کو داد تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا مطالبہ تھا ان لوگوں کا کہ جو لوگ اس قابل نہیں تھے کہ وہ سود در سود ادا کر سکیں، ان Buildings پر جس میں وہ رہائش پذیر ہیں اور ان کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ وہ ان قرضوں کی ادائیگی کر سکیں۔ ان کے قرضوں کو منجھ کر کے اور آئندہ ان کو 36 اقساط میں ادائیگی کی سہولت دے کر ایک بہت بڑا اقدام کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ کے اندر صنعتی ترقی کے لئے میں سمجھتا ہوں جو اقدامات کئے گئے اور سہولیات فراہم کی گئیں وہ قابل ستائش ہیں اور پاکستان میں وہ مشینری جو تیار نہیں ہوتی اور درآمد کی جانی ضروری ہے اس کے اوپر کسٹم ڈیوٹی کو پانچ فیصد کر کے ایک بہت بڑی سہولت اور ایک incentive دیا گیا ہے جس سے انشاء اللہ بڑے اچھے نتائج نکلیں گے اور پاکستان میں صنعت کاری میں اور سرمایہ کاری میں اضافہ ہو گا۔ اور اس کے علاوہ زرعی شعبہ ہے۔ یہ بات کرتے ہیں کسان کنونشن کی۔ ہم نے جناب بڑی سیاست دیکھی ہے نعرے بازی کی۔ وہ روٹی کپڑا اور مکان اور پھر کسانوں کو بڑے بڑے کنونشن کر کے، mike توڑ کر اور بڑی بڑی لمبی تقریریں کر کے بارہ ایکڑ اور ساڑھے بارہ ایکڑ کا بھانہ دیکر ووٹ لئے گئے اور پھر ان کو ایکڑ نہیں، ”کھتے“ دیئے گئے جناب۔ وہ لوگ، آج تک یاد کرتے ہیں۔

الحمد للہ! اس حکومت نے پاکستان کے اندر بے زمین کاشت کاروں کو ترتیب کے ساتھ اور انہماک کے ساتھ زمین تقسیم کی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے وہ بے مثل ہے اور الحمد للہ اس سلسلے کو یہ حکومت جاری رکھے گی اور بغیر نعرہ بازی کے۔ دھوکہ دہی کے لئے نہیں، صرف سیاست چمکانے کے لئے نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں اس لئے کہ حق ہے ان لوگوں کا جو کاشتکاری

کرتے ہیں، وہ بے زمین ہیں، ان کو ان کا حق ملنا چاہیے۔ پھر اس سلسلے کو آگے بڑھانے سے ایسی زمین جو کاشت میں نہیں ہے، وہ کاشت میں آئے گی تو انشاء اللہ اس ملک کے اندر ہماری پیداواری صلاحیتیں بڑھیں گی، ہم انرجی کے سلسلے میں خود کفیل ہوں گے اور صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب نے جو incentives دیے ہیں اس کسان کانفرنس میں وہ بے مثل ہیں۔ جناب! ان کو اگر یہ calculate کر کے اس پر تنقید کرتے تو کوئی بات بنتی تھی۔ اس کے اندر کوئی نقائص نکالتے، اس کے اندر نقائص نہیں نکالے جاسکتے۔ اس لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ پریزیڈنسی کے اندر کیوں کی گئی؟ اگر کوئی اچھا کام پریزیڈنسی کے اندر کیا جائے گا تو وہ قابل ستائش ہو گا اس لئے کہ وہ عوام کے مفاد میں ہے۔

جناب چیئرمین! یہ بات غریبوں کے درد کی کرتے ہیں، غریبوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے اور ان کو دھوکہ دینے کے لئے، اب وہ دور گزر گیا۔ اب لوگ صلاحیتوں پر کارکردگی پر، خدمت اور پھر ان اچھے جذبات پر جو کوئی سربراہ ان کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہے، اس کی قدر کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ آئے، تقریر کی اور جناب! آپ کو تو یاد ہو گا کہ وہ جوش و جذبات، وہ کسان کنونشن، وہ لاہور کا قذافی سنڈیم اور اس میں مدہوشی کے عالم میں وہ کیا کیا نہیں کہہ دیا کرتے تھے۔ لیکن کارکردگی zero تھی۔ اس ملک کی پوری صنعت کو nationalize کر کے برباد کر دیا۔ اس ملک کو برباد کر دیا۔ یہ کیا بات کرتے ہیں، کارکردگی کی بات کریں۔ آج یہ بجٹ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے اندر کوئی fudging نہیں کی گئی، جو کچھ ہے وہ ظاہر ہے اور الحمد للہ سب سے بڑی بات جو اس کے اندر ہے وہ یہ ہے کہ یہ ذاتی خواہشات اور مفادات کا بجٹ نہیں ہے۔ ذاتی خواہشات اور مفادات کا بجٹ نہیں ہے، الحمد للہ۔ اور اس حکومت نے جو ایک اور روایت ختم کی ہے وہ بھی جناب! آپ بیچار ہیں، آپ کو علم ہے کہ مسائل اور وسائل کیا ہیں اور اس سرمائے کو تقسیم کیسے کرنا ہے۔ تو ان لوگوں کی کارکردگی تو یہ تھی کہ ان کے دور میں آٹھ آٹھ کھٹنے کے لئے SROs جاری ہوتے تھے۔ آٹھ آٹھ کھٹنے کے لئے SROs ان کے دور میں جاری ہوتے تھے۔ ثبوت موجود ہے، ریکارڈ کے اندر موجود ہے۔ ذاتیات کے لئے فنانس ڈویژن اور پورے بورڈ آف ریونیو کو استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن الحمد للہ، آج یہ بات نہیں ہو رہی۔ آج یہ بات نہیں ہو رہی اور نہ انشاء اللہ ہوگی اور نہ یہ leakage کا بجٹ ہے۔ یہ

leakage والا بجٹ بھی نہیں کہ کسی کے مفاد کے لئے کچھ دن دو چار بندوں کو مفاد دینے کے لئے اس میں leakage کر دی گئی ہو۔ یہ جو کچھ ہے آپ کے سامنے ہے اور ملک کے مفاد کے لئے ہے 'عوام کے مفاد کے لئے ہے اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اس کی ساری کی ساری بہتری نیچے جانے گی 'bottom پر جائے گی اور عوام کے مفاد میں جانے گی۔ کیا ملک کے اندر صنعتکاری کو بڑھاوا دینا عوام کے مفاد میں نہیں ہے؟ کیا employment نہیں بڑھے گی؟ عوام کو روزگار مہیا نہیں ہوگا؟ اگر زراعت کو پیکیج دیا گیا ہے 'صدر محترم نے اگر دیا ہے تو کیا اس سے عوام کی 80% آبادی کو فائدہ نہیں ہوگا؟ اگر زرعی ادویات کم قیمت پر ملیں گی تو کیا عوام کو فائدہ نہیں ہوگا؟ کیا زراعت پیشہ لوگ عوام میں شامل نہیں ہیں؟ یہ بات کرتے ہیں کہ یہ سرمایہ داروں کا بجٹ ہے 'یہ جو زراعت پیشہ لوگ ہیں 'غریب آبادی ہے 'اس کو اگر سستے ٹریکٹر ملیں گے 'زرعی آلات سستے ملیں گے تو جناب اس کا فائدہ اس 80% آبادی کو ہوگا۔ بجلی میں کمی کا فائدہ عوام کو جائے گا اور اگر تعلیم بہتر ہوگی 'اگر صحت کے لئے بجٹ 108% بڑھادیا جائے گا تو کس کو فائدہ ہوگا؟ عوام کو ہوگا۔ کوئی سرمایہ دار سرکاری ہسپتال میں جا کر دوائی نہیں لیتا۔ تمام غریب عوام کو فائدہ ہوگا۔

جناب چیئرمین! یہاں بات ہو رہی تھی اس بجٹ کی تو اس کے اندر جو incentive construction industry کو دیا گیا ہے 'الحمد للہ اس کا فائدہ بھی غریب عوام کو ہوگا۔ لوگوں کو روزگار میسر آئے گا، مزدوری ملے گی اور پھر کاروبار زندگی بڑھے گا۔ ایک construction سے 34 شعبہ ہائے زندگی کو فائدہ پہنچتا ہے 'یہ محتاط اندازہ ہے اس سے بھی زیادہ پہنچتا ہے 'جب 34 شعبہ ہائے زندگی کو یہ industry feed کرے گی تو انشاء اللہ 34 شعبوں میں لوگوں کو روزگار میسر آئے گا اور انشاء اللہ اس سے پاکستان میں روزگار کے مواقع بڑھیں گے 'income بڑھے گی اور لوگوں کی قوت خرید بڑھے گی اور وہ مقابلہ کر سکیں گے ان چیزوں کا 'ان باتوں کا جو پروپیگنڈا کے طور پر حکومت کے خلاف کی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ بجٹ traders friendly budget کیوں ہے؟ اس میں سب سے بڑی بات جو کی گئی وہ یہ ہے کہ انکم ٹیکس کی حد اسی ہزار روپے تھی اس کو بڑھا کر ایک لاکھ روپے کر دیا گیا۔ اس کو مزید بڑھایا جانا چاہیے۔ جو عوام کے مفاد کی چیزیں ہیں الحمد للہ ہم

حکومتی بینچوں پر بیٹھ کر بھی کریں گے اور بلیک دہل کریں گے اس لئے کہ وہ عوامی مفادات کی چیزیں ہیں۔ لیکن اس میں سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ انکم ٹیکس گوشواروں کا جو گورکھ دھندا تھا اس کو ختم کر کے ایک simple form کی صورت لوگوں کو incentive دیا گیا ہے کہ لوگ tax payer بنیں اور قومی دھارے کے اندر شامل ہوں تاکہ ملک اور قوم کے مفادات کی تکمیل ہو سکے اور ملک اور قوم کی تعمیر و ترقی میں ان کا حصہ شامل ہو سکے۔

جناب چیئرمین! یہ نوکرب دو ارب ستر کروڑ روپے کا جو بھٹ ہے الحمد للہ اس میں دو کھرب ستر ارب روپے قرضوں کی ادائیگی کے لئے دیئے جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی جو بہت بڑی کارکردگی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ کل جو ہم کنٹول پھیلا کر پھرتے تھے، آج الحمد للہ ہمیں IMF کی محتاجی سے نجات ملے گی۔ وہ قرضے جو ہم منگی شرح پر وصول کرتے تھے اور عوام کے لئے اصل مصیبت کا باعث بنتے تھے پھر اسے اپنے اگلے تلوں اور عیاشیوں پر خرچ کرتے تھے، وہ الحمد للہ اس حکومت نے نہیں کیا۔ اس کا سلسلہ بند کیا اور آج ہم اربوں روپے اپنے قرض اتارنے پر استعمال کر رہے ہیں۔ یہ وہ نہیں ہے کہ قرض اتارو، ملک سنوارو، وہ جو اربوں روپیہ اکٹھا کیا گیا چھابڑیاں لگا کر، غریب لوگوں سے ملک اور قوم کے نام پر، ان کی جیبوں سے بٹورا گیا اور آج تک چٹا نہیں وہ کدھر گیا۔ یہ وہ والا قرض اتارو نہیں ہے۔ یہ الحمد للہ اس حکومت کی کارکردگی ہے کہ اس نے آج دو کھرب اور بیسٹھ ارب ستر کروڑ روپے کے قرضے ادا کرنے کے لئے اس بھٹ کے اندر رقم مختص کی ہے اور یہ بڑی قابل ستائش بات ہے۔

بہت بڑی بات کہ غربت کے خاتمے کے لئے اس بھٹ کے اندر 277 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ 277 ارب روپے کی رقم، جناب جب میں یہ تقریریں سن رہا تھا تو مجھے بعض تقریروں پر افسوس ہو رہا تھا کہ جناب کچھ باتیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ جو آدمی تکلفاً اور اخلاقاً یہ کہہ دیتا ہے کہ یہ بڑی قابل ستائش بات ہے۔ اب بتائیں کہ یہ قرضے اتارنا اور یہ غربت کے خاتمے کے لئے اربوں روپے کی رقم مختص کرنا، کیا یہ قابل ستائش بات نہیں ہے۔ اس کے اوپر بھی اتنی تنگ نظری، یہ قابل افسوس بات ہے جناب۔ ملک اور قوم کے مفاد کی باتوں پر ہمیں یک جان ہونا چاہیے اور ہمیں تعریف کرنی چاہیے۔ آج اس حکومت کو، صدر پاکستان کو، وزیر اعظم پاکستان

کو اور بالخصوص فنانس منسٹر کو کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا کہ جس کے اندر 277 ارب روپے کی رقم غربت کے خاتمے کی سکیموں پر خرچ کی جائے گی۔

جناب چیئرمین! گو میں یہ سمجھتا ہوں کہ منگائی کے دور کے اندر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کم از کم 25% ہونا چاہیے تھا لیکن مشکل دور کے اندر اور جہاں پر اتنے مشکل وقت گزرے ہوں اور جہاں پر ایک ایک وقت کے اندر دس دس غلطیاں کی گئی ہوں اور مختلف قسم کے بوجھ ڈالے ہوں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک سکیم یہاں پر yellow کار سکیم چلائی گئی جس کی وجہ سے اربوں روپے کا بوجھ اس ملک کے اوپر ڈال دیا گیا۔ اس سکیم کے اندر جو دھاندلی ہوئی، تھرد کلاس قسم کی گاڑیاں غریبوں کو دے دی گئیں اور جو مرسیڈز تھیں۔ اپنے دوستوں میں تقسیم کر دی گئی۔ yellow cab کے نام پر مرسیڈز منگوائی گئیں۔ بڑی بڑی گاڑیاں مرزا 2800 پتا نہیں 2600 پتا نہیں کیا نام تھا اس کا وہ زبردست luxury گاڑیاں منگوائی گئیں اور اپنے دوستوں میں تقسیم کی گئیں۔ اربوں روپے کا سارے کا سارا بوجھ اس ملک کے اوپر ڈالا گیا۔ یہ غلط کاریاں تھیں جن کی وجہ سے اس ملک کو تنہائی کے دہانے پر کھڑا کیا گیا۔ ایک وقت ایسا آیا تھا کہ جب یہ حکومت آئی تو پاکستان کے امپورٹر کی L.C. نہیں کھتی تھی۔ 5% پر انٹرنیشنل بنکر سے گارنٹی دلوانی پڑتی تھی، پھر کہیں جا کر L.C. accept ہوتی تھی۔ دنیا میں کوئی consignee بھی وہ L.C. accept کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس وقت یہ حالت تھی۔ آج الحمد للہ 12 ارب ڈالر کے assets اس ملک میں موجود ہیں۔ اس کے بعد ایک tax free بجٹ دیا گیا ہے۔ یہ achievement نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

جناب چیئرمین! ایک بہت اچھی بات ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاجروں کے لئے ہے۔ اس سے اس ملک میں تجارت بڑھے گی اور business بڑھے گا۔ تجارتی activities مزید آگے بڑھیں گی اور وہ بات یہ ہے کہ turn over پر tax کی حد کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اسے پانچ لاکھ سے بڑھا کر پچاس لاکھ تک لے جایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے تاجروں اور صنعت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ بالخصوص چھوٹے تاجر اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور وہ اپنی activities کو بیاںگ دہل آگے چلائیں گے۔ اس سے کاروباری مصروفیات اور کاروبار زندگی میں بڑی رونق آئے گی اور اس سے انشاء اللہ پاکستان میں غریب عوام کو فائدہ پہنچے گا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم کے شعبے میں حکومت نے technical schools کو پانچ سال کے لیے tax free ہونے کی سہولت فراہم کی ہے، اس سے پاکستان میں technical education میں بڑا اضافہ ہوگا اور وہ بچے جو سادہ تعلیم حاصل کر کے بے روزگار بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو incentive ملے گا۔ اس سے technical education بڑھے گی۔ حکومت نے یہ شرط لگا کر بھی بہت اچھا کیا ہے کہ یہ ادارے کسی یونیورسٹی، کسی صوبائی حکومت، وفاقی حکومت یا reputed college سے منظور شدہ ہوں گے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ایک مثبت قسم کی education کو فروغ ملے گا۔

جناب چیئرمین! بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں جن کا میں یہاں ذکر نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس سے دل دکھتا ہے لیکن جب ان کی یاد آتی ہے تو دل تڑپتا ہے۔ جو نقصان انہوں نے اس ملک کو پہنچایا ہے یہ ناقابل تلافی ہے۔ آج یہ غریبوں کی بات کس طرح اور کتنی ڈھٹائی سے کرتے ہیں۔ جناب والا! میری تو زبان زیب نہیں دیتی کہ میں وہ تذکرے کروں۔

یہ جو dollar accounts seize کئے گئے، freeze کئے گئے۔ میں نے منہ نہ منی۔ یہ کام تذکرہ کیا تھا اور اس اقدام میں جتنی گندگی تھی، جس طرح سے leakage کی گئی اور جس طرح سے ذاتی مفادات اٹھائے گئے اور ملک کی economy کو برباد کر کے رکھ دیا گیا، وہ ناقابل بیان ہے۔ یہ وقت ایسا تھا کہ جب ہم نے ایٹمی دھماکہ کیا ہوا تھا۔ اس وقت تو ہمیں چاہیے تھا کہ بیرونی سرمایہ کاروں اور ان لوگوں کو جو بیرون ملک پاکستانی مزدوری کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں، ان کو ترغیب دیتے، ان کو کوئی incentive دیتے۔ ان کو کہتے کہ ہم دوسروں سے ایک، دو فیصد کم لوگوں کو زیادہ منافع دیں گے، آپ پاکستان میں سرمایہ کاری کریں، مزید پیسے بھیجیں۔ آپ دیکھتے کہ جب وہ محسوس کرتے کہ پاکستان اب ایک ایٹمی قوت ہے، ایٹمی صلاحیت رکھتا ہے۔ اب ہمارا سرمایہ پاکستان میں محفوظ ہوگا تو وہ پاکستان میں مزید پیسے بھیجتے لیکن حکمرانوں نے جو ستم ظریفی کی، وہ یہ کہ چند ٹکوں کی لالچ میں انہوں نے پاکستان کی بربادی کر دی اور مفادات حاصل کرنے کے لئے انہوں نے dollar accounts seize کر دیے اور خود اس اقدام سے پہلے بہت سارا سرمایہ بیرون ملک بھجوا دیا گیا۔ یہ بات بھی ریکارڈ کی ہے۔ میں یہاں کوئی ریکارڈ کے بغیر بات نہیں کر رہا ہوں۔ بہت سے دوستوں کو اس بات پر پریشانی ہوگی لیکن اگر وہ چیلنج کریں تو

اس floor of the House پر اس کے ثبوت پیش کئے جاسکتے ہیں۔ یہ on the record باتیں ہیں۔ جناب چیئرمین! میں آخر میں اس تائید کے ساتھ کہ الحمد للہ یہ بجٹ ٹیکس فری بجٹ ہے اور یہ بجٹ بالخصوص corruption free بجٹ ہے اور fudging free بجٹ ہے۔ الحمد للہ black mailing فری بجٹ ہے اور یہ بجٹ agriculture friendly budget ہے اور یہ بجٹ public friendly بجٹ ہے۔ ہم اس بجٹ کے پیش کرنے پر اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ و ما علینا الا البلغ المبین۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین، پروفیسر غنور احمد صاحب 'adjourn' کرنا چاہتے ہیں۔

The House stands adjourned to meet again on Wednesday the 16th June, 2004 at 10.00 a.m.

سبحان ربك رب العزت عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

[The House was then adjourned to meet again at 10.00 o'f the clock in the morning on Wednesday, 16th June, 2004]